عقیدۂ امامت

اور

کتبِ اہلِ سنّت

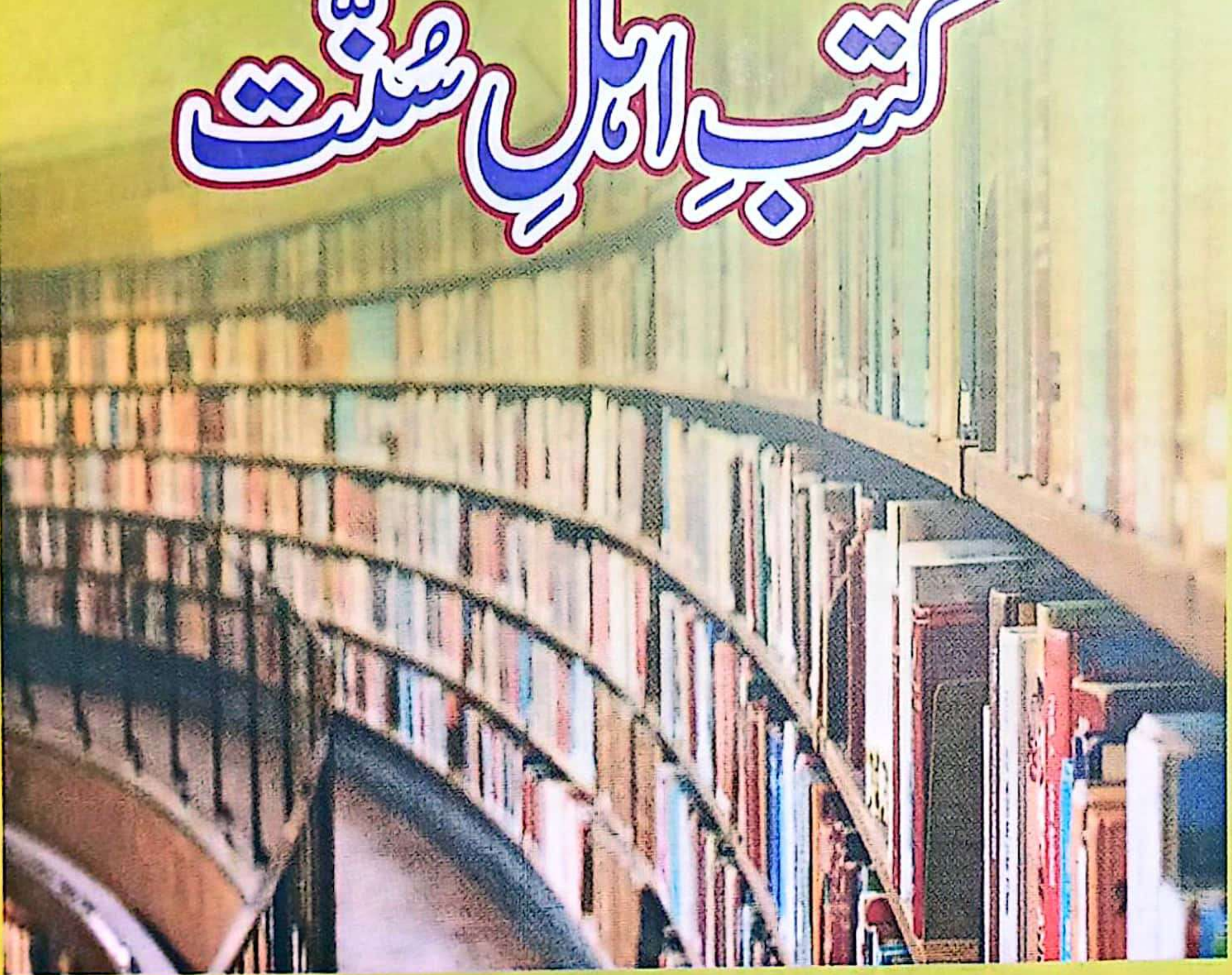

مؤلف

آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

القائم پبلی کیشنز

ناشر

القائمؑ پبلی کیشنز لاہور پاکستان

عقیدۂ امامت اور کتبِ اہلِ سنّت

مؤلف

آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

القائم پبلی کیشنز

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاعلی(ص)مدد

بابُ العِلم لائبریری

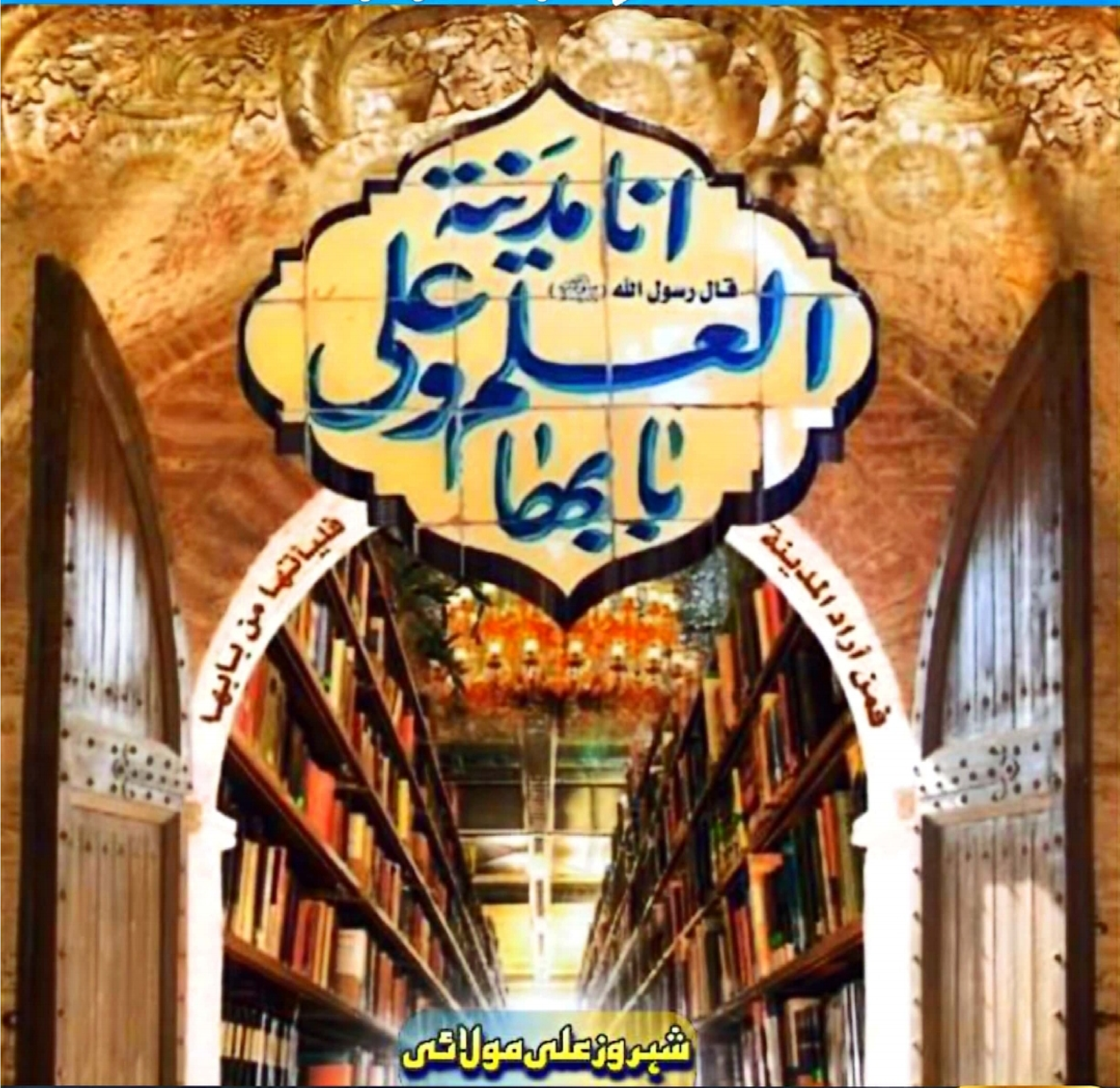

WHATSAPP:
03306284348

منجانب
شہروز علی مولائی

Presented By: https://jafrilibrary.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً" (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

"جو شخص مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

(شرح المقاصد تفتازانی ۲/۲۷۵)

عقیدۂ امامت

اور

کُتبِ اہلِ سُنّت

تالیف

آصف علی رضا

(ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

ناشر

القائم ع پبلی کیشنز لاہور پاکستان

باب العلم لائبریری
گروپ ایڈمن:
شہروز علی مولائی
Whatsapp Number :
03306284348
Facebook ID:
Shehroze Ali (عباس علیہ السلام پرست)

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: عقیدۂ امامت اور کتبِ اہلِ سُنّت

مؤلف: آصف علی رضا (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

کمپوزنگ: آئی ٹی گرافکس

تدوین: عرفان اشرف: 0321—4700355

پروف ریڈنگ: خادم العلماء خادم حسین جعفری

ناشر: القائم پبلی کیشنز لاہور پاکستان

پیشکش:

مکتبہ احیاء الاحادیث الامامیہ
لاہور، پاکستان 7691868(0) 92+

اسٹاکسٹ:

تراب پبلیکیشنز دُوکان نمبر 4 فسٹ فلور الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور

0323-8512972

القائم بکڈپو: دُوکان نمبر 4 اندرون گامے شاہ لاہور۔

0336-4761012

مکتبہ نور العلوم: پوسٹ آفس میرپور برڑو تحصیل ٹھل ڈسٹرکٹ جیکب آباد سندھ

0342-7771560, 0342-4900028

باب العلم لائبریری
گروپ ایڈمن:
شہروز علی مولائی
Whatsapp Number :
03306284348
Facebook ID:
Shehroze Ali (مجلس ...)

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

1	مقدمہ	8
2	انتساب	11
3	عرضِ ناشر	12
4	تقریظ	16
5	نذرانۂ عقیدت	20
6	خراجِ مودّت	23
7	آئمۂ برحق (علیہم السلام)	26
8	عقیدۂ امامت پر اللہ تعالیٰ کی نصوص کا بیان	29
9	عقیدۂ امامت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصوص	33
10	امامِ زمانہ علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنا واجب ہے ورنہ موت جاہلیت پر ہوگی	41
11	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئمہ علیہ السلام کی تعداد بارہ ہے	46
12	آئمہ اثنا عشر کے لیے لفظ ''اوصیاء'' کا اطلاق ہوا ہے	47
13	ائمہ اثناء عشر کے لیے لفظ ''حجت'' کا اطلاق ہوا ہے	48
14	آئمہ اثناء عشر کے لیے لفظ خلیفہ کا اطلاق ہوا ہے	50
15	امام جلال الدین سیوطی کی شرح حدیث	53
16	شمس العلماء شبلی نعمانی کی شرح حدیث	55
17	ملا علی قاری کی شرح حدیث	56
18	اس شرح حدیث کی رد	56

Presented By: https://jafrilibrary.com

19	علامہ وحید الزمان کے متضاد بیانات	57
20	حدیث کے حشر نشر کرنے پر مؤلف کا احتجاج	60
21	خلفاء بنی اسرائیل کے نقباء کے موافق بارہ ہوں گے	61
22	بارہ خلفاء میں آخری خلیفہ امام مہدی علیہ السلام ہیں	63
23	بارہویں خلیفہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق طاہر القادری کی تحقیق	64
24	مؤلف کا احتجاج	65
25	امام مہدی علیہ السلام کی خلافت 'نص' سے قائم ہوگی ووٹوں سے نہیں!	67
26	بارہ خلفاء اور آئمہ علیہ السلام کے اسماء کا بیان	69
27	بارہ امام مخلوقِ خُدا پر حجتِ خُدا ہیں	87
28	بارہ اماموں کی امامت	91
29	بارہ آئمہ علیہ السلام کے اوصیاء ہونے پر نصوص	104
30	حضرت علی علیہ السلام کا جنگِ صفین میں خطبہ	115
31	بارہ آئمہ علیہ السلام ہی اولی الامر ہیں کہ جن کی اطاعت واجب ہے	119
32	بارہ آئمہ علیہ السلام کی اقتداء کا حکم	137
33	حدیث ثقلین	141
34	حدیثِ خلیفتین	146
35	اہل بیت علیہ السلام کے متعلق چند اہم احادیث کا تذکرہ	148
36	اہل بیت علیہ السلام اُمت کے لیے امان ہیں	148
37	اہل بیت علیہ السلام کشتیٔ نوح علیہ السلام کے مانند ہیں	149

Presented By: https://jafrilibrary.com

38	اہل بیت علیہ السلام بابِ حطہ کی طرح ہیں	151
39	اہل بیت علیہ السلام مخزنِ حکمت ہیں	152
40	اہل بیت علیہ السلام مفاتیح رحمت اور موضع رسالت ہیں	152
41	اہل بیت علیہ السلام کے ساتھ دوسروں کا قیاس نہیں ہوسکتا	153
42	اہل بیت علیہ السلام جنابت اور حیض میں بھی پاک ہوتے ہیں	153
43	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے اہل بیت علیہ السلام کے شفیع ہوں گے	154
44	اہل بیت علیہ السلام سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے	154
45	اہل بیت علیہ السلام کا دشمن شفاعت سے محروم ہوگا	155
46	اہل بیت علیہ السلام کی اطاعت خلقت پر فرض ہے	155
47	اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے چاہے عبادت گزار ہو	156
48	اہل بیت علیہ السلام کے دشمن پر جنت حرام ہے	158
49	اہل بیت علیہ السلام کے جامع مناقب کا تذکرہ	158
50	اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھنے والا منافق اور حرامی اور یہودی ہے	160
51	آلِ محمد علیہ السلام کے متعلق چند احادیث کا بیان	161
52	بارہ آئمہ علیہ السلام کی اُمہات کے اسماء مبارکہ کا تذکرہ	165
53	بارہ آئمہ علیہ السلام کے معجزات کا مختصر تذکرہ	168
54	حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے معجزات	168
55	حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام کے معجزات	173
56	حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام کے معجزات	175

Presented By: https://jafrilibrary.com

57	حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام کے معجزات	178
58	حضرت امام محمد بن علی علیہ السلام کے معجزات	182
59	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے معجزات	185
60	حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے معجزات	189
61	حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کے معجزات	192
62	حضرت امام محمد بن علی علیہ السلام کے معجزات	195
63	حضرت امام علی بن محمد علیہ السلام کے معجزات	198
64	حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام کے معجزات	201
65	حضرت امام محمد بن حسن المہدی علیہ السلام کے معجزات	203
66	حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق چند احادیث کا تذکرہ	208
67	امام مہدی علیہ السلام سیّدہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہیں	208
68	امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے ہیں	209
69	امام مہدی علیہ السلام کا حلیہ مبارک	209
70	امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آسکتی	210
71	امام مہدی علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں	211
72	امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب ہے	212
73	امام مہدی علیہ السلام کا انکار کفر ہے	212
74	امام مہدی علیہ السلام اللہ کے آخری خلیفہ ہوں گے	213
75	حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے مقتدی ہوں گے	213

Presented By: https://jafrilibrary.com

76	قولِ مؤلف	214
77	مآخذ و مراجع	216

باب العلم
لائبریری
گروپ ایڈمن:
شہروز علی مولائی
Whatsapp Number :
03306284348
Facebook ID:
Shehroze Ali (عباس پرست)

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقدمہ

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المصطفیٰ و علی المرتضیٰ و فاطمۃ الزھرا والحسن والحسین و آئمۃ الشیعۃ الطاھرین المعصومین ولعنۃ اللہ دائماً علیٰ اعدائھم اجمعین

امابعد! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم قارئین!

امامت توحید و نبوت کا تتمہ و تکملہ ہے۔ یہ وہ وسیلۂ جلیلہ ہے جس کے توسط سے ہم رسالت کی خالص تعلیمات اور خدائے واحد کے جاری کردہ احکام سے مربوط و مستفید ہو سکتے ہیں۔ امامت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے اعلان کو تکمیل دین کا موجب قرار دیا گیا ہے اور اسی کے تسلسل سے آنے والی نسلوں کو رشد و ہدایت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ سلسلہ ولایت و امامت تا قیامِ قیامت چلا دیا گیا ہے اور بنی نوع انسان کو سمجھا دیا گیا کہ اس منصب پر فائز ہستیاں حقیقی ہدایت و سعادت کی حامل اور اُخروی نجات و برات کی ضامن ہیں اور ان کے راستے کے علاوہ ہر راستہ باطل ہے اور ہر سلسلہ فضول ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ یہی عقیدۂ امامت اُمت میں سب سے زیادہ اختلاف کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

شکار ہوا ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں صرف شیعہ ہی وہ فرقہ ہے کہ جو عقیدۂ امامت پر قائم ہے اور باقی فرقے اس عقیدے سے بالکل دُور ہیں۔ بلکہ ان کے ہاں یہ عقیدہ ہے کہ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دین لوگوں کے ہاتھوں میں ہے، لوگ خود اس کی تشریح وتفسیر کرتے رہیں گے اور اس معاملے کے لیے انھوں نے اجتہاد کا دروازہ کھول لیا تھا لیکن اب وہ دروازہ بھی بند کر دیا گیا ہے اور معلوم نہیں ہے کہ اب دین کی تشریح وتفسیر کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام کر رکھا ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس عقیدے پر اس قدر گرد ڈال دی گئی ہے کہ اب اہل سنّت کے لوگ اس بارے میں بالکل ناواقف ہیں اور ان کے ذمّہ داروں نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہے کہ عقیدۂ امامت کے متعلق جو احادیث وارد ہوئی تھیں وہ بھی چھپادی گئیں اور کہیں قدیم کتب میں ہی لکھی رہ گئیں جبکہ ان کے علماء نے کبھی اس موضوع پر بات کرنا ہی مناسب نہیں سمجھا۔ یوں یہ عقیدہ صرف شیعہ فرقہ سے متعلق رہ گیا ہے۔

یہاں پر یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ عقیدۂ امامت کے متعلق اہل سنّت کے ہاں احادیث لاتعداد ہیں اور وہ احادیث ان کی معتبر ومستند کتب میں بھی موجود ہیں لیکن ان کا منظر عام پر ہونا اور ان کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے ان پر عمل نہ ہونا بدقسمتی ہے۔ حالانکہ زبانی کلامی اہل سنّت بارہ اماموں کی امامت کا اعلان بھی کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی امامت پر عقیدہ رکھنا اور ان کی امامت کے مطابق عمل کرنا کہیں نظر نہیں آتا۔

چنانچہ اس درد کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اہل سنّت کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتب سے عقیدۂ امامت کی احادیث کو جمع کیا جائے اور لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ اس عقیدے پر پڑی گرد صاف ہو۔ لہٰذا اس سلسلے میں ہم نے یہ کتاب لکھی ہے جس کا نام ''عقیدۂ امامت اور کتب اہل سنّت'' رکھا ہے۔ ہم نے کتب اہل سنّت سے احادیث کو آسان الفاظ میں اور مختلف موضوعات کے تحت جمع کیا ہے اور ساتھ ہی کتب کا حوالہ دے دیا ہے تاکہ جو کوئی تحقیق کرنا چاہے بصد شوق کرے۔

یہاں پر اگر میں سیّد اظہر علی کاظمی ایڈووکیٹ صاحب کا ذکر نہ کروں تو یہ بات مناسب نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ اُنہوں نے بہت سارے دیگر احباب کے ساتھ اس موضوع پر لکھنے کے لیے مجھے آمادہ کیا اور بہت زیادہ اصرار کیا لیکن اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کیا تھا یہ کسی کو معلوم نہیں تھا چنانچہ سید اظہر علی کاظمی صاحب اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے ہی مورخہ 17 جنوری 2023ء بروز منگل بوقت 11:40 بجے رات اپنے خالق حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے صدقے اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

ہمیں اُمید ہے کہ آپ لوگوں کو ہماری یہ چھوٹی سی کاوش پسند آئے گی۔ آخر میں درخواست ہے کہ جملہ حقوق مرحومین بالخصوص میرے والد محترم کے ایصالِ ثواب کے لیے سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرمادیں۔ شکریہ

آصف علی رضا

(ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

انتساب

میں اپنی اس حقیرانہ کاوش کو ان تمام افراد کے مکرم نام سے منسوب کرتا ہوں جنھوں نے اس مشکل دور میں بھی عقیدۂ امامت کو قبول کیا ہے اور اس عقیدے پر رختِ سفر باندھا ہے۔ اور اس پر کاربند ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں میں اس کاوش کو اپنے شفیق والد میاں غلام قاسم مرحوم کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

میں اپنی تہی دامنی کا اقرار کرتا ہوں کہ اس کا اجر میں نہیں دے سکتا، البتہ دُعا گو ہوں کہ اس کا اجر وہ عظیم ہستیاں ضرور عطا کریں گی جو اجر عطا کرنے پر معمور ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ جملہ مومنین کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

اور میرے والد بزرگوار کے درجات میں اضافہ عطا فرمائے۔ آمین!

آصف علی رضا

(ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرضِ ناشر

بِسمِ ربِ الاِمَام عَلَیہِ السَّلام

مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعرِفْ اِمَامِ زَمَانَه فَقَدْ مَاتَ مَیْتَه جَاهِلِیَة

''جو شخص اپنے وقت کے امام علیہ السلام کی معرفت کے بغیر مر گیا، وہ جہالت کی موت مرا۔''

اگر عمر نوح علیہ السلام مجھے عطا ہو اور ہر سانس کے ساتھ ایک ایک لاکھ شکرانے ادا کرنے کی قابلیت مجھ میں پیدا ہو جائے تب بھی میں تیری ان نعمتوں کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتا جو تُو نے بچپن سے اب تک مجھے عطا فرمائیں۔

تیری نعمتیں تو نعمتیں ہیں ہی تُو نے جو مصائب و آلام میرے لیے مقدر کیے ہیں اُن میں بھی ہزارہا مہربانی و شفقت پنہاں ہے اور جن مصائب و آلام سے تُو نے مجھ کو بچایا ہے وہ تو بے شمار ہیں۔ اگر تُو میرے اس ناقص ادائیگی شکر کو قبول کر لے تو تیرا احسان ہوگا اور اگر رَد کر دے تو عین انصاف ہوگا۔

لائقِ عبادت ہے وہ ذاتِ ابدی جس نے دُنیا کی نعمتوں کو اپنے شکر کا اور اس کے مصائب و آلام کو اپنے تقرب کا ذریعہ بنایا۔

قارئین کرام!

کتاب ''عقیدۂ امام اور اہلسنّت'' جو کہ برادر آصف علی رضا سیال (ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ) کی تالیف ہے، اس پر تھوڑی گفتگو کرنا اور اس کا تعارف کروانا بحیثیت ناشر اپنی ذمّہ داری سمجھتا ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب خالقِ کائنات نے تخلیق کا ارادہ کیا تو ایک ادائے کن سے چشم زدن میں چند ہستیوں کو نکال کر منصب شہود پر جلوہ گر کر دیا۔ اور نظامِ ظاہری میں انسان کی اس کمزور ہستی کو بھی بے سروسامان نہیں چھوڑا بلکہ اپنی قدرتِ کاملہ سے اسے عقل کا سفینہ عطا کیا تا کہ اس کے ذریعے انسان دُنیا کے نشیب و فراز سے گزر کر اس کی وحدانیت کی طرف رجوع کر سکے۔

لیکن محض عقل کافی نہ تھی۔ اس سفینہ کو صحیح راستہ پر چلانے کے لیے رات کی تاریکیوں میں بھی درخشندہ ستاروں کی ضرورت تھی۔ لہٰذا جب وہ قُدرت اپنا ارادہ نافذ کر چکی تو اپنی شانِ جمالی کا جلوہ خود دِکھایا اور تمام مخلوقات میں ان برگزیدہ ہستیوں کو منتخب کر لیا جو عقلِ انسانی کے سفینہ کو گردابِ کثرت سے نکال کر ساحلِ وحدت کی طرف لے جا سکتے تھے۔ ان میں سے چند کو منذر اور چند ہادی قرار دیا۔ جو منذر تھے اُن کے لیے جامۂ نبوت و رسالت تیار ہوا اور جو ہادی تھے اُن کو خلعت امامت سے سرفراز کیا۔ اس طرح رسالت و امامت ہمیشہ توام چلے آئے۔ یہاں تک کہ نبوت خاتم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوئی اور امامت وخلافت کا تاج سرکار امیر کائنات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر رکھا گیا۔ جتنا بنی نوع انسان کو انسانی ذرائع سے ڈرایا جا سکتا تھا ڈرایا گیا، جتنا راہِ ضلالت وطریقِ ہدایت کو وضاحت کے ساتھ نمایاں کیا جا سکتا تھا کیا گیا۔ سلسلۂ نبوت ختم ہوا لیکن: وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

اور ہر ایک قوم کے لیے ہادی کی ضرورت اُس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ قوم دُنیا میں باقی ہے۔ لہٰذا امامت ختم نہ ہوئی اور یہ سلسلہ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام سے آگے بڑھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

لائقِ حمد وثنا ہے وہ ذات جس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے ان دو بزرگ ہستیوں کو منتخب فرمایا اور پھر اتنے عظیم الشان انعام یعنی رسالت خاتم المرسلین ﷺ کا اجر و عوض آنحضرت ﷺ کی آل علیہ السلام کی محبت کو قرار دیا۔

یہی نہیں اس محبت کو اُمّتِ محمدیہ ﷺ کا محکم امتحان مقرر فرمایا۔ ظاہر میں تو کسی آسان بات ہے! محض محبت کرنا، تو کون اپنے محسن اور اس کی اولاد سے محبت نہیں کرتا؟ لیکن عمل میں دُنیا کی ظاہری شان و شوکت کو اس کے مقابلہ میں لا کھڑا کر دیا تا کہ یہ آسان سی بات، محبت اتنی مشکل ہو جائے کہ واقعی ایک عظیم الشان شے کا اجر کہلائے اور امتحان کی عظمت میں فرق نہ آنے پائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہت کم لوگ اس امتحان میں پورے اُترے۔

لہٰذا برادرِ عزیز آصف علی رضا ایڈووکیٹ نے میری اور بہت سے رفقاء بلخصوص سیّد اظہر علی کاظمی ایڈووکیٹ کی پُرزور اپیل پر عقیدۂ امامت پر بکھری اُن احادیثِ مبارکہ کو برادرانِ اہلسنّت کی مُستند کتب میں سے یکجا کر کے برادرانِ اہلسنت کے اُن نام نہاد ملاؤں اور دیگر مسلمانوں کے سامنے آئینہ پیش کیا جو کہ امام اور عقیدۂ امامت سے منحرف ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ ہر ایک حدیث کے حوالہ جات ساتھ ساتھ درج ہیں۔ فاسٹ میڈیا کا زمانہ ہے اور تحقیق کے دروازے کُھلے ہیں۔

ادارہ القائم پبلی کیشنز لاہور کے حصّے میں یہ اعزاز آیا کہ ہم نے اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کتاب کی پروف ریڈنگ کرنے میں میری اہلیہ نے میرا بھرپور ساتھ دیا، بلکہ میں اپنی دُختران ہانیہ بتول اور فضہ فاطمہ کو بھی خراج

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش کرتا ہوں کہ جن کے تعاون سے اس کی پروف ریڈنگ جلد ہوگئی۔

یہاں اگر میں اپنے محسن جناب سیّد اظہر عباس رضوی آف کینیڈا کا شکریہ ادا نہ کروں تو بھی خیانت ہوگی کیونکہ اُنھوں نے برابر ہر روز بذریعہ ٹیلی فون اس کتاب میں درج تمام احادیثِ مبارکہ کو بڑی دِل لگی کے ساتھ سُنا اور میری حوصلہ افزائی کی۔

مزید میں اپنے مہربان دوستوں سردار ابرار حسین ڈوگر، ملک صدیف عباس، امیر حسین بھٹی، ملک علی حسین کربلائی، ملک راحیل عباس کھوکھر، زوار مہر ہارون شہزاد، رائے عمران حیدر اور شرافت علی حیدری صاحبان کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

آخر میں برادر آصف علی رضا ایڈووکیٹ کے لیے دُعا گو ہوں کہ خالقِ اکبر اُن کے والد بزرگوار کو بہشت بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کی اس عظیم کاوش کو آئمہ معصومین علیہ السلام کی نگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل ہو۔

قارئین کرام!

اس کتاب سے مستفید ہو کر میرے مرحوم والدین کے بلندئ درجات کے لیے دُعائے خیر فرما کر مشکور فرمائیں۔ کتاب کی تدوین و اشاعت میں بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی کمی بیشی رہ گئی ہو تو اُس کے لیے معذرت خواہ ہیں اور اس کے بابت ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اُس کی تصحیح ممکن ہو سکے۔

والسلام!

خادم حسین جعفری

چیئرمین، ادارہ القائم علیہ السلام پبلی کیشنز، لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

تقریظ

از قلم: سیّد زہیر حسین نقوی ((آسٹریلیا))

حمد کامل اور ثنائے تام کے لائق ہے وہ ذات جس نے پردۂ عدم میں چُھپی ہوئی چیزوں کو زیورِ وجود سے آراستہ فرما کر اپنے واجب الوجود ہونے کا اظہار فرمایا۔ نہ لفظوں کے پیچ و تاب اس کی حقیقت کو بیان کر سکتے ہیں اور نہ فکر کی گہرائیاں اس کی لامحدود ربوبیت کا ادراک کر سکتی ہیں۔

اگر اس کے قرب کو دیکھا جائے تو وہ رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے اور اگر اُس کی دُوری پر نظر کی جائے تو وہ فکر و خیال کی سرحدوں سے بھی لامتناہی طور پر دُور ہے۔ اُس نے اپنی صفات کسبِ فیض کے نتیجے میں نہیں پائیں بلکہ اس کی تمام تر صفتیں اُس کی عین ذات ہیں۔ یعنی جب سے وہ ہے اُس کی یہ صفات اس کے ساتھ موجود ہیں۔ چنانچہ وہ ہے، ہوا نہیں۔ وہ سُنتا اور دیکھتا ہے مگر آلۂ سماعت و بصارت کا محتاج نہیں۔

بلکہ وہ تو اس وقت بھی دیکھنے والا تھا کہ جب کوئی بھی دکھائی دینے والی چیز نہ تھی اور وہ اُس وقت بھی سننے والا تھا کہ جب کوئی سنائی دینے والی چیز ہی نہ تھی۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کی بزرگی کو زوال نہیں۔ اور درود و سلام ہو اُس کے برگزیدہ اور مصطفٰی بندوں پر کہ جنھیں اُس نے اپنے ارادے کی زبان اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

جن کی حیات مبارکہ کا لمحہ لمحہ اُس کی اطاعت اور بندگی میں گزرتا ہے۔ جن کی معرفت اس معرفت کی بلندیوں تک پہنچنے کا زینہ ہے اور جو اس کی مخلوق میں اس کے نائب اور مالکانِ راہِ حق کے مُرشد و پیشوا ہیں۔ وہ مثلِ آفتاب اِس دُنیا میں طلوع ہوئے اور اُنھوں نے اپنی ذات سے توحید پروردگار عالم کو ظاہر کیا اور عالمین کے معلم بن کر اُنھیں اُس لاشریک ذات کی وحدانیت وعبادت کا درس دیا۔ اور عالمِ کُن اور اُس سے بالا جہاں بھی، جیسے بھی، جو کچھ بھی ہوا، یعنی اگر کسی نے ایمان کے مرتبہ کو پایا تو وہ بھی اُنھیں ذواتِ مقدسہ علیہ السلام کے صدقے میں پایا اور اگر کوئی رجیم اور ابدی لعنت کا مستحق ٹھہرا تو وہ بھی انھیں کے حق میں کوتاہی اور انھیں کی شان میں تقصیر کے سبب تعریف ہے رب العالمین کی حکمت کے لیے جس نے انسانیت کو گمراہی کی گھاٹیوں سے بچانے کے لیے ہر دَور اور قوم کے لیے راہنما ارسال فرمائے۔ انھیں جھوٹ کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لیے صداقت کے آفتاب منور کیے اور جہالت کی تاریکیوں کو نابود کرنے کے لیے علمِ لُدنی کے چراغ روشن کیے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مقرر کردہ ہادی کبھی انبیاءِ حق کی صورت میں نظر آئے، کبھی مُرسلین عظام علیہم السلام کی شکل میں تو کبھی آئمہ ہُدیٰ علیہم السلام کی حیثیت سے، حضرت آدم علیہ السلام سے سرکار خاتم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور امام اوّل حضرت علی علیہ السلام سے لے کر امام آخر الزمان حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام تک خُداوند رحمان کے یہ تمام نمائندے خُدائی صداقت کے مبلغ، صراطِ مستقیم کے راہنما اور علمِ الٰہی کے مظہر بن کر دُنیا میں جلوہ افروز ہوتے رہے، ان سب کا پیامِ حق، کلامِ صدق، عملِ خیر اور مشنِ انسانیت کی ابدی فلاح کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہاں یہ الگ بات ہے کہ اُمّت نے اپنے اِن نمائندگانِ الٰہی کے ساتھ کیا گیا سلوک روا رکھا۔

رحلتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر غیبت حضرت قائمِ زمانہ علیہ السلام تک بارہ آئمہ علیہ السلام کے ساتھ مسلمانوں نے جو جو کارستانیاں کیں اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج بیشتر مسلمان عہدۂ امامت سے غافل ہیں اور اس غفلت کی بنیادی وجہ رحلتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سقیفہ بنی ساعدہ میں ہونے والی سازش ہے۔ جہاں پر کچھ لوگوں نے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ چھوڑ کر اپنی من پسند خلافت کی بنیاد رکھی۔

جبکہ رسول اللہ تو ساری زندگی پکار پکار کر سمجھاتے رہے کہ میرے بعد بارہ جانشین ہیں، میرے بارہ خلفاء ہیں، بارہ امام علیہ السلام ہیں جو کہ برحق ہیں۔ بلکہ اپنی رحلت سے کچھ دِن پہلے فرمایا کہ مجھے کاغذ اور قلم دو میں تمہارے درمیان ایک نوشتہ تحریر کر دوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ تو کچھ لوگوں نے یہ کہہ کر کاغذ قلم دینے سے انکار کر دیا کہ ہمارے لیے قرآن کافی ہے۔

یہاں بحث مقصود نہیں کہ وہ لوگ کون تھے، ہمارا مقصد فقط آج کے بھولے بھالے مسلمانوں کی امامت کو عقیدہ سے روشناس کروانا ہے کہ جسے وہ غفلت کی وجہ سے یا گمراہ ہو جانے کی وجہ سے امامت ترک کر بیٹھا ہے۔ نیز ہمارا مقصد ہے کہ عوام الناس میں عقیدۂ امامت کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے اور اس حوالے سے ایسے دلائل و براہان پیش کیے جائیں کہ جن کو نام نہاد ذمّہ داروں نے چھپا رکھا ہے یا عوام الناس کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

چنانچہ اس سلسلے میں ہم نے عقیدۂ امامت کے متعلق ان احادیث کو جمع کیا ہے جو اہلسنت کی مختلف کتب میں بکھری ہوئی ہیں اور اس کے لیے ہمارے برادر محترم جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ ہائیکورٹ نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے، جو نہ صرف ہمارے لیے بلکہ پوری دُنیا میں موجود مسلمانوں کے لیے ہدایت کا سبب بنے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ چہاردہ معصومین علیہ السلام کے صدقے میں ہماری اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام!

سیّد زہیر نقوی (آسٹریلیا)

Presented By: https://jafrilibrary.com

نذرانۂ عقیدت

از قلم: سیّد اظہر عبّاس رضوی (کینیڈا)

قابلِ تعریف ہیں وہ زبانیں جو حق وصداقت کی گواہی دیں اور قابلِ تکریم ہیں وہ ہاتھ جو حقائق کو رقم کریں اور قابلِ احترام ہیں وہ دِل جو حقائق کو تسلیم کریں۔ تقابلِ ادیان سے تفہیم دو جہاں سے ایک ایسا موضوع جو ہر خشک وتر کو محیط ہے۔

لیکن یہ راستہ اتنا کٹھن ہے کہ اس پر چلنے والا ذرا بھی لڑکھڑا جائے تو ہدایت ونجات کے بجائے بحرِ ظلمات میں گر سکتا ہے۔ یقیناً توفیقِ خداوندی ہی سے یہ مشکل سفر طے کرنا ممکن ہے اور اہلِ کُفر وجہالت پر تو کچھ زور ہی نہیں کہ انہیں راہِ راست اور صراطِ مستقیم کا قائل کیا جاسکے یا وہ خود حق وحقانیت کا ادراک کر سکیں جن کے دِلوں پر مُہریں لگی ہوں اور آنکھوں پر پردے پڑے ہوں اُن کے بارے میں تو بزبان قرآن یہی کہا جاسکتا ہے "لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن"

تقابل مذاہب کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ کیونکہ مذہب راستہ ہے، تو دین نظامِ حیات۔ اب اگر راستہ ہی غلط اختیار کر لیا جائے تو نظامِ حیات تک رسائی اور آشنائی کیسے ممکن ہے؟ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ تمام راستے ایک ہی منزل تک جاتے ہیں تو یہ سراسر خام خیالی ہے۔

اس کا نام قطعاً فکر وحدت نہیں۔ فکرِ وحدت تو ایک ہی صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے راستے کی رکاوٹوں کو دُور کرتے ہوئے اندھیروں کو پھاڑتے ہوئے، مخالفوں کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

بچھاڑتے ہوئے منزلِ مقصود تک پہنچنے کا نام ہے۔ وحدتِ اسلامی اِسی طرزِ فکر کا نام ہے۔ ورنہ اپنے راستے پر چلنا وحدتِ تشیع، وحدتِ تسنن اور وحدتِ وہابیت تو ہوسکتی ہے وحدتِ اسلامی ہرگز نہیں اور اس پر (وَاعۡتَصِمُوا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعاً وَلَا تَفَرَّقُوا) کی نص قرآنی موجود ہے۔ اللہ کی رسّی اور راستہ صرف ایک ہی ہے اور تفرقات کی قطعاً گنجائش ہی نہیں۔ گویا اسلام یا حقیقی ہوسکتا ہے یا غیر حقیقی۔ اب جزوی حقیقی یا جزوی غیر حقیقی کی بحث کا اطلاق بھی مسلمانوں پر تو ہوسکتا ہے، اسلام پر ہرگز نہیں۔

گویا جس طرح دینِ فطرت یعنی اسلام کی پہچان ہر انسان پر واجب ہے بعینہٖ حقیقی مسالک کے ذمّہ دار محققین صراطِ مستقیم کو واضح تر کرنے کے لیے مذہب نہیں دین کے تحفظ کے لیے مزید کوشش کریں تو ہم ایسے سیدھے سادھے مسلمانوں کو راہنمائی کا سامان اور ہدایت کا نور میسر آسکتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''عقیدۂ امامت اور اہلسنت'' میں مؤلف کتاب جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ نے معتبر کُتبِ اہلسنت سے بے شمار وہ احادیث جو عقیدۂ امامت پر دلالت کرتی ہیں کو جمع کر کے ایک گلدستہ ''عقیدۂ امامت اور اہلسنت'' کے عنوان تلے ترتیب دے کر عصرِ حاضر کے سادہ لوح سُنی مسلمانوں پر احسانِ عظیم کیا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے برادرانِ اہلِ سنّت کے سامنے اُن کے بزرگ علماء کے نقوش ہی نہیں آئیں گے بلکہ وہ امام اور امامت سے آشنا ہوکر جہنم کا ایندھن بننے سے بھی بچ جائیں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کتاب کی اشاعت ادارہ القائم علیہ السلام پبلی کیشنز کے حصّے میں آئی جہاں نوابِ کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کے غیور عزادار خادم حسین جعفری نے کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری قبول کی اور کتاب کو منظرِ عام تک پہنچایا۔

میں اراکین ادارہ القائم علیہ السلام پبلی کیشنز لاہور اور خصوصاً برادر خادم حسین جعفری صاحب کے لیے دُعا گو ہوں کہ جن کی وساطت سے یہ موقع ملتا ہے کہ میں دیارِ غیر میں بیٹھ کر حضرات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام کی ذواتِ مقدسہ پر اور اُن کی عظمت پہ چند حُروف لکھنے کی سعادت حاصل کر لیتا ہوں جو کہ میرے نزدیک میرا زادِ راہ بھی ہیں اور توشۂ آخرت بھی۔

میں اب قارئین کرام اور کتاب میں زیادہ دیر حائل نہیں رہ سکتا۔ دُعا ہے پروردگار اس کتاب کا حرف حرف پڑھنے والوں کے اذہان وقلوب کو منور فرمائے اور تمام عالمِ اسلام کو مکتبِ امامت پر متفق ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

الٰہی آمین یارب العالمین

والسلام مع الاکرام

طالبِ دُعا

سیّد اظہر عبّاس رضوی

ابن مولانا قبلہ السیّد ابوالعباس رضوی اعلیٰ مقامہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

خراجِ مُودّت

از قلم: ڈاکٹر اِرم زہراء زوجہ سیّد اظہر عباس رضوی (کینیڈا)

خُدایا ہم تیری حمد وثنا سے آغاز کرتے ہیں اور تُو ہی اپنے فضل وکرم سے راہِ راست سے ہدایت کرنے والا ہے۔

عصرِ حاضر کی مِن جملہ مشکلات میں ایک عقیدہ اور آئیڈیل کا فُقدان ہے اور آج کل کی مادیت میں غرق رہنے والی انسانیت کے درمیان معنویات کا خاتمہ ہو چکا ہے جس کی بنا پر آج کا انسان تمام اجتماعی مشکلات میں گرفتار رہتے ہوئے عدل و انصاف اور ایک آئیڈیل اور کامل انسان کی تلاش میں حیران وسرگرداں ہے۔ بالخصوص یورپین ممالک کا معاشرہ ان حالات سے دوچار ہے۔ چونکہ ہم ایک عرصہ دراز سے کینیڈا میں مقیم ہیں جس وجہ سے ہم نے بہت قریب سے مشاہدہ کیا ہے۔

الحمدللہ! مجھے یہ اعزاز ملا کہ میری شادی ایک ایسے عِلمی گھرانے میں ہوئی کہ جہاں نسل در نسل عِلم دوست اور مذہب شناس لوگ وافر تعداد میں موجود ہیں۔ میرا سُسرالی خاندان سلسلۂ رضویہ سے وابستہ ہے یعنی آٹھویں امام حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ میرے سُسر قبلہ مولانا سیّد ابوالعباس رضوی ایک بلند پایہ خطیب تھے جن کی اولاد میں سے جس نے بڑھ چڑھ کر اپنے والد بزرگوار کے ساتھ وقت گزارا، وہ میرے شوہر نامدار سیّد اظہر عباس رضوی صاحب ہیں جن کے سامنے ذِکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام شروع ہونے کی دیر ہے یوں محو ہو جاتے ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

جیسے ان کے ذمے دُنیا کا کوئی دُوسرا کام نہیں ہے۔ اپنے آباواجداد کی طرح یہ بھی ہر وقت علم دوست لوگوں کے متلاشی رہتے ہیں۔

دیگر احباب میں اُن کے چاہنے والوں میں ایک نام برادر خادم حسین جعفری صاحب کا بھی ہے جو کتابیات کی دُنیا سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اظہر عباس کی توجہ کا مرکز بنے رہتے ہیں۔ وہ جس کتاب پر کام کرتے ہیں تو ان سے اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ اس کتاب سے قبل ایک کتاب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی زندگانی پر مشتمل بنام حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ولادت سے شہادت تک زیر اشاعت تھی تو خادم بھائی نے اظہر صاحب کو اس میں آرٹیکل لکھنے کی دعوت دی۔ جس سے اُن کی کافی حوصلہ افزائی ہوئی تو وہ آرٹیکل پڑھ کر میرے دِل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام کی عظمت پر کچھ لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا اور آج میرے پاک امام علیہ السلام کی نعلین کا صدقہ قلم اُٹھایا ہے۔

پاکستان میں ایک معروف اسکالر جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ جنھوں نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عقیدۂ امامت پر ایک خوبصورت کتاب لکھی، جس کا نام ''عقیدۂ امامت اور اہلسنت'' ہے۔ جس میں مقامِ حضرت علی علیہ السلام اور اُن کی اولاد میں سے گیارہ آئمہ علیہ السلام کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ علمائے اہلسنت کے نظریات اور اُن کا کلام ہے۔ یہ ایک انتہائی دلچسپ بات ہوگی کہ بارہ آئمہ علیہ السلام کے بلند و بالا مقام اُن افراد کے زبانی سُنیں جو مسندِ خلافت کے لیے دُوسروں کو مقدم سمجھتے ہیں۔

اس کتاب کی اصل خصوصیت یہ ہے کہ جس میں صاحب کتاب نے جتنی

احادیث رقم کی ہیں یا عقیدۂ امامت پر جتنے دلائل رقم کیے ہیں وہ تمام کے تمام برادرانِ اہلسنت کی مستند کتابوں سے لیے گئے ہیں، جن احادیث کو مسلمانوں کی اکثریت بُھلا چکی ہے۔

اُمیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب دیانتدار مسلمانوں کے لیے راہِ نجات ہے۔ اس کتاب کی اشاعت ادارہ القائم علیہ السلام پبلی کیشنز لاہور کے حصّے میں آئی، جہاں خادم حسین جعفری نے بھرپور محبت اور محنت کے ساتھ اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس مشن میں ہمیں اپنے ساتھ شریکِ سفر بننے کا شرف بخشا۔ میں دِل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں اور دُعا کرتی ہوں کہ ادارہ القائم علیہ السلام پبلی کیشنز لاہور کو خُداوند کریم دِن دُگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کتاب کو نگاہِ امام علیہ السلام میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام!

ڈاکٹر اِرم زہراء

زوجہ سیّد اظہر عباس رضوی

(کینیڈا)

Presented By: https://jafrilibrary.com

آئمہ برحق (علیہم السلام)

از قلم: ابرار حسین ڈوگر

خداوند کریم کا ہزار شکر ہے کہ اُس نے بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام اس بندۂ ناچیز کو یہ سعادت بخشی کہ آج عقیدۂ امامت پر مشتمل ایک خوبصورت گلدستہ جو کہ ''عقیدۂ امامت اور اہلسنت'' کے عنوان تلے معرضِ وجود میں آ رہا ہے۔ اس میں اپنی بساط سے اپنی عقل اور عقیدے کے مطابق رقم کر کے اس کتاب کا شریکِ سفر ہونے جا رہا ہوں۔ قرآن کریم کے بعد حدیثِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت و افادیت ہر مکاتبِ فکر میں مسلّمہ ہے اور یہ امر بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ مخاطب کے خطاب کی اہمیت مخاطب کی عظمت کے مطابق اور بھی بڑھ جاتی ہے اگر سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیّد الوصیین علیہ السلام سے یا اُن کے صلب سے گیارہ آئمہ علیہم السلام سے خطاب فرما رہے ہوں تو اس کلام کی عظمت و معرفت، منزلت، حکمت کا اندازہ کیجیے۔

یہ کتاب عقیدۂ امامت اور اہلسنت ایسی عظیم احادیث کا مجموعہ ہے۔ یہ ذخیرۂ احادیث اپنے اندر اکثر احادیث مبارکہ جو کہ برادرانِ اہلسنت کے بزرگ علماء نے اپنی مُستند ترین کتب میں رقم کی ہیں جو منصبِ امامت اور شانِ آئمہ علیہ السلام کی آئینہ دار ہیں۔ اس کتاب میں صاحب کتاب نے بڑی عرق ریزی سے اور خوب چھان بین کر کے جتنی احادیث مبارکہ جمع کی ہیں وہ سب کی سب حضرت امام علی علیہ السلام سے لے کر حضرت قائم زمانہ علیہ السلام تک کی امامت اور عظمت پر روشنی ڈالتی ہیں۔ گویا

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کتاب کے موضوعات بھی موضوعاتِ قرآن سے کافی حد تک مشابہ ہیں۔

قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام کی شان کا قصیدہ ہے تو یہ کتاب مستطاب بھی عظمتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام سے معمور ہے۔ منصبِ امامت کے حوالے سے اس میں ایسی ایسی نادر اور نایاب احادیث و روایات موجود ہیں جن سے اکثر لوگ ابھی تک ناواقف ہیں۔

میری خوش بختی ہے کہ ایک عرصہ دراز سے برادرِ عزیز خادم حسین جعفری صاحب جو کہ مظلومِ کربلا علیہ السلام کے غم میں نہ صرف عزاداری کرتے ہیں بلکہ افکارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد علیہ السلام کی نشر واشاعت اور تشہیر کے لیے بھی پیش پیش رہتے ہیں اور اکثر وبیشتر بڑی بڑی نایابات کُتب کا مطالعہ بھی انھیں کے توسط سے کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

بلکہ برادر خادم حسین جعفری کے ہمراہ پاکستان کے مایہ ناز قلم کار، دانشور، مصنف اور مترجم حضرات اور اس کتاب کے مؤلف جناب آصف علی رضا سیال صاحب سے بھی مفصّل ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ اور اکثر ہمارے درمیان اس موضوع پر گفتگو ہوتی ہے ہے کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ آئمہ علیہم السلام کی احادیثِ مبارکہ پر کام ہونا چاہیے اور ایسی کتب کو منظر عام پر آنا چاہیے جو کہ تعصب اور منافرت سے ہٹ کر ہوں تو جس طرح نبوت اور رسالت کا منصب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی کوئی شخص کیسا بھی ہو دُنیا والے اُسے نہ تو نبی بنا سکتے ہیں اور نہ رسول، اسی طرح امامت بھی اہم ترین منصب ہے جو کہ خالصتاً اللہ رب العزّت کی طرف سے ہے اور بروزِ محشر ہر کسی کو اس کے امام کے نام کے ساتھ پکارا

Presented By: https://jafrilibrary.com

جائے گا۔ اس لیے میری تمام کلمہ گو مسلمانوں سے استدعا ہے کہ خواہ وہ کسی بھی فرقے سے وابستہ کیوں نہ ہوں وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں خصوصاً برادرانِ اہلسنت کے اُن افراد کے لیے یہ کتاب بڑی عظمت کی حامل ثابت ہوگی جو برادران بارہ آئمہ علیہ السلام کے متعلق زیادہ آشنائی نہیں رکھتے۔

یقیناً اس کتاب کے مطالعہ کے بعد وہ اپنے عقیدے اور عمل میں بہت بہتری محسوس کریں گے۔ میں اب زیادہ دیر تک قارئین اور کتاب کے درمیان حائل نہیں رہتا۔

آخر میں دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے دُعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت بحقِ آئمہ ہدیٰ علیہم السلام اس کتاب کے مؤلف جناب آصف علی رضا ایڈووکیٹ اور اس کتاب کے ناشر برادرم خادم حسین جعفری صاحب کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور اراکین و ادارہ القائم علیہ السلام پبلی کیشنز لاہور کو صبح قیامت تک آباد و شاد رکھے۔ (آمین) ہمیں اور آپ کو عقیدۂ امامت پر قائم ودائم رکھے۔ (آمین یارب العالمین)

والسلام!

سردار ابرار حسین ڈوگر

نیاز بیگ، لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:1

عقیدۂ امامت پر اللہ تعالیٰ کی نصوص کا بیان

{1} اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

"یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ"

"اُس دن ہم تمام انسانوں کو بلائیں گے اُن کے اپنے اپنے امام کے ساتھ۔"

(بنی اسرائیل: ۷۱)

تفسیر:

امام ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے "یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ" کے تحت روایت کیا ہے کہ ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو اپنے امام کے ساتھ یعنی ہدایت کے امام اور گمراہی کے امام کے ساتھ۔ [1]

تشریح:

یعنی جو جس کو امام مانتا ہوگا اسے اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ پس اگر کوئی یزید کو امام مانتا ہوگا تو اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اور اگر کوئی حضرت امام حسین علیہ السلام

[1] تفسیر در منثور جلد چہارم صفحہ ۵۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو امام مانتا ہوگا تو اُن کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اب اس سلسلے میں یہ واضح ہے کہ امام کی امامت قبول کرنا ضروری ٹھہرا، نیز یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امامِ برحق کا موجود ہونا بھی ضروری ہے تا کہ اس کی امامت کو مان کر قیامت کے دن اس کے ساتھ بلایا جا سکے۔ اگر امام موجود نہ ہو تو پھر آیت کی تفسیر مکمل ہونا ناممکن ہوگا۔

{2} اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

"وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا"

"ہم نے ان کو امام بنایا کہ ہمارے امر سے ہدایت کرتے ہیں۔"

(الانبیاء: ۷۳)

تفسیر:

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے:

"وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا"

"اللہ تعالیٰ نے انھیں امام بنایا، امر الٰہی میں ان کی اقتداء کی جاتی ہے۔"[۱]

تشریح:

معلوم ہوا کہ امام اللہ تعالیٰ بناتا ہے جسے چاہتا ہے اور اس امام کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے امر امر سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔ اس آیت سے اس

---

(۱) تفسیر در منشور جلد چہارم صفحہ ۸۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

عقیدے کی نفی ہوگئی کہ امام کا انتخاب لوگ از خود یا ووٹ کے ذریعے کر سکتے ہیں۔ پس ایسا امام منصوص من اللہ اور ہادی نہیں ہوسکتا۔ نیز امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا یہ اولادِ فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (۱)

{3} اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

"وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ"

"اور ہم نے اُن کو امام بنایا کہ جو آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔"

(القصص: ۴۱)

تفسیر:

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے "وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ" کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے امام بنائے جو نافرمانیوں کی طرف بلاتے ہیں۔ (۲)

تشریح:

معلوم ہوا کہ امام دو طرح کے ہیں، ایک ہدایت کے امام اور دوسرے گمراہی کے امام۔ پس یہ ہمیں معلوم کرکے معرفت حاصل کرنی ہے کہ ہدایت کے امام

---

(۱) ما نزل من القرآن فی علی بن ابیطالب ابو الفضائل احمد بن محمد بن المظفر بن المختار الحنفی الرازی صفحہ ۱۸۲

(۲) تفسیر در منثور جلد پنجم صفحہ ۴۷۳، تفسیر ابن ابی حاتم رازی صفحہ ۲۹۸۰ حدیث ۱۶۹۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

کون سے ہیں کہ انکی اطاعت کریں تاکہ ان کے ساتھ بلائے جائیں اور گمراہی کے امام کون سے ہیں کہ جن سے برأت کرنا ضروری ہے یعنی حق و باطل میں سے حق کو پہچاننا اصل دین ہے۔ پس عقیدہ امامت اصلِ دین ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:2

عقیدۂ امامت پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصوص

{4} حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جسے یہ بات پسند ہو کہ میری طرح جیے اور میری طرح مرے اور اس جنّت عدن میں رہائش اختیار کرے جسے میرے رب نے کاشت کیا ہے تو اسے چاہیے کہ مجھ سے اور علی علیہ السلام سے دوستی رکھے اور علی علیہ السلام کے دوستوں سے دوستی رکھے اور میرے بعد آنے والے آئمہ علیہ السلام کی اقتداء کرے۔ کیونکہ وہ میری عترت ہیں، وہ میری طینت سے پیدا کیے گئے ہیں اور انھیں فہم و علم عطا ہوا ہے۔ ہلاکت ہے میری اُمت کے اُن افراد کے لیے جو ان کی فضیلت کی تکذیب کریں اور میرے رشتہ کو قطع کریں، خدا اُنھیں کبھی میری شفاعت نصیب نہ کرے۔" [1]

{5} حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فاطمہ (سلام اللہ علیہا) میرے دِل کی طراوت ہے اور اس کے دونوں

---

[1] فرائد السمطین الجوینی جلد اوّل صفحہ ۵۳ باب ۵ حدیث ۱۸، حلیۃ الاولیاء اصفہانی جلد اوّل صفحہ ۸۶، تاریخ دمشق الکبیر ابن عساکر جلد دوم صفحہ ۹۶ حدیث ۵۹۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیٹے میرے دِل کا ثمر (پھل) ہیں اس کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے اور اس کی اولاد کے آئمہ علیہ السلام میرے رب کے امین ہیں اور وہ خدا اور بندوں کے درمیان خدا کی لٹکتی ہوئی رسی ہیں۔ جس نے ان سے وابستگی اختیار کی اس نے نجات پائی اور جو اِن سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔'' (۱)

{6} حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی علیہ السلام! میں شہرِ حکمت ہوں اور تُو اس کا دروازہ ہے۔ شہر میں داخل ہونے کے لیے دروازے سے گزرنا ضروری ہے۔ وہ شخص جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے۔ تو مجھ سے ہے اور تجھ سے ہوں، تیرا گوشت میرے گوشت سے ہے، تیرا خون سے ہے، تیری روح میری روح سے ہے، تیرا باطن میرے باطن سے ہے اور تیرا ظاہر میرے ظاہر سے ہے۔ تو میری اُمت کا امام ہے اور میرے بعد ان پر میرا خلیفہ ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے تیری اطاعت کی اور بد بخت ہے وہ جس نے تیری نافرمانی کی۔ وہ شخص فائدے میں رہا جس نے تجھ سے محبت کی اور وہ نقصان میں رہا جس نے تجھ سے عداوت کی۔ وہ کامیاب ہوا جو تجھ سے وابستہ رہا اور وہ ہلاک ہوا جس نے تجھ سے علیٰحدگی اختیار کی۔ تیری اور تیری نسل کے آئمہ علیہ السلام کی مثال میرے بعد کشتیٔ نوح علیہ السلام کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہا وہ غرق ہو گیا۔

(۱) فوائد السمطین الجوینی جلد دوم صفحہ ۶۶ باب ۱۵ حدیث ۳۹۰، مقتل الحسین اخطب خوارزم جلد اوّل فصل ۵ صفحہ ۵۹ حدیث ۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

تمہاری مثال ستاروں کے مانند ہے جب بھی ایک ستارہ ڈوبے گا تو اس کی جگہ دوسرا ستارہ طلوع ہوگا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ①

{7} حضرت سلیمان فارسیؓ (محمدی) نے روایت کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو امام حسین علیہ السلام جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے کی آنکھوں اور مُنہ کے بوسے لے رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ (اے حسین علیہ السلام!) آپ علیہ السلام سردار، سردار کے بیٹے، سرداروں کے باپ ہو، آپ علیہ السلام امام، امام کے بیٹے، آئمہ علیہ السلام کے باپ ہو، آپ علیہ السلام حجت، حجت کے بیٹے اور اپنی صلب سے نو حجتوں کے باپ ہو، اور ان نو حجتوں سے نویں حجت ''قائم آلِ محمد علیہ السلام'' ہیں۔ ②

{8} امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دِن مجھے صبح سویرے جبریل علیہ السلام مُسکراتے خوش ہوتے ہوئے میرے پاس آئے، تو مَیں نے پوچھا: جبریل علیہ السلام! میرے حبیب آج خوش کیوں ہو؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مَیں کیسے خوش نہ ہوں جبکہ میری

---

① فرائد السمطین الجوینی جلد دوم صفحہ ۲۴۳ باب ۷ ۴ حدیث ۵۱۷، ینابیع المودۃ حافظ سلیمان قندوزی جلد اوّل صفحہ ۹۵ باب ۴ حدیث ۶

② مقتل الحسین خوارزمی جلد اوّل صفحہ ۱۴۶، ینابیع المودۃ حافظ قندوزی جلد دوم صفحہ ۳۱۵ حدیث ۹۰۹، مودۃ القربیٰ سیّد علی ہمدانی صفحہ ۱۱۳ مودت دہم حدیث ۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

آنکھوں کو ٹھنڈک ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے امام حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر بہت بڑا کرم کیا ہے۔

مَیں نے پوچھا: کیسا کرم ہوا؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ حضرت علی علیہ السلام کی عبادت سے اپنے ملائکہ اور حاملینِ عرش کی عبادت پر مباحات کرتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ! میری زمین پر میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میری حجت کو دیکھو کہ کس طرح اپنے رُخسار کو مٹی پر سجدۂ خدا میں تواضع سے رکھتا ہے اور مَیں گواہ ہوں کہ وہ میری مخلوق کے امام علیہ السلام ہیں اور میری رعیت پر مولا ہیں۔"[1]

{9} امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے لیے فرمایا:

"یَا اَبَا الْحَسَنْ کَلِّمِ الشَّمْسَ فَاِنَّھَا تُکَلِّمُکَ"

"اے ابوالحسن! سورج سے بات کرو، وہ آپ علیہ السلام سے بولے گا۔"

پس حضرت علی علیہ السلام نے یوں خطاب کیا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِیْعُ لِلّٰہِ تَعَالٰی"

"اے اللہ تعالیٰ کے صالح اور مطیع بندے تجھ پر میرا اسلام ہو۔"

[1] مناقب الخوارزمی صفحہ ۲۸۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

سورج نے جواب دیا:

”وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَ شِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّةِ“

”اے امیر المومنین علیہ السلام! امام المتقین اور چمکنے والی پیشانی والوں کے قائد! میرا بھی آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔ اے علی علیہ السلام! آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے شیعہ ہی جنت میں جائیں گے۔“

اے علی علیہ السلام! سب سے پہلے بروزِ محشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں گے، پھر آپ علیہ السلام آئیں گے، سب سے پہلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہوئے اور پھر آپ علیہ السلام زندہ ہوئے، سب سے پہلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس پہنے اُٹھیں گے اور پھر آپ علیہ السلام ملبوس آئیں گے۔

اِس کلام کو سُن کر علی علیہ السلام سجدہ میں گر گئے اور کافی دیر تک اشکبار رہے۔ اس وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام پر جھکے اور فرمایا: اے میرے بھائی اور حبیب! اپنا سر بلند کرو کہ آپ علیہ السلام پر سات آسمانوں کے مکین مباہات اور فخر کرتے ہیں۔“ (1)

{10} حضرت عبداللہ بن عکیم الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج علی علیہ السلام کے بارے میں مجھے تین چیزوں کی وحی کی وہ سیّد المومنین، امام المتقین اور روشن پیشانی والوں کے قائد

---

(1) مناقب الخوارزمی صفحہ ۶۳، مقتل حسین خوارزمی جلد اوّل صفحہ ۵۰۔ ینابیع المودة قندوزی حنفی جلد اوّل صفحہ ۴۲۵ باب ۴۹ حدیث ۱، فوائد السمطین حموینی جلد اوّل صفحہ ۱۸۴ حدیث ۱۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں۔ {1}

{11} حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دِن ہم چار لوگوں کے علاوہ کوئی سواری پر نہ ہوگا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا عباسؓ نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مَیں براق پر ہوں گا اور میرے بھائی جناب صالح علیہ السلام اُس ناقہ پر ہوں گے جس کو اُن کی قوم نے مار دیا تھا اور میرے چچا جناب حمزہؓ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپر جو کہ سیّد الشہداء ہیں میرے ناقہ پر سوار ہوں گے اور میرے بھائی علی علیہ السلام جنت کی ایک ناقہ پر سوار ہوں گے جس کی لگام تازہ موتیوں کی، محمل یاقوتی اور اس کے سر پر نور کا تاج ہوگا، اس تاج کے ستر رُکن ہوں گے اور ہر رُکن میں ایسا سرخ یاقوت ہوگا جو تیزی سے سفر کرنے والے سوار کے لیے روشنی پیدا کرے گا، سوار نے سبز ریشمی لباس پہنا ہوگا، اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور وہ ندا کر رہا ہوگا:

''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رسول اللّٰه''

لوگ کہیں گے یہ کوئی ملک مقرب یا نبی مُرسل یا حاملِ عرش آرہا ہے تو عرش سے منادی کی آواز آئے گی کہ لوگو! یہ ملک مقرب نہیں اور نہ نبی مُرسل ہے اور نہ حاملِ عرش ہے بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسولِ رب العالمین کے وصی جو متقیوں کے

{1} مناقب الخوارزمی صفحہ ۲۳۵، المعجم الصغیر طبرانی جلد دوم صفحہ ۱۰ (ترجمہ محمد بن سلم الاشعری)، مجمع الفوائد امام ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۲۱، تاریخ دمشق الکبیر ابن عساکر جلد دوم صفحہ ۲۵۶، تاریخ اصبہان جلد دوم صفحہ ۲۲۹ (ترجمہ محمد بن مسلم)

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام، نورانی لوگوں کے قائد اور مومنین کے محافظ ہیں۔"{۱}

قول مؤلف:

اِس حدیث کو مختلف الفاظ سے روایت کیا گیا ہے، چنانچہ شیخ الامام العارف الربانی السیّد شرف الدین علی ہمدانی نے اسے اپنی کتاب 'مودت القربیٰ صفحہ ۴۲' پر نقل کیا ہے اور اس کے آخر پر الفاظ مختلف ہیں جبکہ حضرت علی علیہ السلام نے اسے روایت کیا ہے۔ ہم نے اس حدیث کو اور اس جیسی حدیثوں کو اس لیے نقل کیا کہ ان میں حضرت علی علیہ السلام کی امامت پر نص موجود ہے۔

{12} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "آئمہ علیہم السلام میری اولاد میں سے ہوں گے، پس جس کسی نے اُن کی اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور وہ حضرات عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستہ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وسیلہ ہیں۔"{۲}

{13} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو کوئی چاہے کہ نجات کی کشتی میں سوار ہو اور عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستے کو مضبوط کر کے پکڑے اور اللہ کی رسی مضبوط رسی (حبل متین) کو ہاتھ میں تھامے، اُس کو چاہیے کہ میرے بعد علی علیہ السلام سے دوستی رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے

{۱} تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۲ اور جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۲

{۲} مودۃ القربیٰ سیّد علی ہمدانی صفحہ ۱۱۷ مودت دہم حدیث ۱۴، ینابیع المودۃ حافظ قندوزی جلد سوم صفحہ ۲۹۲ باب ۷۷ حدیث ۱۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور ہدایت کرنے والے اماموں کی جو اس کی اولاد میں سے ہوں گے پیروی کرے، کیونکہ وہ میرے جانشین (خلیفہ) میرے اوصیاء اور میرے بعد خلق خدا پر حجتیں ہیں اور میری اُمت کے سردار اور جنت کی طرف پرہیز گاروں اور متقیوں کی رہبری کرنے والے ہیں، ان کا گروہ میرا گروہ اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ (۱)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس موضوع کی احادیث شمار سے بھی زیادہ ہیں جو کچھ پہلے نقل ہوئیں اور کچھ بعد میں ہوں گی۔ ان احادیث سے واضح ہے کہ عقیدۂ امامت اصل دین اور ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد اماموں کی اطاعت کرنے اور ان کی کشتی پر سوار ہونے کا حکم دیا ہے اور نجات کا انحصار ان آئمہ علیہ السلام کی اقتداء میں قرار دیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئمہ ہدیٰ کی اقتداء کی جائے۔

---

(۱) مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی صفحہ ۱۱۴ مودت دہم حدیث ۹، ینابیع المودۃ حافظ قندوزی جلد سوم صفحہ ۲۹۱ باب ۷۷ حدیث ۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:3

امامِ زمانہ کی معرفت حاصل کرنا واجب ہے ورنہ موت جاہلیت پر ہوگی

{14} رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی مرجائے اور وہ اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا ہو تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرا۔''[1]

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس حدیث کے مطابق امامِ زمانہ کی معرفت حاصل کرنا واجب ٹھہرا۔ لیکن حیرانی اس بات کی ہے کہ ہمارے غیر شیعہ برادران اِس حدیث کو نقل بھی کرتے ہیں جبکہ امامِ زمانہ کی معرفت بھی اُن کے ہاں نظر نہیں آتی بلکہ اِس حدیث کا ذِکر بھی بہت کم ہی سننے کو ملا ہے۔ واضح رہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ مختلف الفاظ سے کئی ایک کتب میں نقل ہوئی ہے۔ ہم اس حدیث کے دیگر الفاظ بھی نقل کر دیتے ہیں۔

{15} حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو امام کی ماتحتی کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امام کی

---

[1] شرح المقاصد فی علم الکلام تفتازانی جلد دوم صفحہ ۲۷۵، ینابیع المودۃ حافظ قندوزی جلد سوم صفحہ ۳۷۲ باب ۹۱ حدیث ۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دِن اس حال میں آئے گا کہ اُس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ (ابوداؤ، حلیۃ الاولیاء) (۱)

{16} عبداللہ بن عمر اور معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی امام کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔'' (۲)

{17} ابوہریرہ اور معاویہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو اِس حال میں مر جائے کہ کسی امام کی اطاعت میں نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔'' (۳)

{18} نافع سے روایت ہے کہ: عبداللہ بن عمر عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانے میں۔ عبداللہ بن مطیع نے کہا: ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن عمر کی کنیت ہے) کے لیے توشک بچھاؤ۔ اُنھوں نے کہا: میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ تجھ کو ایک حدیث سنانے کے لیے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اپنا ہاتھ اطاعت سے نکال لے وہ قیامت کے دن اللہ سے (اِس حال میں) ملے گا کہ اُس کے پاس کوئی حجت (دلیل) نہ ہو

---

(۱) کنزالعمال متقی ہندی (مترجم) جلد ششم صفحہ ۴۵۵ حدیث ۱۴۸۶۳

(۲) حلیۃ الاولیاء ابونعیم جلد سوم صفحہ ۲۲۴، مسند امام احمد بن حنبل (مترجم) جلد ہفتم صفحہ ۳۵ حدیث ۱۷۰۰۰، مجمع الزائد ہیثمی جلد پنجم صفحہ ۲۱۸، معجم الکبیر طبرانی جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۸ حدیث ۹۱۰، مسند شامیین، طبرانی جلد دوم صفحہ ۴۳۸ حدیث ۱۶۷۹

(۳) السنۃ ابن ابی عاصم صفحہ ۱۳۷ حدیث ۱۰۹۱ (اسنادہ حسن)، مسند ابویعلی جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۶ حدیث ۷۳۷۵، مجمع الزائد جلد پنجم صفحہ ۲۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

گی اور جو شخص مر جائے اور اُس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت پر ہو گی۔ ①

{19} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔'' ②

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اس طرح کی بہت سی حدیثیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کوئی بھی زمانہ امام سے خالی نہیں ہے۔ ہر دَور میں ایک امام موجود رہتا ہے جس کی اطاعت لوگوں پر واجب ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اس کی امامت شرعی اُصولوں پر ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم پہلے خدا کا یہ فرمان پیش کر چکے ہیں:

''قیامت کے دن ہم لوگوں کو اُن کے امام کے ساتھ پکاریں گے۔''

حالانکہ کچھ لوگوں نے اس آیت میں امام سے نبی مُراد لیا ہے یعنی ہر اُمت اپنے نبی کے ساتھ بُلائی جائے گی۔ لیکن یہ سمجھنا ضروری ہے کہ امام کا اطلاق نبی کے لیے آیت کے ظاہری معنی کے خلاف ہے اس لے کہ عرف عام میں امام اُس کو کہتے ہیں جو دینی اور دنیاوی امور میں ان کی امامت کرتا ہے اور لوگ اس کی اطاعت کرتے

---

① صحیح مسلم (مترجم وحید الزماں) جلد پنجم صفحہ ۷ ۱۳ حدیث ۹۳ ۷ ۴، سنن الکبریٰ امام بیہقی جلد ہشتم صفحہ ۱۵۶ کتاب قتال اھل البغی باب الترغیب، مجمع الزوائد ہیثمی جلد پنجم صفحہ ۲۱۸، معجم الکبیر طبرانی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۴ حدیث ۶۹ ۷ بروایت معاویہ بن ابوسفیان بفرق الفاظ

② منصب امامت شاہ اسماعیل شہید (مترجم) صفحہ ۱۰۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں۔ جبکہ نبی اپنے زمانے میں اپنی اُمت کا امام ہوتا ہے اور نبی کے وصال کے بعد دوسرا نبی آتا ہے جو اُمت کا امام اور قابلِ پیروی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وضاحت ہوتی ہے۔

پس آیت میں بھی امام کا تذکرہ ہے اور حدیث میں بھی امام کا تذکرہ ہے تو ضروری یہ ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ حدیثیں آیت کی تشریح کر رہی ہیں اور امام سے امامِ زمانہ مُراد ہے، اور اگر اس بات کو نہ بھی مانا جائے تو جن حدیثوں کو پیش کیا گیا ہے یا جو آئندہ پیش کی جائیں گی وہ بہر حال اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کوئی بھی زمانہ امام سے خالی نہیں ہے۔ ایسا امام کی جس کی بیعت لوگوں پر واجب ہے اس لیے کہ اس کی امامت شرعی ہے اور یہی حدیثیں اور آیتیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ مذہب شیعہ کا قول بالکل صحیح ہے کہ امام مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے اور امام کو منصوص من اللہ ہونا چاہیے۔

امام اس بات کا ہرگز محتاج نہیں ہے کہ لوگ اس کو امام بنائیں اور اس کی بیعت کریں بلکہ لوگوں پر واجب ہے کہ لوگ اس امام کی بیعت اور اطاعت کریں تاکہ ہدایت پائیں۔ اور اگر بیعت نہ کریں اور خود کسی اور کو امام قرار دیں تو جاہلیت کی موت مریں۔

چنانچہ لوگوں کو جاہلیت کی موت مرنے سے بچانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے آئمہ علیہ السلام کی معرفی کرائی اور اس حوالے سے ان کی تعیین میں احادیث بیان فرمائیں جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ حدیثیں بہت سے طریقوں سے مروی ہیں جن کو اکثر اہلِ سنّت نے صحیح قرار دیا ہے بلکہ بغوی تو کہتے

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں کہ یہ حدیثیں متفق علیہ ہیں۔ ﴿۱﴾

ہم ان میں سے بعض کو آئندہ ذِکر کریں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئمہ بالخصوص امامِ زمانہ کی معرفت حاصل کی جائے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد لوگوں پر اللہ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وقت کے خلیفہ (جانشین، امام) کی اطاعت لازم ہے۔'' ﴿۲﴾

﴿۱﴾ شرح السنۃ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰

﴿۲﴾ کنز العمال (مترجم) جلد ششم صفحہ ۴۵۴ حدیث ۱۴۸۵۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:4

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئمہ علیہ السلام کی تعداد بارہ ہے

{19} حضرت سلمان محمدی (فارسیؓ) نے روایت کیا ہے کہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے کی آنکھوں اور مُنھ کے بوسے لے رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ (اے حسین علیہ السلام!) آپ علیہ السلام سردار، سردار کے بیٹے اور سرداروں کے باپ ہیں، آپ علیہ السلام امام، امام کے بیٹے اور آئمہ علیہ السلام کے باپ ہیں، آپ علیہ السلام حجت، حجت کے بیٹے اور اپنی صلب سے نو حجتوں کے باپ ہیں اور ان نو حجتوں سے نویں حجت ''قائم آلِ محمد علیہ السلام'' ہیں۔ (1)

{20} حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میرا وصی اور میرے بعد خلیفہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے اور ان کے بعد

---

(1) مقتل الحسین خوارزمی جلد اوّل صفحہ ۱۴۶، ینابیع المودۃ جلد دوم صفحہ ۳۱۵ حدیث ۹۰۹، مودۃ فی القربیٰ سید علی ہمدانی صفحہ ۱۱۳ مودت دہم حدیث ۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

ان کے دو بیٹے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں پھر حسین علیہ السلام کے بعد صلب حسین علیہ السلام سے نو آئمہ ابرار ہیں...... پس یہ ہیں وہ بارہ آئمہ علیہ السلام جو نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہیں...... ملخصاً ①

{21} حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''میں اور علی علیہ السلام اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو افراد مطہر اور معصوم ہیں۔'' ②

آئمہ اثنا عشر کے لیے لفظ ''اوصیاء'' کا اطلاق ہوا ہے

{22} حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: ''میں حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اُن کے پاس ایک لوح دیکھی، قریب تھا کہ اُس کی روشنی سے آنکھیں چندھیا جاتیں، اس لوح میں بارہ نام تحریر تھے۔ میں نے اُن ناموں کو گنا تو بارہ تھے۔

میں نے عرض کی: یہ کس کے نام ہیں؟

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: یہ اوصیاء کے نام ہیں۔ ان میں پہلا نام میرے چچازاد (علی علیہ السلام) کا ہے اور باقی گیارہ میری اولاد سے ہیں۔ ان میں آخری

---

① فرائد السمطین جوینی جلد دوم صفحہ ۱۳۲ حدیث ۴۳۱، ینابیع المودۃ جلد سوم صفحہ ۲۸۲ باب ۷۶ حدیث ۱

② فرائد السمطین الجوینی جلد دوم صفحہ ۱۳۲ حدیث ۴۳۰، ینابیع المودۃ جلد دوم صفحہ ۳۱۶ حدیث ۹۱۰، مودۃ القربیٰ سیّد علی ہمدانی صفحہ ۱۱۳، مودت دہم حدیث ۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

قائم علیہ السلام ہیں۔

حضرت جابرؓ نے کہا: میں نے اس لوح میں تین مقامات پر اسمِ محمد دیکھا اور چار جگہ پر اسم علی علیہ السلام دیکھا۔ ﴿۱﴾

قول مؤلف:

اس مطلب کی احادیث تعداد میں کافی زیادہ ہیں جو کچھ پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ بعد میں گزریں گی۔

ائمہ اثناء عشر کے لیے لفظ ''حجت'' کا اطلاق ہوا ہے

{23} حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے خلفاء اوصیاء اور مخلوق پر میرے بعد حجت بارہ ہیں۔ ان کے پہلے میرے بھائی اور ان کے آخری میرے بیٹے قائم علیہ السلام ہیں۔''

پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

پھر پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مہدی علیہ السلام ہے جو دُنیا کو عدل وانصاف سے یوں بھر دے گا جیسے کہ وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ اُس ذات کی قسم جس نے مجھے مبشر بنایا ہے کہ اگر دُنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا تو وہی دن اتنا طولانی ہو جائے گا

﴿۱﴾ فرائد السمطین الجوینی جلد دوم صفحہ ۱۳۹ حدیث ۴۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ مہدی علیہ السلام قیام کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی اور اُس مہدی علیہ السلام کی حکومت مشرق سے مغرب تک ہوگی۔ ﴿۱﴾

{24} حضرت سلمان محمدی (فارسیؓ) نے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں بیٹھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے کی آنکھوں اور منہ کے بوسے لے رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ (اے حسین علیہ السلام!) آپ علیہ السلام سردار، سردار کے بیٹے اور سرداروں کے باپ ہیں، آپ علیہ السلام امام، امام کے بیٹے اور آئمہ علیہ السلام کے باپ ہیں، آپ علیہ السلام حجت، حجت کے بیٹے اور اپنی صلب سے نو حجتوں کے باپ ہیں اور ان نو حجتوں سے نویں حجت ''قائم آلِ محمد علیہ السلام'' ہیں۔ ﴿۲﴾

{25} خیثم الجعفی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: ''ہم جنب اللہ ہیں، ہم صفوت اللہ ہیں، ہم اس کے انتخاب کردہ ہیں، انبیاء علیہ السلام کے متروکات ہمیں ودیعت کیے گئے ہیں، ہم اللہ کے امین ہیں، ہم اللہ کی حجت ہیں، ہم ایمان کے ارکان ہیں، ہم اسلام کے ستون ہیں، ہماری وجہ سے اللہ کھولتا ہے اور ہماری وجہ سے ختم کرتا ہے،

﴿۱﴾ فرائد السمطین الجوینی جلد دوم صفحہ ۳۱۲ حدیث ۵۶۲

﴿۲﴾ مقتل الحسین خوارزمی جلد اوّل صفحہ ۱۴۶، ینابیع المودۃ جلد دوم صفحہ ۳۱۵ حدیث ۹۰۹، مودۃ القربیٰ ۱۱۳ مودت دہم حدیث ۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہم ہدایت کے امام ہیں، ہم تاریکی کا چراغ ہیں، ہم ہدایت کا منار ہیں، ہم سابقون ہیں اور ہم ہی آخرون ہیں، ہم حق کا بلند پرچم ہیں، جس نے ہم کو پکڑا مِل گیا اور جو پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا، ہم سفید پیشانیوں والوں کے قائد ہیں، ہم اللہ کی بہترین مخلوق ہیں، ہم واضح راستہ ہیں اور اللہ کی طرف صراطِ مستقیم ہیں، ہم اللہ کی مخلوق پر نعمت ہیں۔

ہم منہاج ہیں، ہم نبوت کی کان ہیں، ہم رسالت کی جگہ ہیں، ہم ملائکہ کے اُترنے کی جگہ ہیں اور ہم وہ چراغ ہیں، جس نے ہم سے روشنی لی، جس نے ہماری اقتداء کی ہم اس کے لیے راستہ ہیں، ہم جنت کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، ہم اسلام کی متانت ہیں، ہم پُل اور بڑے پُل ہیں جو اس پر چلا وہ مِل گیا اور جس نے اسے چھوڑا وہ مٹ گیا، ہم بڑی کوہان ہیں، ہماری وجہ سے اللہ اپنی مخلوق پر رحمت نازل کرتا ہے اور ہماری وجہ سے لوگ بارش سے سیراب ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے تم پر سے عذاب دُور ہو گا۔ جس نے ہمیں جانا، ہماری مدد کی، ہمارے حق کو پہچانا، جو ہمارے امر کے ساتھ چلا وہ ہم میں سے ہے اور ہمارے پاس آئے گا۔ (1)

آئمہ اثناء عشر کے لیے لفظ خلیفہ کا اطلاق ہوا ہے

{26} حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا: "مسلسل یہ دین بارہ خلفاء تک قوی اور غالب رہے گا۔" پھر

(1) فرائد السمطین الجوینی جلد دوم صفحہ ۲۵۳ حدیث ۵۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی کلمہ فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟

اُنھوں نے کہا: "(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ) وہ سب (خلفاء) قریش سے ہوں گے۔"(۱)

{27} حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مسلسل اُمت کا امر مستقیم (سیدھا) رہے گا اور یہ اُمت اپنے دشمن پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان میں سے بارہ خلفاء گزر جائیں وہ سب قریش سے ہوں گے۔"

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر واپس آئے تو قریش والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اُنھوں نے پوچھا: پھر اُس کے بعد کیا ہو گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "پھر اُس کے بعد قتال اور فتنہ وفساد ہو گا۔"(۲)

{28} حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مسلسل اِس اُمت کا امر سیدھا (مستقیم) رہے گا بارہ خلفاء کے

---

(۱) صحیح مسلم مع شرح نووی مختصر (مترجم) جلد پنجم صفحہ ۱۱۲ حدیث ۴۷۰۷، معجم الکبیر طبرانی جلد دوم صفحہ ۱۹۶ حدیث ۱۷۹۸

(۲) معجم الکبیر طبرانی جلد دوم صفحہ ۲۵۳ حدیث ۲۰۵۹، البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد ششم صفحہ ۲۴۸ (مختصراً)

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہونے تک۔"

پھر فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مخفی جملہ فرمایا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟

میرے والد نے کہا: "وہ سب قریش سے ہوں گے۔" [۱]

{29} حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آواز دبائی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ بابا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارہ خلفاء تو کہتے سُنا لیکن اس کے بعد نہ سُن سکا تو اُنھوں نے کہا کہ سب قریش سے ہوں گے۔ [۲]

{30} اسود کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے سُنا، اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے۔ [۳]

{31} حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: "یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے، اُن تمام پر اُمت مجتمع ہوگی۔ پھر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (کچھ) گفتگو سُنی جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرما رہے ہیں؟

---

[۱] صحیح مسلم مع شرح نووی جلد پنجم صفحہ ۱۱۱ حدیث ۴۷۰۵، فتح الباری عسقلانی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ (مختصراً)

[۲] مسند ابوعوانہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۶ مطبوعہ حیدرآباد دکن

[۳] التاریخ الکبیر امام بخاری جلد اوّل قسم اوّل صفحہ ۴۴۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے"۔ (1)

قول مؤلف:

اس حدیث میں باقی احادیث سے الفاظ کا فرق ہے اور اس میں ہے کہ بارہ پر اُمت مجتمع ہوگی، اس اُمت کے مجتمع ہونے کی وضاحت ہم نے اکثر کتب میں دیکھی اور حیران رہ گئے اور اسی کی وجہ سے کچھ لوگوں نے یزید لعین کو بھی بارہ خلفاء میں شامل کر رکھا ہے اور کافی الجھاؤ کا بھی شکار ہوئے ہیں۔

چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی رقم طراز ہیں:

امام جلال الدین سیوطی کی شرح حدیث خلفاء:

"قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اثنا عشر سے ان حدیثوں میں اور ان کے مشابہ حدیثوں میں شاید یہ مُراد ہو کہ یہ لوگ اس مدت میں ہوں گے جب خلافت کی عزّت ہوگی، اسلام میں قوت ہوگی اور اس کے امور قائم ہوں گے اور اس شخص پر اجماع ہوگا جس پر امرِ خلافت قائم ہوگا اور یقیناً یہ باتیں ان لوگوں میں پائی گئی ہیں جن پر انسانوں کا اجماع تھا۔ یہاں تک کہ بنی امیہ کے امر میں اضطراب پیدا ہوگیا اور ولید بن یزید کے زمانے میں ان کے درمیان فتنہ پیدا ہوا اور یہ فتنہ ان کے درمیان بالاتصال رہا۔ یہاں تک کہ عباسیوں کی حکومت قائم ہوگئی اور اُنھوں نے بنی امیہ کا

(1) سنن ابوداؤد جلد چہارم صفحہ ۱۰۶ حدیث ۴۲۸۹، القول المعتبر فی الامام المنتظر طاہر القادری صفحہ ۶۴ بارہویں فصل حدیث ۱۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

کام تمام کر دیا۔

شیخ الاسلام ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں کہا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس میں سب سے اچھا کلام قاضی عیاض کا ہے اور راجح تر بھی ہے۔ اس لیے کہ اس حدیث کی تائید میں بعض صحیح طرقِ حدیث میں یہ وارد ہے کہ سارے لوگ ان بارہ خلفاء پر مجتمع ہوں گے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ اجتماع سے مُراد لوگوں کی اطاعت ہے، اس خلیفہ کی بیعت کرنے میں اور جو بات واقع ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ سب مجتمع ہوئے ابوبکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی علیہ السلام پر۔ یہاں تک کہ صفین میں حکمین کا امر واقع ہوا، اس دن معاویہ کو خلافت سے موسوم کیا گیا۔

پھر صلحِ حسن علیہ السلام کے موقع پر معاویہ پر لوگوں کا اجتماع ہوا، اس کے بعد سب لوگ اس کے بیٹے یزید پر مجتمع ہوئے اور حسین علیہ السلام کا امر منظم نہ ہو سکا بلکہ وہ اس سے قبل ہی قتل ہو گئے اور یزید (لعین) کے مرنے پر اختلاف ہوا۔ یہاں تک کہ لوگ ابن زبیر کے قتل کے بعد عبدالملک بن مروان پر مجتمع ہو گئے، اس کے بعد لوگ عبدالملک کے چار بیٹوں پر مجتمع ہو گئے، ولید اس کے بعد سلیمان اس کے بعد یزید اس کے بعد ہشام اور سلیمان اور یزید کے درمیان عمر بن عبدالعزیز خلل انداز ہوئے۔ یہیں یہ سات خلفاء راشدین کے بعد ہیں اور بارہواں خلیفہ وہی ولید بن یزید بن عبدالملک ہے کہ لوگ اس کے چچا ہشام کے مرنے کے بعد اس پر مجتمع ہو گئے تھے۔

پس ولید بن یزید تقریباً چار سال خلیفہ رہا۔ پھر لوگوں نے اس کے خلاف قیام کیا اور اسے قتل کر دیا۔ پھر اس دن سے فتنے پھیلے اور حالات بدل گئے۔ اس کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

بعد لوگ کسی خلیفہ پر متفق نہیں ہوئے۔''{۱}

شمس العلماء شبلی نعمانی کی شرح حدیث خلفاء:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ خلفاء کے ہونے کی بشارتیں حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف الفاظ میں آئی ہیں۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: اُس وقت تک یہ اسلامی حکومت اچھی رہے گی جب تک اس پر بارہ آدمی حکومت کریں گے یہ حکومت اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس پر بارہ خلیفہ حکمران نہ ہولیں، بارہ خلفاء تک اسلام معزز اور محفوظ رہے گا۔ میرے بعد قریش میں سے بارہ خلفاء ہوں گے پھر چھوٹے لوگ ہوں گے۔

ابوداؤد کتاب میں المہدی میں یہ الفاظ ہیں: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ اس میں بارہ خلفاء گزر جائیں، ان سب پر اُمت مجتمع ہوگی۔

علمائے اہل سنّت میں سے قاضی عیاض اس حدیث کا یہ مطلب بتاتے ہیں کہ تمام خلفاء میں سے بارہ وہ شخص مراد ہیں جن سے اسلام کی خدمت بن آئی اور وہ متقی تھے۔

حافظ ابن حجر ابوداؤد کے الفاظ کی بنا پر خلفائے راشدین اور بنی امیہ میں سے ان بارہ خلفاء کو گناتے ہیں جن کی خلافت پر تمام اُمت کا اجتماع رہا یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی علیہ السلام، معاویہ، یزید، عبدالملک، ولید، سلیمان، عمر بن عبدالعزیز، یزید ثانی، ہشام۔ شیعہ فرقہ تو اس حدیث کی تشریح میں اپنے بارہ اماموں کو پیش کردے گا۔''{۲}

{۱} تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۱

{۲} سیرۃ النبیؐ شبلی نعمانی جلد سوم صفحہ ۳۸۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

ملا علی قاری کی شرح حدیث خلفاء:

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ لوگوں کا معاملہ اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک ان پر بارہ امام گزریں گے اور وہ سارے کے سارے قریشی ہوں گے اور روایت کے الفاظ اس طرح ہیں بارہ خلفاء تک معاملہ عزیز رہے گا اور یہ معاملہ گزر چکا ہے جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان تھا اور وہ بارہ خلفاء میں سے چار خلفائے راشدین، (۵) امیر معاویہ (۶) یزید (لعین) بن معاویہ (۷) عبدالملک بن مروان (۸) اور اس کے بیٹے اور ان کے درمیان عمر بن عبدالعزیز، یہ کل بارہ ہوئے۔ پھر اُمت کے معاملے میں خلل آ گیا۔"{۱}

نیز اسی طرح کی شرحیں کافی کتب میں موجود ہیں۔

اس شرح حدیث خلفاء کی رد:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ شرح انتہائی عجیب اور مضحکہ خیز ہے۔ اجماع اُمت کی آڑ میں یزید لعین جیسے بدکردار بھی اسلام کے خلفاء میں شامل کر لیے گئے ہیں۔

اگر مسئلہ اجماعِ اُمت سے ہی ثابت ہوتا ہے تو فرمایئے حضرت آدم علیہ السلام پر کون سی اُمت مجتمع ہوئی تھی؟ جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ برحق تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کون سی اُمت نے اجماع کیا تھا؟

{۱} شرح فقہ اکبر (اُردو) صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ رحمانیہ لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کب اُمت مجتمع ہوئی؟ جبکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے اس کی زمین پر۔

اسی طرح تمام اُمت تو حضرت علی علیہ السلام پر بھی مجتمع نہ ہوئی تھی اور نہ ہی امام حسن علیہ السلام پر مجتمع ہوئی اور امام مہدی علیہ السلام پر کون سی اُمت مجتمع ہوگی؟ جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں اور رہوں گے۔

پس معلوم ہوا کہ اجتماع اُمت سے مُراد حکومت کامل جانا نہیں ہے۔ چنانچہ آپ تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی ذرا اس طرح سوچ کر دیکھیں کہ ایک طرف وہ بارہ خلفاء ہیں جو عامہ نے بیان کیے ہیں اور دوسری طرف وہ بارہ خلفاء ہیں جو خاصہ نے ذکر کیے ہیں تو بتایئے کن خلفاء کی صداقت اور سچائی پر اُمت کا اجماع ہے؟ کیا ساری اُمت اِس بات پر متفق نہیں ہے کہ خاصہ کے بیان کردہ بارہ خلفاء (حضرت علی علیہ السلام سے امام مہدی علیہ السلام تک) سب کے سب حق ہیں جبکہ اُن کے مخالف نام تو اکثر ظالم اور فاجر تھے۔ پس بے شک حکومت یزید لعین کو مل گئی لیکن اسلام کا بول بالا تو امام حسین علیہ السلام سے ہوا اور اُمت تو امام حسین علیہ السلام کی صداقت پر مجتمع ہے۔ لہٰذا خلافت تو امام حسین علیہ السلام کی اس حدیث سے ثابت ہوئی نہ کہ یزید لعین کی۔ خوب غور کریں!

علامہ وحید الزمان کے متضاد بیانات درشرح حدیث خلفاء:

(الف) علامہ موصوف ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ''دوسری روایت میں ہے یہ دین برابر عزّت سے رہے گا بارہ خلفاء کے زمانے تک۔ ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے اور سب

Presented By: https://jafrilibrary.com

پر اُمت اتفاق کرے گی۔ یہ بارہ خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں گزر چکے ہیں حضرت صدیق سے لے کر عمر بن عبدالعزیز تک چودہ شخص حاکم ہوئے ہیں ان میں سے دو کا زمانہ بہت قلیل رہا۔ ایک معاویہ بن یزید دوسرا مروان کا۔ ان کو نکال ڈالو تو وہی بارہ خلیفے ہوتے ہیں جنھوں نے بہت زور وشور کے ساتھ خلافت کی۔ عمر بن عبدالعزیز کے بعد پھر زمانے کا رنگ بدل گیا اور امام حسن علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیر پر گو سب لوگ جمع نہیں ہوئے تھے مگر اکثر تو جمع ہو گئے پہلے اس لیے ان دونوں صاحبوں کی بھی خلافت حق اور صحیح ہے۔ امامیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بارہ امام مُراد ہیں یعنی حضرت علی علیہ السلام سے لے کر امام محمد بن حسن مہدی علیہ السلام تک۔ مگر یہ شبہ ہوتا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے بعد پھر کسی امام پر لوگ جمع نہیں ہوئے نہ اُن کو شوکت اور حکومت حاصل ہوئی بلکہ اکثر جان کے ڈر سے چھپے رہے۔ ﴿۱﴾ تو یہ لوگ اس حدیث سے کیسے مُراد ہو سکتے ہیں۔ (واللہ اعلم) ﴿۲﴾

﴿۱﴾ علامہ وحید الزمان سے اس لاعلمی اور غلط بیانی کی توقع نہ تھی۔ ائمہ کرام علیہم السلام سے کسی کی زندگی میں یہ نہیں ملتا کہ وہ جان کے ڈر سے چھپا رہا۔ البتہ بنو امیہ اور بنو عباس کے خلفاء ان کو زندانوں میں ضرور بند رکھتے تھے اور ان مظالم کے باوجود ہر امام نے دینِ اسلام کی تبلیغ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور دین کی حفاظت اس قدر کی کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ لٹریچر (ذخیرہ احادیث) انہی کا موجود ہے۔ غیبتِ امام مہدی کا فلسفہ الگ ہے جو یہاں موضوع سے خارج ہے۔ ویسے یہ واضح رہنا چاہیے کہ اگر دشمن کے خوف سے چھپ جانا فتح حاصل کرنے کی چال یا حفاظت دین ہو تو چھپ جانا ہی حق ہوا کرتا ہے پھر چاہے نبی غار میں چھپے یا امام گھر میں چھپ کر بیٹھے اسی کو صحیح مانا جائے گا پس خوب کرو۔

﴿۲﴾ تیسیر الباری ترجمہ وشرح بخاری صفحہ ۵۹۵۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

(ب) یہی موصوف اپنی دوسری کتاب کلمۂ امر کے ذیل میں حدیث اثنا عشر امیراً کے تحت لکھتے ہیں کہ: ''مُراد ان بارہ امیروں سے وہ امراء ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے بعد امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے حکومت کریں گے۔ جیسے حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے اُنھوں نے غلطی کی ہے۔ چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم اور غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا۔

اہلِ سنّت کے علماء ان میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لے لیتے ہیں اور کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گزرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی علیہ السلام میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومتِ ظاہری۔ (واللہ اعلم) ①

(ج) یہی موصوف اسی کتاب میں ایک جگہ مزید لکھتے ہیں کہ ''اسلام کا دین بارہ خلیفوں تک عزّت کے ساتھ رہے گا۔ ان خلیفوں کی تعین میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں کو مراد لیا ہے اور اہل سنّت کے علماء کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلفاء کون کون ہیں، بہر حال پانچ خلیفہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی علیہ السلام اور حسن بن علی علیہ السلام تو ان بارہ میں تھے اب باقی سات رہے ممکن ہے وہ فاصلے کے ساتھ پیدا

---

① لغات الحدیث جلد اوّل صفحہ ٦٠ طبع کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوں اور ان میں سے کچھ گزر گئے ہوں اور کچھ باقی ہوں۔ امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری ہو جائے گی۔

بعضوں نے کہا ہے یہ بارہ خلیفے وہ ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کی اولاد میں ان کے بعد ہوں گے۔ (واللہ اعلم) (۱)

حدیث خلفاء کے حشر نشر کرنے پر مؤلف کا احتجاج:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ علمائے عامہ نے اس حدیث کے حشر نشر میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ہم نے ابھی تو چند لوگوں کا کلام نقل کیا ہے اور بہت ساروں کا ترک کیا ہے اگر آپ سب کی گفتگو پڑھ لیں تو ممکن ہے کہ طبیب سے مشورہ کرنا پڑے کیونکہ بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا معمولی بات ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ خلفائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یزید لعین جیسے فاسق و فاجر کو شامل کر لیا گیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ جب یہ خلفائے اسلام ہیں تو انھیں ہمیں منتخب کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ پس اس طرح کی تشریحات اور تاویلات نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔

کسی نے بھی اس معاملے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث کی طرف رجوع کرنا گوارہ نہیں کیا۔ حالانکہ یہ بات ثابت ہے کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنے باریک بین تھے کہ کنگھا اور مسواک رکھنے کے لیے جیب بنوانے کے مسئلے پوچھ لیتے تھے ان سے یہ کیسے ممکن ہے کہ انھوں نے بارہ خلفاء کے بارے میں

(۱) لغات الحدیث جلد اول صفحہ ۱۰۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نہ کیا ہو۔ یقیناً پوچھا بھی گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُن بارہ خلفاء کے نام بھی بتادیئے تھے جو کہ ہم اِن شاء اللہ عنقریب ذِکر کریں گے۔

خلفاء بنی اسرائیل کے نقباء کے موافق بارہ ہوں گے:

{32} شعبی نے عمر بن قیس بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ عمر بن قیس بیان کرتا ہے کہ ہم آدمیوں کے ایک حلقہ میں بیٹھے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ اس حلقے میں موجود تھا۔ ایک اعرابی نے وہاں آکر دریافت کیا کہ تم میں سے عبداللہ بن مسعود کون ہے؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا: میں ہوں عبداللہ بن مسعود

اعرابی بولا: اے عبداللہ! کیا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے بیان کیا ہے کہ اُن کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا: ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔ (1)

{33} شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور اپنے قرآن اُس کو سُنا رہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان نے اُس سے پوچھا: آیا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے عہد کیا ہے کہ اُن کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟

عبداللہ نے جواب دیا کہ اے شخص! تُو نو عمر آدمی ہے اور یہ ایسی بات ہے

---

(1) مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۱۲ مودت دہم حدیث ۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی۔ ہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے عہد کیا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔ ﴿۱﴾

{34} جریر نے اشعث سے اور اُس نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۱۲ مودت دہم حدیث ۲

﴿۲﴾ مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۱۲ مودت دہم حدیث ۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:5

بارہ خلفاء میں آخری خلیفہ امام مہدی علیہ السلام ہیں

{35} حضرت جابرؓ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا۔ ⑴

{36} حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا اور قسم ہے اُس ذات کی جس کی قدرت میں میری جان ہے بالتحقیق (غلبۂ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمول ہو جانے کے بعد اُن کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔) ⑵

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ احادیث پہلے گزر چکی ہیں جن میں واضح بیان ہوا کہ کل خلفاء بارہ ہوں گے اور اِن حدیثوں میں امام مہدی علیہ السلام کو ایک خلیفہ بتایا گیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام انھیں بارہ میں سے ایک خلیفہ ہیں۔ چنانچہ اسی

⑴ الحاوی الفتاویٰ جلال الدین سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۰، القول المعتبر فی الامام المنتظر طاہر القادری صفحہ ۶۹ بارہویں فصل حدیث ۷

⑵ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۵۰۱ حدیث ۸۴۰۰، مجمع الزوائد ہیثمی جلد ہفتم صفحہ ۳۱۷، الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۳۶۲ حدیث ۱۰۵۵، القول المعتبر ایضاً حدیث ۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

بات کا اثبات ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بھی کیا ہے۔

بارھویں خلیفہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق طاہر القادری کی تحقیق

ڈاکٹر صاحب نے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں بارھویں فصل میں اس طرح باب بنایا ہے: ”امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارھویں امام اور آخری خلیفۃ اللہ ہوں گے۔“

پھر حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی دو حدیثیں درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں...... ”امام سیوطی الحاوی للفتاویٰ میں ابوداؤد کی مذکورہ بالا روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **تنبیہ**: امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں امام مہدی پر ایک باب باندھا ہے جس کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت درج فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلفاء ہوں گے جن پر اُمت مجتمع ہوگی اور ایک دوسری روایت میں ہے یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا اور وہ تمام خلفاء قریش سے ہوں گے۔“

امام داؤد نے گویا یہ باب باندھ کر علماء کے اس قول کی طرف اشارہ کیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ان بارہ خلفاء میں سے ایک ہیں۔ (۱)

امام سیوطی نے اس سے واضح طور پر یہ استنباط فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارھویں اور آخری امام ہوں گے کیونکہ ابوداؤد 'امام مہدی علیہ السلام' کے بارے باب کا آغاز ان دو احادیث سے کر کے پھر حضرت اُم سلمہؓ سے مروی یہ

---

(۱) الحاوی للفتاویٰ سیوطی جلد دوم صفحہ ۸۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

حدیث لائے ہیں کہ ''امام مہدی علیہ السلام میری عترت اور اولادِ فاطمہ علیہا السلام سے ہوں گے۔''﴿۱﴾

اور اس سے پہلے وہ حدیث بھی لائے ہیں جس میں ارشاد ہے کہ قیامت میں سے خواہ ایک ہی دِن کیوں نہ بچ جائے اللہ رب العزت میرے اہل بیت علیہم السلام میں سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر دی گئی تھی۔''﴿۲﴾

یہی ڈاکٹر طاہر القادری صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ ''یہ سیّدنا امام مہدی علیہ السلام ہوں گے جو بارہویں امام بھی ہوں گے اور آخری خلیفہ بھی۔ ان کی ذاتِ اقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جُدا تھے مجتمع کر دیئے جائیں گے۔ یہ حاملِ ولایت بھی ہوں گے اور وارثِ خلافت بھی۔ ولایت و خلافت کے دونوں مرتبے اُن پر ختم کر دیئے جائیں گے سو جو امام مہدی علیہ السلام کا منکر ہوگا وہ دین کی ظاہری اور باطنی دونوں خلافتوں کا منکر ہوگا۔''﴿۳﴾

مؤلف کا احتجاج:

مؤلف احتجاجاً عرض کرتا ہے کہ جب خلافت کے لیے لوگوں کے ووٹوں کی ضرورت لازم ہے جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے اور برادرانِ اہل سنّت کا عقیدہ ہے اور پہلی خلافت بھی ووٹوں سے ہی قائم ہوئی تو پھر ہمیں بتایا جائے کہ امام مہدی علیہ السلام جب

﴿۱﴾ سنن ابوداؤد جلد چہارم صفحہ ۱۰۶ حدیث ۴۲۸۴

﴿۲﴾ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۶۴، ۶۵

﴿۳﴾ القول المعتبر صفحہ ۱۷؛ السیف الجلی علیٰ منکر ولایت علی، طاہر القادری صفحہ ۱۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

خلیفہ بنیں گے تو کون سے لوگ ووٹ دیں گے؟ اُمت کا اجتماع کہاں ہوگا؟ کیا سب لوگ ان کی بیعت کرلیں گے؟ حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی خلافت کا اعلان آسمان سے ندا کے ذریعے ہوگا اور خلافت قائم ہو جائے گی جیسا کہ احادیث میں واضح ہے۔ ہم یہاں کچھ (احادیث) کا ذِکر کرتے ہیں:

باب:6

امام مہدی علیہ السلام کی خلافت 'نص' سے قائم ہو گی ووٹوں سے نہیں!

{37} حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے (خروج کریں گے) اور اُن کے سر پر عمامہ ہو گا پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی علیہ السلام ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں سو تم اِن کی اِتباع و پیروی کرو۔ [1]

{38} حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''محرم (کے مہینے) میں آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا۔ خبردار! (آگاہ ہو جاؤ!) بے شک فلاں بندہ اللہ رب العزت کا چُنا ہوا (منتخب کردہ) شخص ہے پس تم اُن کی بات سُنو اور اُن کی اطاعت کرو۔ [2]

---

[1] الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۱، مسند الشامیین طبرانی جلد دوم صفحہ ۷۱ حدیث ۹۳۷؛ الفردوس دیلمی جلد پنجم صفحہ ۵۱۰ حدیث ۸۹۲۰، القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۹

[2] الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۷، الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۲۲۶ حدیث ۶۳۰ اور صفحہ ۳۳۸ حدیث ۹۸۰، القول المعتبر صفحہ ۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

پس واضح ہوا کہ خلافت کا قیام ووٹوں سے نہیں ہوتا اور یہی قانون قرآن میں بیان ہوا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کو قائم کیا گیا حالانکہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے لگا ہوں تو ملائکہ نے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا کہ خلافت کے لیے آدم علیہ السلام کو منتخب نہ کریں یہ تو فساد کردے گا البتہ ہمیں خلیفہ بنایا جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ پس اگر بات ووٹوں کی ہوتی تو کسی فرشتہ کی خلافت قائم ہوتی اور اگر بات لوگوں کے اجماع کی ہے تو فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کے خلاف اجماع کر چکے تھے لیکن اصل میں خلافت نص سے ہی قائم ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی قائم کی اور پھر یہی سلسلہ آج تک جاری ہے اور آخری خلیفہ کی خلافت جب قائم ہوگی تو بھی اللہ تعالیٰ کے ہی حکم سے قائم ہوگی اور آسمان سے ندا آئے گی چاہے لوگ اس کے خلاف اجماع ہی کیوں نہ کر چکے ہوں گے اور جو لوگ امام مہدی علیہ السلام کا انکار کریں گے وہ کافر ہو جائیں گے جیسا کہ حدیث میں ذِکر ہے۔

{39} چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دجال کا انکار کیا یقیناً اُس نے کفر کیا اور جس نے امام مہدی علیہ السلام کا انکار کیا اُس نے یقیناً کفر کیا۔''[1]

پس خلافت کا قیام ہونا نص سے ہے اور اِس کا اِنکار کُفر ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف تاویلات محض دھوکہ ہیں۔

---

[1] الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۷۳، القول المعتبر صفحہ ۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب: 7

بارہ خلفاء اور آئمہ علیہ السلام کے اسماء کا بیان

{40} ابی سلمٰی راعی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس رات مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا تو ربِ جلیل نے مجھ سے فرمایا: "رسول اِن چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے اُن پر نازل ہوئی ہیں۔" (البقرۃ:۲۸۵)

میں نے عرض کیا: "اور مومن۔"

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تُو نے سچ کہا۔ تُو نے اپنی اُمت میں کس کو خلیفہ بنایا ہے؟"

میں نے عرض کیا: "جو اُمت میں سب سے بہتر تھا۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو؟"

میں نے کہا: "جی ہاں، اے پروردگار!"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے زمین پر نگاہ دوڑائی تو تجھے چُن لیا پس میں نے اپنے نام سے تیرا نام مشتق کیا جس جگہ میرا ذِکر ہوتا ہے اُس کے ساتھ تیرا ذِکر بھی ہوتا ہے۔ میں محمود ہوں اور تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔

اس کے بعد دوسری نگاہ دوڑائی تو اہلِ زمین سے علی علیہ السلام کو چُنا اور میں نے اپنے اِسم سے اُس کا اِسم مشتق کیا، پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی علیہ السلام ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے تجھے اور علی علیہ السلام و فاطمہ علیہا السلام و حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد سے اماموں کو اپنے نور سے خلق کیا اور میں نے اہل آسمان اور اہل زمین پر تمہاری ولایت کو پیش کیا۔ جس نے اسے قبول کرلیا وہ میرے نزدیک مومنین ہیں اور جنھوں نے اِنکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بندوں میں سے اگر کوئی بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ وہ مر جائے یا کانٹے کی طرح ہو جائے اُس کے بعد وہ تمہاری ولایت کے انکار کے ساتھ میرے پاس آئے تو میں اس کو نہیں بخشوں گا حتیٰ کہ وہ تمہاری ولایت کا اقرار کرے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا تُو ان کو دیکھنا چاہتا ہے؟

میں نے عرض کی: جی ہاں، میرے پروردگار!

اُس نے مجھ سے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کے دائیں جانب توجہ فرمائیں۔ پس میں نے علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام، علی بن حسین علیہ السلام، محمد بن علی علیہ السلام، جعفر بن محمد علیہ السلام، موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، علی بن موسیٰ علیہ السلام، محمد بن علی علیہ السلام، علی بن محمد علیہ السلام، حسن بن علی علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کو نور کی حالت میں نماز کی کی حالت میں قیام میں دیکھا اور مہدی علیہ السلام کو اُن کے درمیان دیکھا اور وہ ایسے تھے جیسے چمکتا ستارہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ میری مخلوق پر حجت ہیں اور وہ (مہدی علیہ السلام) تیری عترت کے قاتلوں سے خون کا بدلہ لے گا۔ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! وہ میرے اولیاء کے لیے حجت واجبہ ہے، وہ ضرور میرے دشمنوں سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

بدلہ لے گا۔ (۱)

{41} حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام دردائیل ہے، جس کے سولہ ہزار پر تھے، ایک پر سے دوسرے پر کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ ایک روز وہ اپنے آپ سے کہہ رہا تھا میرے رب نے مجھے ہر شیئے پر فوقیت دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتے کو مزید پر عطا فرمائے تو اب اُس کے بتیس ہزار پر ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے حکم دیا کہ پرواز کر، پس وہ پچاس سال تک اُڑتا رہا لیکن عرش کے پایوں میں ایک پائے تک بھی نہ پہنچ سکا۔ تو جب اللہ تعالیٰ کو اس کی تھکاوٹ معلوم ہوئی تو وحی فرمائی: ''اے فرشتے! اپنی جگہ واپس چلا جا، میں ہر بڑے سے بڑا ہوں اور میرے اوپر کوئی نہیں اور میری تعریف مکان سے خالی نہیں کی جاسکتی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کے پر اور ملائکہ کی صفوں سے اس کا مقام سلب کر لیا تو جب حسین بن علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی اُن کی ولادت جمعرات شام کے بعد ہوئی، اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے خازن و مالک و حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں دُنیا میں جو بچّہ پیدا ہوا ہے اس کی کرامت کے سبب اہلِ دوزخ پر آگ ٹھنڈی کر دے اور اللہ تعالیٰ نے جنت کے خازن رضوان کو حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں جو بچّہ پیدا ہوا ہے اُس کی عزّت کی خاطر جنّت کو سجا دو اور خوشبو زیب و زینت کر لو اور ایک

(۱) فرائد السمطین جوینی (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۳۹ حدیث ۵۶۶ باب ۶۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

دوسرے کو دیکھو، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا ہے اُس کی عزت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا کہ اس کی عزت کی خاطر صفوں میں کھڑے ہو کر تسبیح و تحمید اور تکبیر و تمجید بیان کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہزار جماعت لے کر جاؤ اور ایک جماعت ایک لاکھ فرشتوں پر سوار کر کے جن پر موتیوں اور یاقوت کے قبے ہوں اُن کے ساتھ فرشتے ہوں جن کو ''الروحانیون'' کہا جاتا ہے۔ ان فرشتوں کے ہاتھ میں نور کے نیزے ہوں (پس تم اس لیے لے کر جاؤ) کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نئے پیدا ہونے والے بچے کی مبارک باد دیں اور اے جبریل علیہ السلام! اُنھیں یہ بتا دو کہ میں نے اس کا نام ''حسین'' رکھا ہے۔ پس تم انھیں مبارک باد دے دو اور اُن سے تعزیت کرو کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بدترین لوگ سواریوں پر قتل کریں گے، پس تباہی ہے قاتل کے لیے اور تباہی ہے سواری ہانکنے والے کے لیے اور تباہی ہے قیادت کرنے والے کے لیے، حسین علیہ السلام کو قتل کرنے والے سے مَیں بَری ہوں اور وہ مجھ سے بَری ہے، اس لیے قیامت والے دن جتنے بھی گناہ گار لائے جائیں گے اُن سب سے بڑا مجرم قاتلِ حسین ہی ہوگا۔ قاتلِ حسین دوزخ میں قیامت والے دن اُن لوگوں کے ساتھ داخل ہوگا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے اور دوزخ کا قاتلِ حسین کو جلانے کا شوق جنت کی اطاعت کرنے والے کی طرف شوق سے زیادہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جونہی جبریل علیہ السلام آسمان سے دُنیا کی طرف

Presented By: https://jafrilibrary.com

اُترے تو وہ دردائیل کے پاس سے گزرے تو دردائیل نے کہا: اے جبریل علیہ السلام! آسمان میں آج کون سی رات ہے؟ کیا اہلِ دُنیا پر قیامت آ گئی ہے؟ اُنھوں نے کہا: نہیں بلکہ دُنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف بھیجا ہے کہ مَیں اُنھیں بچّے کی مبارک دوں۔

تو دردائیل نے کہا: اے جبریل علیہ السلام! تجھے اُن کا واسطہ جس نے تجھے اور مجھے پیدا فرمایا جب تُو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو اُنھیں میری طرف سے سلام کہنا اور اُنھیں عرض کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس نومولود کا واسطہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے سوال کریں کہ مجھ سے راضی ہو جائے اور مجھے ملائکہ کی صفوں میں میرا مقام واپس کر دے۔

پس جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے اُنھیں حکم دیا تھا مبارک باد دی اور تعزیت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میری اُمت اسے قتل کر دے گی؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ) میری اُمت نہیں ہے میں ان سے بَری ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے گئے، اُنھیں مبارک دی اور تعزیت کی تو سیّدہ فاطمہ علیہا السلام رو پڑیں۔ پھر کہا: ہائے کاش! میں اسے جنم نہ دیتی اور قاتلِ حسین جہنم میں جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَیں اس کا گواہ ہوں لیکن اس وقت تک قتل نہیں ہوگا جب تک اس سے ایک امام پیدا نہ ہوگا پھر اس امام سے ہدایت یافتہ ائمہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

علیہ السلام ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد جو ائمہ علیہ السلام ہوں گے وہ یہ ہیں: الہادی علی علیہ السلام، المہتدی الحسن علیہ السلام، العدل الحسین علیہ السلام، ناصر علی بن حسین علیہ السلام، السفاح محمد بن علی علیہ السلام، النفاح جعفر بن محمد علیہ السلام، امین موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، الموتمن علی بن موسیٰ علیہ السلام، امام محمد بن علی علیہ السلام، الفعال علی بن محمد علیہ السلام، علام حسن بن علی علیہ السلام اور وہ جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے تو سیّدہ فاطمہ علیہا السلام کو سکون آ گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے اس فرشتے کا قصہ اور مصیبت سُنائی۔

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کو لیا اور وہ اُون کے ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے۔ پس اُنھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا، پھر عرض کی: اے پروردگار! اس نومولود کا تجھے واسطہ ہے بلکہ اس کے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام و اسحاق علیہ السلام کا واسطہ ہے (اور) اگر تیری بارگاہ میں حسین بن علی علیہ السلام و فاطمہ علیہا السلام کا کوئی مقام ہے تو دردائیل سے راضی ہو جا اور اسے اُس کے پر اور ملائکہ کی صفوں میں اس کا مقام واپس لوٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پر اور مقام واپس لوٹا دیا۔ پس اس فرشتے کا تعارف جنت میں صرف انہی لفظوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ حسین بن علی علیہ السلام اور ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے۔ (1)

{42} حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک یہودی آیا جس کو نعثل کہا جاتا تھا۔ اُس نے رسول

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۳۷ باب ۳۴ حدیث ۴۴۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کچھ مدت سے چند باتیں میرے سینے میں خلجان پیدا کر رہی ہیں ، میں ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دے دیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرلوں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعمارہ! پوچھو۔

ابوعمارہ نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کے اوصاف بیان کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''خالق کی صفات بیان نہیں ہوسکتیں مگر جو اس نے خود بیان فرمائی ہیں اس خالق کی صفت کیسے بیان ہوسکتی ہے جسے عقل ادراک کرنے سے عاجز ہو اور اوہام اسے پانے سے قاصر ہوں اور تصورات اس کی رسائی سے معذور ہوں اور آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہوں، وہ وصف بیان کرنے والوں کے اوصاف سے بلند ہے۔ وہ کیفیت کا خالق ہے، لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیسا ہے اور وہ مکان کا خالق ہے، لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کہاں ہے، وہ کیفیت اور مکاں سے بالا ہے، وہ واحد اور بے نیاز ہے جیسا کہ اس نے اپنے اوصاف بیان کیے اور وصف بیان کرنے والے اس کی نعت کو نہیں پہنچ سکتے ، نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

یہودی نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ کہا اور یہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہ اللہ واحد ہے اس کا کوئی مثل نہیں، تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ بھی واحد ہے اور انسان بھی واحد ہے لہٰذا ہونے میں انسان اللہ کی مثل ہے؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ واحد ہے ترکیب کے بغیر اور انسان واحد ہے جس میں جسم وعرض، روح اور بدن ہے۔ لہٰذا انسان کی تشبیہ اللہ کی وحدانیت میں حقیقت میں نہیں ہے۔

یہودی نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ بتایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی کون ہے؟ کیونکہ کوئی ایسا نبی علیہ السلام نہیں جس کا وصی نہ ہو، ہمارے نبی علیہ السلام موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے یوشع بن نون علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرا وصی اور میرے بعد خلیفہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے اور ان کے بعد ان کے دو بیٹے حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام ہیں پھر حسین علیہ السلام کے بعد صلب حسین علیہ السلام سے نو ائمہ ابرار ہیں۔

یہودی نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کے نام بتلایئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں حسین علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے علی علیہ السلام، اور علی علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے محمد علیہ السلام اور محمد علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے جعفر علیہ السلام اور جعفر علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے علی علیہ السلام اور علی علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے محمد علیہ السلام اور محمد علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے علی علیہ السلام اور علی علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے حسن علیہ السلام اور حسن علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے حجت ہیں۔ پس یہ ہیں وہ ائمہ جو نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہیں۔

یہودی نے کہا: جنت میں یہ کہاں ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ میرے درجے میں ہوں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہودی نے کہا: "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّهُمُ الْاَوْصِیَاءُ مِنْ بَعْدِکَ" یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ور میں گواہی دیتا ہوں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء ہیں، اور یہی میں نے پہلی کتابوں میں پایا ہے اور ہم تک جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے پہنچا ہے وہ یہ کہ جب آخری زمانہ آئے گا تو ایک نبی خروج کریں گے اور ان کو "احمد" کہا جائے گا وہ خاتم الانبیاء ہوں گے ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ان کے بعد ان کی اولاد سے ائمہ ابرار ہوں گے جن کی تعداد اسباط کے برابر ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعمارہ! کیا تم اسباط کو جانتے ہو؟

یہودی نے کہا: ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ بارہ تھے ان میں سے پہلے لاوی بن برخیا تھے، یہ وہ ہیں جو بنی اسرائیل سے ایک لمبی مدت تک غائب رہے پھر ان میں واپس لوٹے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے شریعتِ موسیٰ علیہ السلام کو ظاہر کیا، اُنھوں نے قرشطیا بادشاہ سے جنگ کی اور اس کو قتل کیا۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں بھی اسی طرح ہوگا جس طرح بنی اسرائیل میں واقع ہوا اور میری اولاد سے بارہواں غائب ہوگا، اُسے دیکھا نہ جائے اور میری اُمت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام اور قرآن رسمارہ جائے گا تو اس وقت اللہ کے حکم سے وہ خروج کرے گا وہ اسلام کو ظاہر کرے گا اور دین کی تجدید کرے گا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے خوش خبری ہے جو ان سے محبت کرے، اور ان سے بغض رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، اور اس کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

لیے بشارت ہے جس ان سے تمسک کرے۔

نعثل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ اشعار پڑھتا ہوا اُٹھا:

صلی العلیَ ذوالعلی	علیک یا خیرالبشر
انت نبیَ المصطفیٰ	والهاشمی المفتخر
بکم هدانا ربنا	و فیکَ ترجو ما امر
و معشر سمیَتهم	ائمة اثنا عشر
هباهم رب العلی	ثم صفاهم من کدر
قد قاز من والاهم	و خاب من عادی المزهر
آخرهم یشفی الظما	و هو الامام المنتظر
عترتک الاخیار لی	والتابعون ما امر
من کان عنهم معرضاً	فسوف یصلی بالسقر

ترجمہ اشعار:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علی اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) درود بھیجتا ہے اے خیرالبشر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی مصطفیٰ اور ہاشمی فخر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہمارے رب نے ہماری ہدایت کی، اور امر رب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہماری اُمید ہیں، اور وہ گروہ جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ائمہ اثنا عشر کہا ہے اللہ نے اُنھیں بلند مقام دیا ہے، اور ہر عیب سے پاک رکھا ہے، جو ان سے دوستی رکھے گا وہ کامیاب ہے اور جو دشمنی کرے وہ ناکام ہے، ان کا آخری پیاسوں کی پیاس بجھائے گا اور وہی امام منتظر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت میں اور سارے چاہنے والوں کا امام ہے اور جو ان سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

اعراض کرے گا وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ①

{43} واثلہ بن اسقع بن قرخاب نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ جندل بن جنادہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے خبر دیجیے وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے لیے نہیں ہے اور وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے اور وہ کون سی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ چیز جو اللہ کے لیے نہیں ہے تو وہ اللہ کے لیے شریک نہیں ہے اور وہ چیز جو اللہ کے پاس نہیں ہے تو اللہ کے پاس بندوں پر ظلم کرنا موجود نہیں ہے اور وہ چیز جس کو اللہ نہیں جانتا وہ یہ کہ تمہارا اے گروہِ یہود! قول ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، خدا کی قسم! اللہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کو کوئی فرزند بھی ہے بلکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ (حضرت عزیر علیہ السلام) اُس کا پیدا کیا ہوا ہے اور اس کا بندہ ہے۔

جندل نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سچے ہیں۔ پھر عرض کرنے لگا: میں نے کل رات موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے اور اُنھوں نے (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے) مجھے فرمایا کہ اے جندل! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین کے ہاتھ پر اسلام لاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہونے والے اوصیاء کا دامن پکڑو۔ پس

---

① فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۲۴ باب ۳۱ حدیث ۴۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

(اب) میں کہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں اسلام لا یا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے مجھے ہدایت دی گئی ہے۔

اس کے بعد اُس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اپنے اوصیاء کے متعلق خبر دیجیے تا کہ میں سے تمسک کرسکوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اوصیاء بارہ ہیں۔

جندل نے کہا: ہم نے اسی طرح تورات میں دیکھا ہے۔ پھر اُس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ان کے نام بتائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے پہلے اوصیاء کے سردار ہیں اور آئمہ علیہ السلام کے باپ ہیں وہ علی علیہ السلام ہیں پھر ان کے دوفرزند حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ہیں، پس ان حضرات کے دامن کو پکڑ لو کہ کہیں جاہلوں کی جہالت تمھیں گمراہ نہ کر دے۔ پھر جب علی بن حسین علیہ السلام تشریف لائیں گے (پیدا ہوں گے) تو اللہ تعالیٰ تجھے موت دے گا اور تیری دنیا کی آخری خوراک دودھ کا گھونٹ ہوگی جس کو تو پیئے گا۔

جندل نے کہا: ہم لوگوں نے تورات اور انبیاء علیہ السلام کی کتب میں ایلیا، شبر و شبیر کا نام دیکھا ہے، پس یہ نام علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ہیں۔ حسین علیہ السلام کے بعد کون (وصی) ہیں اور اُن کے نام کیا ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حسین علیہ السلام شہید ہو جائیں گے تو ان کے فرزند علی علیہ السلام امام ہوں گے جن کا لقب زین العابدین ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد علیہ السلام ہوں گے جن کا لقب باقر ہے اور ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر علیہ السلام ہوں گے جن کا لقب صادق ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند موسیٰ علیہ السلام ہوں گے جن

Presented By: https://jafrilibrary.com

کا لقب کاظم ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند علی علیہ السلام ہوں گے جن کو رضا علیہ السلام کہا جاتا ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد علیہ السلام ہوں گے جن کو تقی اور ذکی کہا جاتا ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند علی علیہ السلام ہوں گے جن کو نقی اور ہادی کہا جاتا ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند حسن علیہ السلام ہوں گے جن کو عسکری کہا جاتا ہے اور ان کے بعد ان کے فرزند محمد علیہ السلام ہوں گے جن کو مہدی، قائم اور حجت کہا جاتا ہے، پس یہ غیب ہو جائیں گے اور پھر خروج کریں گے، جب خروج کریں گے تو جس طرح زمین جور وستم سے بھری ہوئی ہوگی اسی طرح اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ ان کی غیبت میں صبر کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے اور ان حضرات سے محبت کرنے والے پرہیز گاروں (متقیوں) کے لیے خوشخبری ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعریف اللہ نے قرآن میں کی ہے اور کہا ہے:

"هُدىً لِلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ"

(یہ کتاب) ہدایت ہے متقیوں کے لیے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

(البقرة: ۲،۳)

"أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"

یعنی یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں (اور) جان لو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔"

(المجادلہ: ۲۲)

جندل نے کہا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے ان حضرات کی معرفت کی توفیق دی۔

(راوی کہتا ہے کہ) پھر جندل، امام علی بن حسین علیہ السلام کی ولادت (پاک)

Presented By: https://jafrilibrary.com

تک زندہ رہا اور طائف کی طرف چلا گیا اور بیمار ہو گیا اور دودھ کا گھونٹ پیا اور فوت ہو گیا اور طائف میں ایک جگہ میں دفن کیا گیا جو کہ زارہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ ①

{44} جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جابرؓ! میرے اوصیاء اور مسلمانوں کے امام میرے بعد جو ہوں گے اوّل ان میں علی علیہ السلام ہے پھر حسن علیہ السلام، پھر حسین علیہ السلام، پھر علی بن حسین علیہ السلام، پھر محمد بن علی علیہ السلام، جو باقر کے لقب سے معروف ہیں۔

اے جابرؓ! تم عنقریب ان سے ملاقات کرو گے۔ پس جب تم ان کو پاؤ تو ان کو میرا اسلام کہنا۔ پھر جعفر بن محمد علیہ السلام ہوں گے، پھر موسیٰ بن جعفر علیہ السلام، پھر علی بن موسیٰ علیہ السلام، پھر محمد بن علی علیہ السلام، پھر علی بن محمد علیہ السلام، پھر حسن بن علی علیہ السلام، اور ھر قائم ہوں گے، اُن کا نام میرے نام پر اور اُن کی کنیت میری کنیت پر ہو گی، محمد بن حسن بن علی علیہ السلام ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جو اپنے اولیاء سے ایک عرصہ تک غیب ہو جائیں گے، ان کی امامت کے قول پر وہ شخص ثابت قدم رہے گا جس کے قلب کا امتحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے لے لیا ہو گا اور اللہ ان کے ہاتھ پر زمین کے مشارق اور مغارب کو فتح کر دے گا۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انکی غیبت میں لوگوں کو ان سے کیا فائدہ حاصل ہو گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے نبوت

① ینابیع المودۃ جلد سوم صفحہ ۲۸۳ باب ۷۶ حدیث ۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے ساتھ مبعوث کیا وہ لوگ ان کی غیبت میں اُن کی ولایت کے نور سے اس طرح فائدہ اُٹھائیں گے جس طرح سورج کو بادل چھپا لیتا ہے اور لوگ اس کی دھوپ سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں۔ یہ بات اللہ کے راز میں پوشیدہ ہے اللہ کے علم میں مخزون ہے، پس اہل کے علاوہ اسے چھپائے رکھنا۔

جابر جعفی نے کہا: جب جابر بن عبداللہؓ امام علی بن حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ناگاہ محمد بن علی علیہ السلام اپنی عورتوں کے ہاں سے نکلے تو جابرؓ نے ان کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے مولا! آپ علیہ السلام کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تم ان سے ملو تو ان کو میری طرف سے سلام کہنا اور مجھے آگاہ کیا تھا کہ آپ علیہ السلام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت علیہ السلام سے ہدایت کرنے والے آئمہ علیہ السلام ہیں، تمام لوگوں سے زیادہ عقل والے، لوگوں سے انتہائی بڑے علم والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ عالم ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مجھے حکم بچپن میں دیا گیا، یہ ہم اہل بیت علیہ السلام پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت ہے۔ (۱)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ جب خلفاء کے نام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیئے ہیں تو خود سے خلیفے بنانے کی کیا ضرورت پیش آئی ہے؟

اب ذرا ان احادیث کو سامنے رکھیں اور جن ناموں کو ہم نے خود منتخب کیا ہے ان کو بھی سامنے رکھیں اور نتیجہ خود بخود نکل آئے گا۔

---

(۱) ینابیع المودۃ جلد سوم صفحہ ۳۹۸ باب ۹۴ حدیث ۵۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہم آپ کی آسانی کے لیے یہ تقابل آپ کے سامنے پیش کیے دیتے ہیں:

نمبر شمار	حدیث کے خلفاء	تاریخ کے خلفاء
۱	حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام	ابوبکر ابن قحافہ
۲	حضرت حسن بن علی علیہ السلام	عمر بن خطاب
۳	حضرت حسین بن علی علیہ السلام	عثمان بن عفان
۴	حضرت علی بن حسین علیہ السلام	علی ابن ابی طالب علیہ السلام
۵	حضرت محمد بن علی علیہ السلام	معاویہ بن ابوسفیان
۶	حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام	یزید بن معاویہ
۷	حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام	عبدالملک بن مروان
۸	حضرت علی بن موسیٰ علیہ السلام	ولید بن عبدالملک
۹	حضرت محمد بن علی علیہ السلام	سلیمان بن عبدالملک
۱۰	حضرت علی بن محمد علیہ السلام	یزید بن عبدالملک
۱۱	حضرت حسن بن علی علیہ السلام	ہشام بن عبدالملک
۱۲	حضرت محمد بن حسن علیہ السلام	عمر بن عبدالعزیز [1]

تاریخ کے خلفاء کے ناموں میں کچھ اختلاف ہے اس لیے ہم دوسرا نقشہ بھی آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں:

[1] شرح فقہ اکبر ملا علی قاری (مترجم) صفحہ ۱۵۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

نمبر شمار	حدیث کے خلفاء	تاریخ کے خلفاء
۱	حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام	ابو بکر ابن قحافہ
۲	حضرت حسن بن علی علیہ السلام	عمر بن خطاب
۳	حضرت حسین بن علی علیہ السلام	عثمان بن عفان
۴	حضرت زین العابدین علیہ السلام	علی ابن ابی طالب علیہ السلام
۵	حضرت محمد الباقر علیہ السلام	حسن بن علی علیہ السلام
۶	حضرت جعفر الصادق علیہ السلام	معاویہ بن ابوسفیان
۷	حضرت موسیٰ الکاظم علیہ السلام	عبداللہ بن زبیر
۸	حضرت علی الرضا علیہ السلام	یزید بن معاویہ
۹	حضرت محمد التقی علیہ السلام	عبدالملک بن مروان
۱۰	حضرت علی النقی علیہ السلام	ولید بن عبدالملک
۱۱	حضرت حسن العسکری علیہ السلام	سلیمان بن عبدالملک
۱۲	حضرت مہدی القائم علیہ السلام	عمر بن عبدالعزیز [1]

مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے دو نقشے آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں جن میں حدیث کے خلفاء اور تاریخ کے خلفاء کا تقابل موجود ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کیجیے کہ ان میں سے کس نے دین کی کیا خدمت کی ہے؟ دین کے آثار کی کہاں حفاظت کی ہے؟

---

[1] تاریخ الخلفاء امام جلال الدین سیوطی صفحہ ۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہمارے موضوع سے اگر یہ بات خارج نہ ہوتی تو ان سب کی سیرت آپ کے سامنے پیش کرتے، لیکن اس کی معذرت چاہتے ہیں اور فیصلہ آپ ہی پر چھوڑتے ہیں کہ آپ ان میں سے کس فہرست کو خلفائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیتے ہیں۔ رہی بات حکومت کی تو یہ ذہن میں رہے کہ اس دنیا میں فرعون، نمرود، شداد وغیرہم جیسے تگڑے حاکم گزر چکے ہیں، لیکن اللہ کی خلافت ان کے مقابلے میں قائم رہی ہے اور نظامِ الٰہی آگے بڑھتا رہا ہے۔ لوگوں نے فرعون، نمرود اور شداد پر اجماع کرلیا ہوا تھا اور ان کو خلیفہ تو کیا خدا مانتے تھے لیکن اللہ کی طرف سے بنایا گیا اس کا خلیفہ ہر دَور میں موجود تھا نہ اسے کسی کے ووٹ کی ضرورت تھی اور نہ ہی اجماع کی بلکہ وہ نص سے خلیفہ تھا اور اس کے منکر جہنمی۔ پس خوب غور کریں کہ ہمارے ذِمّے صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب: 8

بارہ امام مخلوقِ خُدا پر حجتِ خُدا ہیں

{45} حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُنھوں نے اپنے دادا امام سجاد علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ اُنھوں نے فرمایا: ''ہم مسلمانوں کے امام، عالمین پر حجتِ خُدا، مؤمنین کے سردار، نورانی پیشانی والوں کے قائد، مؤمنین کے موالی اور اہلِ زمین کے لیے اس طرح امان کی علامت ہیں جس طرح ستارے اہلِ سماء کے لیے امان کی نشانی ہیں۔ ہم وہ ہیں جن کے سبب خُدا نے آسمان کو قائم رکھا تاکہ زمین پر گرنے نہ پائے اور ہمارے سبب خُدا نے زمین کو اپنے اہل کے غرق کرنے سے باز رکھا ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر کبھی زمین کو حجت سے خالی نہیں رکھا اور وہ حجت کبھی ظاہر اور معلوم ہوتی ہے اور کبھی غائب اور پوشیدہ ہوتی ہے اور قیامت تک حجت کا ہونا ضروری ہے۔ اگر حجتِ خُدا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہوگی۔

سلیمان بن اعمش کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا علیہ السلام! لوگ حجتِ غائب اور پوشیدہ سے کس طرح استفادہ کریں گے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس طرح بادلوں کی اوٹ میں چھپے سورج سے استفادہ کرتے ہیں۔ [1]

---

[1] فرائد السمطین (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۵۲ حدیث ۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

{46} عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میرے خلفاء، اوصیاء اور مخلوق پر میرے بعد حجت بارہ ہیں ان سے پہلے میرے بھائی اور ان کا آخری میرا بیٹا ہے۔

پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

پھر پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مہدی علیہ السلام ہے جو دنیا کو عدل وانصاف سے یوں بھر دے گا جیسا کہ پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ اُس ذات کی قسم جس نے مجھے مبشر بنایا ہے کہ اگر دُنیا کا ایک دِن بھی باقی ہوگا تو وہی دِن اِتنا طولانی ہوجائے گا کہ مہدی علیہ السلام قیام کرے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر اُس کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی اور اس مہدی علیہ السلام کی حکومت مشرق سے مغرب تک ہوگی۔ (1)

{47} خیثمہ الجعفی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: ''ہم جنب اللہ ہیں، اس کی صفوت ہیں، ہم اس کے انتخاب کردہ ہیں، انبیاء علیہ السلام کے متروکات ہمیں ودیعت کیے گئے ہیں، ہم اللہ کے امین ہیں، ہم اللہ کی حجت ہیں، ہماری وجہ سے اللہ کھولتا اور ہماری وجہ سے ختم کرتا ہے، ہم ہدایت کے امام ہیں، ہم تاریکی کا چراغ ہیں، ہم

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۲۳۶ حدیث ۵۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہدایت کا منار ہیں، ہم سابقون ہیں اور ہم ہی آخرون ہیں، ہم حق کا بلند علَم ہیں، جس نے ہم کو پکڑا مِل گیا جو ہم سے پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا۔ ہم سفید پیشانی والوں کے قائد ہیں، ہم اللہ کی بہترین مخلوق ہیں، ہم واضح راستہ ہیں، ہم اللہ کی طرف صراطِ مستقیم ہیں، ہم اللہ کی مخلوق پر نعمت ہیں، ہم منہاج ہیں، ہم نبوت کی کان ہیں، ہم رسالت کی جگہ ہیں۔ ہم رسالت کی جگہ ہیں، ہم ہی ملائکہ کے اُترنے کی جگہ ہیں، جو ہدایت چاہے اس کے لیے لیے چراغِ ہدایت جو اقتداء کرے اس کے رہنما ہیں۔ ہم جنت کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، ہم اسلام کی متانت ہیں، ہم پُل اور بڑے پُل ہیں جو اس پر چلا وہ مل گیا جس نے اسے چھوڑا وہ مٹ گیا، ہم بڑی کوہان ہیں، ہماری وجہ سے اللہ اپنی مخلوق پر رحمت نازل کرتا ہے اور ہماری وجہ سے لوگ بارش سے سیراب ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے تم پر سے عذاب دُور ہوگا۔ جس نے ہم کو جانا ہماری مدد کی ہمارے حق کو پہچانا ہمارے امر کے ساتھ چلا وہ ہم میں سے ہے اور ہمارے پاس آئے گا۔ [1]

{48} امام حسین علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دِن صبح سویرے جبریل علیہ السلام مُسکراتے خُوش ہوتے ہوئے میرے پاس آئے تو مَیں نے پوچھا: جبریل علیہ السلام! میرے حبیب! آج خوش کیوں ہو؟

[1] فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۲۱۱ حدیث ۵۲۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کیسے خوش نہ ہوں جبکہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی، وصی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے امام حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر بہت بڑا کرم کیا ہے۔

میں نے پوچھا: کیسا کرم ہوا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ حضرت علی علیہ السلام کی عبادت سے اپنے ملائکہ اور حاملینِ عرش کی عبادت پر مباہات کرتا ہے اور فرماتا ہے: "اے میرے ملائکہ! میری زمین پر میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میری حجت کو دیکھو کہ کس طرح اپنے رُخسار کو مٹّی پر سجدۂ خُدا میں تواضع سے رکھتا ہے اور میں گواہ ہوں کہ وہ میری مخلوق کے امام ہیں اور میری رعیت کے مولا ہیں۔ [1]

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ کافی احادیث پہلے گزر چکی ہیں اور بہت زیادہ بعد میں گزریں گی کہ جن میں بیان ہوگا کہ بارہ خلفاء جو کہ حضرت علی علیہ السلام سے حضرت مہدی علیہ السلام تک ہیں خُدا کی خلقت پر خُدا کی حجج ہیں۔ کمال تو یہ ہے کہ تمام روایات خود برادرانِ اہلِ سنّت کی کتب میں نقل ہیں، لیکن وہ ان میں نزاع شیعوں سے کرتے ہیں۔

---

[1] مناقب خوارزمی صفحہ ۲۸۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:9

بارہ اماموں کی امامت

{49} امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو میرے دین سے تمسک چاہتا ہے وار میرے بعد نجات کی کشتی پر سوار ہونا چاہتا ہے اُسے علی علیہ السلام کی اقتداء کرنی چاہیے اور اس کے دشمن سے دشمنی کرنی چاہیے اور ان کے ولی سے محبت کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہ میری زندگی اور اس کے بعد میرے وصی اور خلیفہ ہیں، وہ ہر مسلمان کے امام ہیں، ہر مومن کے امیر ہیں، ان کا فرمان میرا فرمان ہے اور ان کی نہی میری نہی ہے، ان کی اتباع کرنے والا میرا تابع ہے، ان کا مددگار میرا ناصر ہے، ان کو چھوڑ جانے والا مجھے چھوڑنے والا ہے۔

پھر فرمایا: جس شخص نے میرے بعد مجھے علی علیہ السلام سے جدا سمجھا وہ بروزِ قیامت مجھے نہ دیکھ سکے گا اور نہ ہی میں اس کی طرف توجہ کروں گا۔ جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی اس پر جنت کو خدا نے حرام کر دیا ہے اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا، جس نے علی علیہ السلام کو تنہا چھوڑ دیا تو بروزِ قیامت خدا اس کو چھوڑ دے گا، جس نے علی علیہ السلام کی مدد کی تو خدا بروزِ قیامت اس کی مدد کرے گا اور سوال کے وقت جواب تلقین کرے گا۔

پھر فرمایا: حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اپنے بابا کے بعد میری اُمت کے امام ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں، ان کی ماں سیّدۃ النساء العالمین ہیں اور باپ وصیوں کے سردار ہیں اور حسین علیہ السلام کی ذریت سے نو امام ہوں گے جن کا نواں قائم علیہ السلام ہوگا اور یہ سب میری اولاد ہیں۔ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے، ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے اور جو لوگ ان کے فضائل کے منکر ہیں اور ان کی حرمت ضائع کرنے والے ہیں میں ان کی شکایت خدا کو کروں گا۔ مجھے اللہ میری عترت کے ولی اور ناصر ہونے کے حوالے سے کافی ہے اور وہی ان کے حقوق کے منکروں سے انتقام لینے والا ہے۔"

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ"﴿۱﴾

(الشعراء: ۲۲۷)

{50} حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے علی علیہ السلام! میں حکمت کا شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے اور ہرگز شہر میں کوئی نہیں آسکتا مگر دروازہ کی طرف سے اور وہ شخص جھوٹا ہے جو مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے اور تجھ سے بغض رکھے، اس لیے کہ تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے، تیری روح میری روح ہے، تیری خوشی میری خوشی ہے اور تیرا اعلان میرا اعلان ہے اور تو میری اُمت کا امام ہے اور میرے بعد ان پر میرا خلیفہ ہے، جس نے تیری اطاعت کی وہ سعادت مند ہے اور جس نے تیری نافرمانی کی وہ بدبخت ہے وار جس نے تجھ سے محبت کی وہ نفع مند رہا اور

﴿۱﴾ فرائد السمطین (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۵۶ حدیث ۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس نے تجھ سے دشمنی کی وہ خسارے میں رہا اور جس نے تجھ کو پکڑ لیا وہ کامیاب ہوا اور جو تجھ سے الگ ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا، میرے بعد تیری اور تیری اولاد سے ائمہ علیہ السلام کی مثال ایسے ہی جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا اور تمہاری مثال ستاروں کی طرح ہے کہ جب ایک ستارہ غائب ہو گا تو دوسرا طلوع ہو گا روزِ قیامت تک۔ [1]

{51} حسین بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابی بن کعب بیٹھا ہوا تھا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابا عبداللہ علیہ السلام! اے زمین و آسمان کی زینت! مرحبا۔

ابی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی زمین و آسمان کی زینت کیسے ہو سکتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابی! مجھے اُس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی مبعوث فرمایا ہے بے شک حسین بن علی علیہ السلام آسمان و زمین میں بڑی نعمت والا ہے اس کے متعلق عرش کے دائیں جانب تحریر ہے: ”اِنَّہٗ مِصْبَاحُ الْھُدیٰ وَ سَفِیْنَۃُ النَّجَاۃِ“ یعنی حسین علیہ السلام ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہے اور طاقتور، عزّت و فخر و علم و ذخیرہ والے امام ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک مبارک طیب پاک نطفہ رکھا اس سے پہلے کہ مخلوق ارحام میں ہوتی یا پانی صلبوں

---

[1] فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۰۸ حدیث ۵۱۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں جاری ہوتا یا رات اور دِن ہوتے اور یقینا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی دعائیں تلقین فرمائیں کہ جو مخلوق انھیں مانگے گی انھیں ضرور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ جمع فرمائے گا اور وہ آخرت میں ان کے شفیع ہوں گے وار اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کے دُکھ دُور فرمائے گا اور ان دعاؤں کے ذریعے سے ان کا قرض ادا فرمائے گا اور ان کا معاملہ آسان فرمائے گا اور ان کا راستہ واضح فرمادے گا و اران کے دشمن پر غلبہ عطا فرمائے گا اور اس کی عزّت کی توہین نہیں فرمائے گا۔

ابی بن کعب نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سی دعائیں ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو بیٹھے ہوئے یوں کہو: ''اے اللہ! میں تیرے کلمات اور تیرے عرش کے پایوں اور تیرے آسمانوں اور زمینوں کے رہائشیوں اور تیرے انبیاء علیہ السلام اور رسولوں علیہ السلام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما اور میرے معاملہ سے تنگی دُور کردے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تُو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور میرے معاملے میں آسانی پیدا فرما۔''

بے شک اللہ تیرے معاملے میں آسانی پیدا فرمائے گا اور تیرا سینہ کھول دے گا اور تیری جان کے نکلنے کے تجھے لا اِلٰہ الا اللہ کی گواہی کی تلقین فرمائے گا۔

ابی بن کعب نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے حبیب حسین علیہ السلام کے صلب میں خاص نطفہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نطفہ کی مثال چاند کی سی ہے اور یہ نطفہ فصاحت و بیان ہے اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کا راہنما ہو اور جو اس سے گمراہ ہوگا اسے گرانے والا ہوگا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابی نے عرض کی: اُن کا نام کیا ہے اور ان کی دعا کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام علی علیہ السلام ہے اور دعا یہ ہے:

"یَا دَائِمُ یَا دَیُّوْمُ یَا حَییُّ یَاقَیُّوْمُ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا خَارِجَ الْهَمِّ وَیَابَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ الْوَعْدِ"

جس نے ان لفظوں سے دعا کی اللہ تعالیٰ اس کا حشر علی بن حسین علیہ السلام کے ساتھ فرمائے گا اور وہ اس کے جنت کے قائد ہوں گے۔

ابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو کوئی خلیفہ یا وصی ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس کی زمین و آسمان میں وراثت ہے۔

ابی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زمین کی وراثت کا کیا معنی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق کے ساتھ فیصلہ کرنا، دیانت سے حکم دینا، احکام کی تاویل اور جو ہونے والا ہے اس کا بیان کرنا۔

ابی نے کہا: ان کا نام کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام محمد علیہ السلام ہے اور بے شک فرشتے آسمانوں میں ان سے اُنس کرتے ہیں اور وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں: "اگر تیری بارگاہ میں میرے لیے رضا ہے محبت ہے تو مجھے بخش دے اور جو میرے بھائیوں اور میرے شیعوں میں سے میری پیروی کرے اسے بخش دے اور جو میری پشت میں ہے اسے میرے لیے پاک کر دے۔"

پس اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک مبارک پاکیزہ نطفہ ترکیب فرمایا اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس نطفے کو پاک فرمایا ہے اور اپنی بارگاہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں اس کا نام جعفر علیہ السلام رکھا ہے اور اسے ہادی، مہدی، راضی، مرضی بنایا ہے۔ وہ اپنے رب سے دعا کریں گے اور اپنی دعا میں یوں کہیں گے:

''اے دین کا حساب لینے والے، دین کے معاملے میں نرمی کرنے والے، اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے شیعوں کو آگ سے محفوظ فرما اور ان کے لیے اپنی بارگاہ سے رضا عطا فرما اور ان کی بخشش فرما اور ان کا معاملہ آسان فرما اور ان کا قرض ادا فرما اور ان کی شرم گاہوں کی پردہ پوشی فرما اور وہ کبائر مجھے عطا فرمادے جو تیرے اور میرے درمیان ہیں۔ اے وہ ذات جسے ظلم کا کوئی خوف نہیں اور جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، میرے لیے ہر غم سے نجات اور جائے فروغ عطا فرما۔''

جو شخص ان الفاظ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا حشر سفید چہرے کے ساتھ جعفر بن محمد علیہ السلام کے ساتھ کرے گا۔

اے ابی بن کعب! اللہ تعالیٰ نے اس نطفہ کے ساتھ ایک اور مبارک پاک و پاکیزہ طیبہ نطفہ مرکب کیا اور اس کا نام موسیٰ علیہ السلام رکھا۔

ابی بن کعب نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو گویا وہ باہمی ایک دوسرے کی صفت بیان کریں گے اور ایک دوسرے کی نسل سے ہوں گے اور ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور بعض ان میں سے بعض کی تعریف کریں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے ان کی صفات جبریل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کی ہیں۔

ابی نے کہا: موسیٰ علیہ السلام کی کوئی ایسی دعا ہے جو وہ اپنے آباء کی دعا سے الگ مانگتے ہیں؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وہ دعا یوں کہتے ہیں: ''اے مخلوق کو پیدا کرنے والے اور زندوں کو موت دینے والے ہمیشہ ثابت قدم رہنے والے، نباتات کو نکالنے والے میرے ساتھ وہ معاملہ فرما جو تجھے لائق ہے۔''

جو شخص ان لفظوں کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات پوری فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک پاکیزہ مبارک ذکی اور مرضیہ نطفہ ترتیب فرمایا اور اس کا نام اپنی بارگاہ میں ''علی علیہ السلام'' رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی مخلوق میں اپنے علم وحکم میں راضی ہیں اور انھیں ان کے شیعوں کے لیے حجت بنایا۔ وہ قیامت والے دِن ان کے ذریعے حجت قائم کرے گا اور وہ یوں دعا کریں گے: ''اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مجھے ہدایت عطا فرما اور اس پر ثابت قدمی عطا فرما اور اس ہدایت پر میرا امن والا حشر فرما کہ جس پر کوئی خوف نہیں کوئی غم نہیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔''

بے شک یہ اہلِ تقویٰ اور اہل مغفرت ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نیا ان کے صلب میں ایک مبارک طیب ذکی مرضی نطفہ ترکیب دیا ہے اور اس کا نام ''محمد بن علی علیہ السلام'' رکھا ہے اور وہ اپنے شیعوں کا شفیع ہے اور اپنے نانا کے علم کا وارث ہے اس میں نبوت کی علامت موجود ہے اور وہ ظاہر حجت ہے۔ جب وہ پیدا ہوگا تو یوں کہے گا: ''لا إلٰہ إلّا اللّٰہ محمد الرّسول اللّٰہ'' اور اپنی دعا میں یوں کہے گا: ''اے وہ ذات جس کی کوئی شبیہ نہیں نہ ہی کوئی مثال ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیرے سوا کوئی خالق نہیں، مخلوقات فنا ہو جائیں گی اور تو باقی رہے گا اور جو شخص تیری نافرمانی کرے گا تو اسکے لیے حلیم ہے اور مغفرت میں تیری رضا ہے۔''

Presented By: https://jafrilibrary.com

جو شخص یہ دعا کرے گا تو محمد بن علی علیہ السلام قیامت والے دن اس کے شفیع ہوں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک ایسا نطفہ ترکیب فرمایا جو نہ باغی ہے نہ سرکش، نیک مبارک طیب طاہر ہے، اس کا نام اپنے ہاں ''علی بن محمد علیہ السلام'' رکھا ہے۔ پس اسے سکون ووقار کا لباس پہنایا ہے۔ اس میں علوم ودیعت کیے ہیں اور ہر چھپا ہوا راز ودیعت کیا ہے جو شخص ان سے کوئی دل میں بغض رکھ کے ملے گا وہ اسے بتا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں اُن کے دشمن سے محفوظ فرما دیا ہے اور وہ اپنی دعا میں یوں کہیں گے: ''اے نور، اے مہربان، اے منیر، اے رب! برائیوں کی برائی سے اور زمانے کی آفات سے میرے لیے کافی ہو جا جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن تجھ سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔''

پس جو شخص یہ دعا مانگے گا تو علی بن محمد علیہ السلام اس کے شفیع اور جنت کے لیے اس کے قائد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے صلب میں ایک نطفہ ترکیب فرمایا اور اس کا نام اپنے پاس ''حسن علیہ السلام'' رکھا اور اسے اپنے ملکوں میں نور بنایا اور اپنی زمین میں خلیفہ بنایا اور انھیں اپنے نانا کی اُمت کے لیے عزّت بنایا اور اپنے شیعوں کے لیے ہادی بنایا اور اپنے رب کے ہاں ان کے لیے شفیع بنایا اور اپنے مخالف پر اُنھیں انتقام بنایا اور اپنے والی کے لے حجت بنایا اور جس نے اُنھیں امام بنایا برہان بنایا۔ وہ دعا میں یوں کہیں گے: ''اے عزّت والے! غلبہ عزّت میں ہے، اور اے غالب مجھے اپنی عزّت کے سبب غلبہ عطا فرما اور اپنی مدد سے میری مدد فرما اور مجھ سے شیطان کے وسوسے دُور فرما اور اپنے دفاع سے میرا دفاع فرما اور اپنے منع کرنے کے ذریعے منع فرما اور مجھے اپنی مخلوق کے بہترین لوگوں میں سے فرما۔ یا واحد، یا احد، یا فرد، یا صمد۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

پس جو شخص یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کا حشر ان کے ساتھ فرمائے گا اور اسے آگ سے نجات دے گا۔ اگر اس پر آگ واجب ہوئی۔"

اور بے شک اللہ تعالیٰ نے حسن علیہ السلام کے صلب میں ایک مبارک ذکی طیب طاہر مطہر نطفہ ترکیب فرمایا ہے۔ جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ولایت میں اپنا وعدہ لیا ہے ان میں سے ہر مومن ان سے راضی ہے اور اس وعدے کا ہر انکاری انکار کرتا ہے۔ وہ امام تقویٰ والے، دل کی صفائی والے، خوشی والے، رضا والے، ہدایت والے، ہدایت یافتہ ہیں۔ عدل سے فیصلہ کریں گے اور اس کا حکم دیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرمان میں ان کی تصدیق فرمائے گا۔ وہ سرزمینِ مکّہ سے ظہور پذیر ہوں گے، یہاں تک کہ تمام دلائل اور علامات ظاہر ہو جائیں گی اور اس کے پاس دو قسم کے خزانے ہوں گے۔ نہ سونے کے نہ چاندی کے بلکہ نشان زدہ گھوڑوں اور مردوں کے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دُور کے شہروں سے اہلِ بدر کی گنتی کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو جمع کرے گا اس کے پاس ایک صحیفہ ہوگا جس میں ان اصحاب کے نام اور ان کا نسب اور ان کے شہروں اور ان کے کاروباروں اور ان کے مزاجوں اور کنیتوں کے نام لکھے ہوئے ہوں گے اور ان ائمہ علیہ السلام کی اطاعت پر اصرار کرنے والے ہوں گے۔ ﴿۱﴾

{52} حضرت امام ابی جعفر یعنی امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: "جو میں لکھواؤں وہ

﴿۱﴾ فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۴۰ حدیث ۴۴۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

لکھو۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے نسیان کا ڈر ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو نسیان سے خوف نہ کھا، میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی ہے کہ وہ نسیان سے تیری حفاظت کرے اور اپنے شرکاء تحریر کر۔''

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے شرکاء کون ہیں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تیری اولاد سے ہونے والے امام علیہ السلام ہیں، ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میری اُمت کو بارش سے سیراب کرے گا، ان کی وجہ سے میری اُمت کی دعائیں قبول ہوں گی، ان کی وجہ اللہ اُن سے مصیبتوں کو دُور کرے گا اور اُن کی وجہ سے آسمان سے رحمت نازل ہو گی اور یہ ان میں سے پہلا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے امام حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ باقی ائمہ علیہ السلام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔ (1)

{53} محمد بن عبدالرحمن انصاری نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب شب معراج مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۱۵ حدیث ۵۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں ایک یاقوتی محل میں پہنچا جو نور سے چمک رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں مجھے وحی کی کہ وہ مسلمانوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نورانی چہرے والوں کے سردار ہیں۔ (1)

{54} ابو برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کے متعلق مجھ سے عہد لیا ہے کہ علی علیہ السلام ہدایت کے علم، اولیاء اللہ کے امام اور میرے مطیعوں کے لیے نور ہیں جس نے ان سے محبت کی وہ میرا محب ہے، جس نے ان کی اطاعت کی وہ میرا مطیع ہے اور خوشخبری کی علی علیہ السلام کو بشارت دے دو اور جب میں نے علی علیہ السلام کو یہ بشارت دی تو علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اگر اللہ میرا مواخذہ کرے تو وہ ظلم نہ ہوگا بلکہ میری اپنی وجہ سے ہوگا اور اگر اللہ لطف فرمائے تو وہ اس کا مالک ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اللہ! علی علیہ السلام کے دِل کو ایمان کا خزانہ بنا دے۔

ارشادِ قدرت ہوا: ''میں نے علی علیہ السلام کو مرکزِ ایمان و مجسمۂ ایمان بنا دیا ہے۔ پھر اللہ نے مجھ سے عہد لیا کہ میں نے تیرے تمام اصحاب سے علی علیہ السلام کو مبتلایہ بنا دیا ہے۔''

میں نے عرض کی: یارب! وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

---

(1) مناقب ابن مغازلی صفحہ ۱۰۴، اسد الغابہ جلد اوّل صفحہ ۶۹، مناقب الخوارزمی صفحہ ۲۲۹، مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۲۱، تاریخ اصبہان ابو نعیم اصبہانی جلد دوم صفحہ ۲۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرمایا: ''یہ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے کہ علی علیہ السلام کے ذریعے لوگوں کا امتحان لیا جائے گا۔''[1]

{55} انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت کے ستر ہزار لوگ بغیر کسی حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے اور پر علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ آپ علیہ السلام کے شیعہ ہوں گے اور آپ علیہ السلام اُن کے امام ہوں گے۔''[2]

{56} معجز طبرانی میں عبداللہ بن علیم الجہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تین چیزوں کی وحی کی ہے کہ وہ مومنوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نورانی لوگوں کے قائد ہیں۔''[3]

{57} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں بروزِ قیامت حوض پر ہوں گا اور یا علی علیہ السلام! آپ علیہ السلام ساقی ہوں گے، حسن علیہ السلام مددگار ہوں گے اور حسین علیہ السلام حکم دیں گے، علی بن حسین علیہ السلام بھرنے والے ہوں گے، محمد بن علی علیہ السلام پھیلانے والے ہوں گے، جعفر بن محمد علیہ السلام محبوں اور دشمنوں کا احصاء کریں گے اور منافقین کو اُکھاڑ پھینکیں گے، علی بن موسیٰ علیہ السلام کو مزین کریں گے، محمد بن علی علیہ السلام جنتیوں کو اپنے اپنے

---

(1) مناقب ابن مغازلی صفحہ ۴۶، حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ۶۶، کفایت الطالب گنجی صفحہ ۷۳

(2) مناقب بن مغازلی صفحہ ۲۹۳

(3) مناقب خوارزمی صفحہ ۲۳۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

درجے میں پہنچائیں گے، علی بن محمد علیہ السلام اپنے شیعوں کی حوروں سے شادی کرائیں گے، حسن بن علی علیہ السلام اہل جنت کے لیئے ایسا روشن چراغ ہوں گے جس سے جنتی روشنیاں حاصل کریں گے اور مہدی علیہ السلام بروزِ محشر شیعوں کے شفیع ہوں گے، حالانکہ کسی کو بھی شفاعت کا حق نہیں ہو گا مگر جس پر اللہ راضی اور خوش ہو گا۔ ﴿۱﴾

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے اس طرح کی بعض حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض بعد میں گزریں گی اور بارہ ائمہ علیہ السلام کی امامت پر دلالت کرنے والی حدیثیں تعداد میں بہت زیادہ ہیں کہ انکار محض ضد کے علاوہ ممکن نہیں ہے۔ پس جب عقیدۂ امامت بالنصوص ثابت ہے تو اس کا انکار کرنا کہاں کا انصاف ہوا؟ کیا صرف شیعوں پر الزام لگانے سے بخشش ہو جائے گی؟

﴿۱﴾ مقتل الحسین خوارزمی جلد اوّل صفحہ ۹۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:10

بارہ آئمہ علیہم السلام کے اوصیاء ہونے پر نصوص

{58} حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''میرے والد محترم نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے آپ سے ایک حاجت ہے، آپ کب فارغ ہوتے ہیں؟ میں آپ سے تنہائی میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ پس میرے والد ان کو تنہائی میں ملے اور ان سے کہا: اے جابر رضی اللہ عنہ! مجھے اس لوح کے متعلق بتایئے جس کو آپ نے میری ماں فاطمہ علیہا السلام کے ہاتھ میں دیکھا اور آپ نے اس میں کیا تحریر دیکھی؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کی ماں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کو ولادتِ حسین علیہ السلام کی مبارک باد پیش کی۔ پھر میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ میں لوح دیکھی، میں سمجھا وہ زمرد کی بنی ہے۔ میں نے اس میں سورج کی روشنی کے مثل سفید تحریر دیکھی۔ میں نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں عرض کی: ''اے بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ لوح کیا ہے؟''

آپ علیہا السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہ لوح اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور ہدیہ بھیجی، اس میں میرے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام اور میرے بیٹوں کے نام تحریر

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں اور میری اولاد سے اوصیاء کے اسماء درج ہیں۔ پس یہ لوح میرے والد کو عطا ہوئی تا کہ وہ اس کے ذریعے مجھے خوش خبری دیں۔

حضرت جابرؓ نے کہا: آپ علیہ السلام کی والدہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے وہ تختی مجھے عطا کی، پس میں نے اُسے پڑھا اور اس کا ایک نسخہ اپنے پاس تحریر کر کے رکھ لیا، تو میرے والد گرامی نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: کیا وہ نسخہ آپ مجھے دکھا سکتے ہیں؟

حضرت جابرؓ نے کہا: جی ہاں۔

پس ان کے ساتھ میرے والد چل پڑے، یہاں تک کہ ان کے گھر تک پہنچے تو وہ ایک پتلی کھال پر لکھا ہوا صحیفہ میرے والد کے پاس نکال لائے۔

میرے والد نے انھیں کہا: اے جابرؓ! اپنی تحریر کو دیکھو تا کہ میں تمہارے سامنے پڑھوں (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام کو اس صحیفہ کی تحریر معلوم تھی)۔ پس جابرؓ اپنے نسخے کو دیکھتے رہے اور میرے والد اسے پڑھتے رہے تو ایک حرف بھی غلط نہ پڑھا۔

جابرؓ نے عرض کیا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس تختی میں ایسا ہی لکھا ہوا دیکھا ہے۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر اللہ جو کہ عزیز و حکیم کی طرف سے اس کے نور اور سفیر اور حجاب اور اس کی دلیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے جسے روح الامین علیہ السلام رب العالمین کی طرف سے لے کر نازل ہوئے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ناموں کی عظمت بیان کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار مت کرو، بے شک میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، جبار لوگوں کو کاٹنے والا ہوں، ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں، دین کا حساب لینے والا ہوں، بے شک میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ پس جس نے میرے علاوہ کسی کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

فضل کی اُمید رکھی یا میرے عدل کے علاوہ کسی اور کے عدل سے خوفزدہ ہوا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ عالمین میں سے کسی کو نہیں دیا ہو گا۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو، بے شک میں نے کوئی نبی بھی ایسا مبعوث نہیں کیا کہ اس نبی کے ایام پورے ہونے کے بعد اور مدت پوری ہونے کے بعد اس کا وصی نہ بنایا ہو اور بے شک میں نے تمہیں انبیاء علیہ السلام پر فضیلت دی ہے اور تیرے وصی کو میں نے تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور علی علیہ السلام میرا اولی وار مددگار ہے۔ یہ وہ ہے جس کے کندھے پر نبوت کی چادر ڈال کر اسے لٹا کر امتحان لیا۔ (1)

اور اس کے بعد تمہارے دو ناز پارے اور دو نواسے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ذریعے تمہیں عزّت دی، پس میں نے حسن علیہ السلام کو ان کے والد کی پوری ہونے کے بعد اپنے علم کا مرکز بنایا ہے اور حسین علیہ السلام کو اپنی وحی کا خازن بنایا ہے اور اسے شہادت کے سبب عزّت دی اور اس کے لیے سعادت سے بھرپور انجام رکھا۔ پس شہادت کا مرتبہ پانے والوں میں سے افضل ہے اور تمام شہداء میں بلند درجے والا ہے اور میں نے اپنا کلمہ تام اس کے ساتھ بنایا ہے اور حجت بالغہ کو اس کے پاس رکھا ہے اور اس کی اولاد کے سبب میں دین لوٹاؤں گا اور ان ہی کو جانشین بناؤں گا۔

ان میں سے پہلا علی علیہ السلام ہے جو سیّد العابدین علیہ السلام ہے اور گزشتہ تمام اولیاء کی زینت ہے اور اس کا بیٹا اس کے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہے جس کا نام باقر علیہ السلام ہے، جو میرے علم کا نگران ہے اور میری حکمت کا خزانہ ہے۔ عنقریب جعفر علیہ السلام کے

---

(1) ہجرت مدینہ کی رات کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سلا کر خود تشریف لے گئے تھے

Presented By: https://jafrilibrary.com

بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے، اسے رد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے میری طرف سے حق بات کو رد کرتا ہے۔ میں ضرور جعفر علیہ السلام کو ٹھکانے کی عزت دوں گا اور اسے اس کے شیعوں اور مددگاروں اور اس کے اولیاء کے بارے میں خوش کروں گا۔ اور اس کے بعد میں نے موسیٰ علیہ السلام کو چنا ہے اور اس کے بعد میں سیاہ تاریک رات کا فتنہ ضرور تیار کروں گا اس لیے کہ میرے فرض کی رسی کبھی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت کبھی مخفی نہیں ہوگی اور بے شک میرے اوصیاء کبھی بد بخت نہیں ہوں گے۔

خبردار! جس شخص نے ان میں سے کسی کا انکار کیا تو یقیناً اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب سے ایک آیت بھی تبدیل کی تو اس نے یقیناً مجھ پر جھوٹ بولا اور ہلاکت ہے میرے بندے موسیٰ علیہ السلام اور میرے حبیب اور میرے محبوب کی مدت پورے ہونے کے بعد افتراء باندھنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لیے، بے شک آٹھویں کو جھٹلانے والا گویا میرے تمام اولیاء کو جھٹلانے والا ہے۔ اسے ایک متکبر شخص قتل کرے گا اور اسے میری مخلوق کے بدترین شخص کے پہلو میں اس کے شہر میں دفن کیا جائے گا جسے نیک آدمی (ذوالقرنین) نے تعمیر کیا تھا میری طرف حق بات ثابت ہوگئی ہے میں یقیناً اس کی آنکھ محمد (تقی علیہ السلام) کے سبب ٹھنڈی کروں گا جو اس کا بیٹا اور اس کے بعد اس کا خلیفہ ہے، پس وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا خزانہ ہے اور میرے راز کی جگہ ہے اور میری مخلوق پر میری حجت ہے، پس میں نے جنت میں اس کا ٹھکانہ بنا دیا ہے اور میں اس کے اہل بیت علیہ السلام میں سے ستر افراد کہ جن پر دوزخ واجب ہوگی کے حق میں اس کی شفاعت قبول کروں گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کے بیٹے کے لیے میں نے سعادت سے بھرپور انجام رکھا ہے جو میرا ولی اور میرا مددگار ہے اور میری مخلوق میں میرا گواہ ہے اور میری وحی پر میرا امین ہے اور میں نے اس کی اولاد میں سے ایک فرزند پیدا کیا ہے جو میرے راستے کی دعوت دینے والا ہے اور میرے علم کے حسن کا خازن ہے۔ پھر میں نے یہ اس کے بیٹے پر مکمل کر دیا جو عالمین کے لیے رحمت ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا کمال اور عیسیٰ علیہ السلام کی عمدگی اور ایوب علیہ السلام کا صبر اسے عطا فرمایا اور عنقریب اس کے زمانے میں میرے اولیاء کو رسوا کیا جائے گا اور اُن کے سروں کو کاٹ کر ایسے گرایا جائے گا جیسے اہلِ ترک اور اہل دیلم کے سروں کو کاٹا گیا تھا، پس انھیں قتل کیا جائے گا اور جلایا جائے گا اور وہ خوفزدہ مرعوب اور ڈرے ہوئے ہوں گے اور ان کے خون سے زمین کو رنگا جائے گا اور ان کی عورتوں میں تباہی اور غم و اَلم کی آوازیں پیدا ہوں گی، وہی میرے سچے دوست ہوں گے، اُنھیں کے سبب میں ہر سیاہ تاریک رات کے فتنے دُور کروں گا، اُنھیں کے سبب مں زلزلوں کا سلسلہ کھول دوں گا اور بیڑیوں اور طوق کو کھول دوں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے رحمت ہو اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

عبدالرحمن بن سالم نے فرمایا: ابوبصیر کہتے ہیں کہ اگر تم نے ایک زمانے تک سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہ بھی سُنی تو تجھے یہی کافی ہے، پس اس روایت کو محفوظ کر لو لیکن اس حدیث کے اہل سے۔ (1)

{59} حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رض سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۲۷ حدیث ۴۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

حاضر ہوا تو میں نے اُن کے پاس ایک لوح دیکھی، قریب تھا کہ اُس کی روشنی سے آنکھیں بند ہو جاتیں، اس لوح میں بارہ نام تحریر تھے۔ میں نے اُن ناموں کو گنا تو وہ بارہ تھے۔

میں نے عرض کی: یہ کس کے نام ہیں؟

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ''یہ اوصیاء کے نام ہیں، ان میں پہلا نام میرے چچازاد کا ہے اور باقی گیارہ نام میری اولاد سے ہیں، ان میں آخری قائم علیہ السلام ہیں۔''

حضرت جابرؓ نے کہا: میں نے اس لوح میں تین مقامات پر اسمِ محمد دیکھا (یعنی محمد، محمد، محمد) اور چار جگہ پر اسمِ علی دیکھا۔ ①

{60} انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم نے سلمان فارسیؓ (محمدی) سے کہا: آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھیں کہ اُن کا وصی کون ہے؟

چنانچہ سلمانِ محمدیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی کون ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرا وصی ہے، وہ میرا وارث ہے، وہ میرے قرض چکائے گا اور میرے وعدے نبھائے گا۔ ②

{61} براء بن عازب سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے

''وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ''

---

① فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۳۱ حدیث ۴۳۰ اور ۴۳۱

② فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ ۶۱۵ حدیث ۱۰۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

"یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قرابت داروں کو ڈرائیں۔"

(الشعراء: ۲۱۴)

کی آیت مجیدہ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولادِ عبدالمطلب کو جمع کیا اور وہ چالیس تھے، ان میں سے ہر ایک جوان اونٹ کا گوشت کھاتا تھا اور رشک بھر دودھ پیتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ان کے لیے ایک بکری کا سالن تیار کریں۔ پس لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس دس افراد کو کھانا کھلایا، یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ دودھ منگوایا اور باری باری سب کو پلایا، یہاں تک کہ سب سیراب ہو گئے۔

ابولہب نے کہا: لوگو! اس شخص نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی گفتگو نہ کی۔ پھر دوسرے دِن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی انتظام کیا اور اُنھیں طعام پر بُلایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سامنے تبلیغ کی اور فرمایا: اے اولادِ عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لیے نذیر و بشیر بن کر آیا ہوں اور میں تمہارے لیے دُنیا اور آخرت کی بھلائی کا پیغام لایا ہوں، تم لوگ اسلام قبول کرو اور میری اطاعت کرو تو ہدایت پالو گے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ہے جو اِس کام میں میرا ہاتھ بٹائے؟ پس وہ میرا وصی ہوگا اور میرے بعد میرے خاندان میں میرا جانشین ہوگا اور وہ میرے قرض ادا کرے گا۔

سب لوگ خاموش رہے لیکن حضرت علی علیہ السلام نے کہا: میں اس کام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کروں گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات تین بار کہے اور ہر بار علی علیہ السلام ہی اپنی مدد کی پیش کش کرتے رہے۔ پھر لوگ اُٹھے اور انھوں نے ابوطالب علیہ السلام سے کہا: اب تم اپنے بیٹے کی اطاعت کرو، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تمہارا امیر بنایا ہے۔ ①

{62} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آیت

"وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ"

(الشعراء: ۲۱۴)

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی علیہ السلام! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈر سناؤں لیکن اس پر میری قدرت نہیں ہے، بسا اوقات میں اس کا اعلان کرتا ہوں لیکن جب ان کی طرف سے ناگواری دیکھتا ہوں تو خاموش ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو تمہیں حکم ملا ہے اسے اگر بجا نہیں لاؤ گے تو رب تعالیٰ تمھیں عذاب دے گا، لہٰذا تم میرے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو، ان پر بکری کی ایک دستی رکھو، ہمارے لیے دودھ سے مشروب تیار کرو، پھر میرے پاس بنی عبدالمطلب کو جمع کرو تاکہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے میں اس کی تبلیغ کروں۔

چنانچہ میں نے کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی، اُس وقت اُن کی تعداد چالیس کے لگ بھگ تھی۔ اُن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوطالب

---

① تفسیر کشف والبیان ثعلبی جلد ہفتم صفحہ ۱۸۲، شواہد التنزیل جلد اوّل صفحہ ۶۳۰ حدیث ۵۸۴، تفسیر درمنثور (مترجم) جلد پنجم صفحہ ۲۷۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

علیہ السلام، حضرت حمزہ علیہ السلام، حضرت عباسؓ اور ابولہب بھی تھے۔

جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کھانا حاضر کرنے کا کہا، تو میں نے کھانا حاضر کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت میں سے قدرے سخت ٹکڑا اُٹھایا اسے دانتوں سے چبایا اور برتن کے کناروں میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: بسم اللہ کھانا شروع کرو۔

لوگوں نے جی بھر کے کھانا کھایا، حتیٰ کہ بے نیاز ہو گئے جبکہ کھانا ابھی باقی تھا، برتن میں ہم صرف اُنگلیوں کے نشانات ہی دیکھتے تھے، حالانکہ جو کھانا پیش کیا تھا وہ ایک آدمی جتنا ہی تھا۔

پھر فرمایا: اے علی علیہ السلام! قوم کو مشروب پلاؤ۔

پس میں لوگوں کے پاس مشروب لے آیا۔ لوگوں نے اس میں سے پیا اور سیر ہو گئے، حالانکہ وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات کرنے کا ارادہ کیا تو ابولہب جلدی سے بول اُٹھا کہ تمھارا صاحب بات کر چکا ہے لہٰذا چلو۔ پس لوگ اُٹھ کر چلے گئے۔ تاہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے بات نہ کر سکے۔

دوسرے دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! یہ شخص مجھ پر سبقت لے گیا جس کی وجہ سے لوگ اُٹھ کر چلے گئے اور میں بات نہ کر سکا، لہٰذا کل کی طرح آج بھی کھانا اور مشروب تیار کرو پھر ان لوگوں کو ہمارے پاس جمع کرو۔

میں نے کھانا تیار کیا، پھر لوگوں کو بُلایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی کیا جیسے کل کیا تھا۔ لوگوں نے کھانا کھایا پیا اور سیر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

کلام کیا اور فرمایا: اے بنی عبد المطلب! میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل لائے جو میں لایا ہوں، میں تمھارے پاس دُنیا و آخرت کی بھلائی لایا ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں اس کی دعوت دوں تم میں سے کون اس معاملے میں مجھے تقویت دے گا؟

میں نے عرض کیا: اس کام کے لیے میں تیار ہوں، حالانکہ میں قوم میں سب سے چھوٹا، میری آنکھوں میں سب سے زیادہ کیچڑ، میرا پیٹ بڑا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اس معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر بنتا ہوں۔

آپ نے مجھے پس گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی، میرا وصی اور خلیفہ ہے۔ پس اس کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔ لوگ ہنستے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوطالب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اس نے تمھیں حکم دیا ہے کہ تم علی علیہ السلام کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔ ﴿1﴾

مؤلف کا احتجاج:

مؤلف احتجاجاً عرض کرتا ہے یہ حدیث اور اس مطلب کی دیگر احادیث کثیر

﴿1﴾ (کنزالعمال (مترجم) جلد ۱۳ صفحہ ۶۹ حدیث ۳۶۴۱۹۔ (متقی ہندی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن اسحاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم اور بیہقی نے دلائل میں روایت کیا ہے)؛ ما نزل من القرآن فی علی ابن مردویہ صفحہ ۲۸۹ حدیث ۴۵۷، تفسیر طبری جلد ۱۹ صفحہ ۷۴، تفسیر ابن کثیر (مترجم) جلد چہارم صفحہ ۵۵۹، تفسیر درمنشور جلد پنجم صفحہ ۲۷۹، سیرت ابن اسحاق صفحہ ۱۲۶، تفسیر الکشاف جلد دوم صفحہ ۴۷۸، شرح المعانی طحاوی جلد سوم ۲۸۴، تفسیر ابی حاتم رازی جلد ششم صفحہ ۱۸۰، دلائل النبوۃ بیہقی جلد دوم صفحہ ۱۷۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

تعداد میں موجود ہیں اور اہل سُنّت کی معتبر کتب میں روایت ہوئی ہیں لیکن ہمارے برادرانِ اہل سنّت کی روش قابلِ افسوس ہے۔ چنانچہ وہ اس حدیث کے متعلق عجیب وغریب وسوسے پیدا کرتے ہیں اور اگر اس پر قادر نہ ہوں تو حدیث میں تحریف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ حدیث ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں نقل کی لیکن جہاں لفظ 'وصی و خلیفتی' (یعنی علی علیہ السلام میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے) کے الفاظ تھے وہاں ''کذا کذا'' لکھ دیا اور حدیث میں تحریف کر کے حق کو چھپانے کی مذموم کوشش کی حالانکہ یہی روایت وہ اپنی تاریخ ''الامم والملوک'' (تاریخ طبری) میں صحیح الفاظ کے ساتھ نقل کر چکے ہیں یا یہ بھی ممکن ہے کہ بعد میں کسی شخص نے تفسیر میں یہ تحریف کر دی ہو۔

اِسی طرح تفسیر درمنثور کے ترجمہ میں اس حدیث سے مذکورہ الفاظ خارج کر دیئے گئے ہیں، اِسی طرح تفسیر ابن کثیر مترجم میں یہ روایت دلائل النبوۃ امام بیہقی سے نقل ہوئی ہے لیکن اس میں بھی میرا وصی اور میرا خلیفہ کی جگہ ایسی ایسی فضیلتوں والا لکھا گیا ہے اور امام بیہقی نے دلائل میں آخری فقرے نقل ہی نہیں کیے۔

یعنی برادرانِ اہل سنّت کا جہاں بھی ہاتھ پڑا ہے حضرت علی علیہ السلام کی وصایت وخلافت کو نکال دیا ہے، حالانکہ امام ابن مردویہ کی کتاب میں یہ حدیث مکمل ہے اور اسی کتاب سے اکثر نے نقل کیا ہے لیکن ڈنڈی ماری ہے۔

پس معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وصایت وخلافت کا اعلان نبوت کے اعلان کے ساتھ ہی فرمایا تھا اور پھر پوری زندگی بار بار اس کا اعلان فرماتے رہے۔ جیسا کہ کافی حدیثیں پہلے بیان ہوئی ہیں اور کافی بعد میں بیان ہوں گی لیکن پھر بھی یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت کا اعلان نہیں فرمایا محض کج روی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

{63} عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور میرا وارث علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ (۱)

{64} جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نُور کا ایک ٹکڑا نازل کیا اور اسے صلبِ آدم علیہ السلام میں ٹھہرایا پھر اسے آگے منتقل کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کے دو حصّے کیے ایک حصّہ حضرت عبداللہ علیہ السلام کی صلب میں رکھا اور ایک حصہ ابو طالب علیہ السلام کی صلب میں رکھا، مجھے رسول بنایا اور علی علیہ السلام کو وصی بنایا۔ (۲)

حضرت علی علیہ السلام کا جنگِ صفین میں خطبہ:

{65} حضرت علی امیر المؤمنین علیہ السلام نے صفین میں یہ خطبہ دیا:

"لوگو! میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، میں ان کا وصی ہوں اور میں ان کے عِلم کا وارث ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کی صاحبزادی کا رشتہ طلب کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا رشتہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کا نکاح مجھ سے کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اِس سے پاکیزہ نسل عطا فرمائی۔ بتاؤ تم میں سے کوئی ایسا ہے جسے میری طرح سے حصّہ مِلا ہو؟ میرے چچا سیّد الشہداء ہیں، میرے بھائی کو دُر اور یاقوت سے جڑے

---

(۱) ذخائر العقبیٰ محب طبری صفحہ ۷۱، مناقب ابن مغازلی صفحہ ۱۴۱ حدیث ۲۳۸، مناقب الخوارزمی صفحہ ۸۴ حدیث ۷۴

(۲) مناقب ابن مغازلی صفحہ ۵۷ حدیث ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوئے پُر ملے ہیں وہ جنت میں جہاں چاہے چلا جاتا ہے، میں مستجاب الدعوات ہوں، میں صاحبِ جلال ہوں، میں عجیب نشانیوں کا مالک ہوں، میں فولاد کا ستون ہوں، میں بیوگان اور یتامیٰ کا باپ ہوں، میں سرکشوں کو ہلاک کرنے والا اور متقیوں کے لیے جائے پناہ ہوں اور میں سیّد الوصیین اور میں امیر المؤمنین ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی وہ مضبوط رسی ہوں جس کے مقدر میں ٹوٹنا شامل نہیں ہے۔ (۱)

{66} حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے موقع پر حضرت امام حسن علیہ السلام نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا:

گزشتہ رات ایسے شخص کا انتقال ہوا ہے کہ نہ تو کوئی پہلے والا شخص عمل میں اُن سے آگے نکل سکا اور نہ بعد میں آنے والوں میں کوئی اُن تک پہنچ سکے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد میں اُن کو علم عطا فرمایا کرتے تھے، جہاد میں جبرئیل علیہ السلام اُن کی دائیں جانب اور مکائیل اُن کی بائیں جانب ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہمیشہ فتح و نصرت سے ہمکنار فرمایا اور آپ کا کل ترکہ صرف سات سو درہم تھا اور وہ بھی آپ کے ان عطیات سے بچا ہوا تھا جو کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے خادم خریدنے کے لیے رکھے ہوئے تھے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! جو مجھے جانتے ہیں وہ تو جانتے ہی ہیں جو نہیں جانتے وہ پہچان لیں کہ میں حسن بن علی علیہ السلام ہوں،، میں ''وصی'' کا بیٹا ہوں،

---

(۱) مناقب الخوارزمی صفحہ ۲۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں بشیر کا بیٹا ہوں، میں نذیر کا بیٹا ہوں، میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اُس کی جانب بلاتا ہے، میں سراجِ منیر کا بیٹا ہوں، میرا تعلق اُس گھرانے سے ہے جہاں جبرئیل امین علیہ السلام کا آنا جانا تھا، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر نجاست کو دُور کر کے اُن کو خوب پاک کر دیا، میرا تعلق اُس گھرانے سے ہے جن سے محبت کو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

"قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْناً"

یعنی "تم فرماؤ! میں اِس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں۔"

(سورۃ الشوریٰ:۲۳)

پس اِس آیتِ مقدسہ میں نیک کام سے مُراد "ہم اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرنا" ہے۔ (1)

{67} ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو سیّدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام عیادت کے لیے آئیں، جب اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقاہت اور کمزوری کو دیکھا تو رونے لگیں، بی

---

(1) مستدرک حاکم (مترجم) جلد چہارم صفحہ ۳۳۵ حدیث ۴۸۰۲، مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۴۶، ذخائر العقبیٰ محب طبری صفحہ ۱۳۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

بی بی علیہا السلام اتنا روئیں کہ اُن کے آنسو اُن کے چہرے پر بہنے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ علیہا السلام! غم نہ کرو، خدا کے ہاں آپ علیہا السلام کی بڑی شان ہے، خدا نے تجھے وہ شوہر دیا ہے جو سابق الاسلام ہے اور جس کا علم زیادہ ہے اور حلم کے لحاظ سے وہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین پر نگاہ کی تو اُس نے مجھے چُنا، مجھے اُس نے نبی مرسل بنا کر بھیجا، پھر اُس نے دوبارہ اہلِ زمین پر نگاہ کی تو اُس نے تیرے شوہر کا انتخاب کیا اور میری طرف وحی کی کہ میں اُس کا نکاح اپنی بیٹی سے کروں اور اُسے اپنا وصی بناؤں۔ (۱)

{68} حضرت امام حسین علیہ السلام نے روزِ عاشور یزیدی افواج کے سامنے خطبہ دیا جس میں آپ علیہ السلام نے حجت تمام کرتے ہوئے فرمایا:

"امابعد! میرا نسب بیان کرو اور دیکھو کہ میں کون ہوں؟ پھر تم اپنے دِلوں میں جھانک کر یہ فیصلہ کرو کہ کیا تمھارے لیے میرا قتل کرنا اور میری ہتکِ حرمت جائز ہے؟ کیا میں تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُختر کا بیٹا نہیں ہوں؟ اور کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "وصی" اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابنِ عم کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا میں اُس کا بیٹا نہیں ہوں جو سب سے پہلے اسلام لایا اور جس نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی؟ اور کیا حمزہ سیّد الشہداء علیہ السلام میرے والد کے چچا نہیں تھے؟ اور کیا جعفر شہید جسے خدا دو پر عطا کیے ہیں اور جو جنت میں پرواز کرتا ہے وہ میرا چچا نہیں ہے؟" (۲)

---

(۱) مناقب الخوارزمی صفحہ ۱۱۲ حدیث ۱۲۳

(۲) تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۳۲۹ طبع یورپ، تاریخ کامل ابن اثیر جلد چہارم صفحہ ۵۲ طبع ایضاً

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:11

بارہ آئمہ علیہ السلام ہی اولی الامر ہیں کہ جن کی اطاعت واجب ہے

{69} سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہے کہ میں نے خلافتِ عثمان میں حضرت علی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں دیکھا جب وہاں ایک جماعت دوسری جماعت سے علم اور فقہ میں باہم مذاکرہ کر رہی تھی۔ ایک جماعت نے قریش اور اُن کی فضیلت اور اُن کی سابقیت اور اُن کی ہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول کہ آئمہ قریش سے ہیں اور لوگوں نے قریش کی اتباع کی اور قریش آئمۃ العرب ہیں اور یہ کہ قریش کو گالی مت دو اور یہ کہ ایک قریشی اپنے غیر کے مقابلے میں دو مردوں جتنی قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ جس نے قریش سے بغض کیا اُس نے اللہ سے بغض کیا اور یہ کہ جس نے قریش کی اہانت کی اُس نے اللہ کی توہین کی اور پھر دوسری جماعت انصار اور اُن کی فضیلت، اُن کی سابقیت، اُن کی نصرت اور اُن کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے جو اپنی کتاب میں فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے حق میں جو کچھ فرمایا کا ذکر کیا، ہم فلاں وفلاں زندہ ہیں۔

قریش نے کہا ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، ہم میں حمزہ وجعفر وعبیدہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

بن حرث وزید بن حارثہ وابوبکر وعمر وعثمان وابوعبیدہ وسالم مولیٰ ابی حذیفہ اور ابن عوف ہیں۔ ان میں سے سو سے زیادہ آدمی جن میں علی بن ابی طالب علیہ السلام، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، طلحہ وزبیر ومقداد وابوذر وہاشم بن عبہ وابن عمر وحسن وحسین وابن عباس ومحمد بن ابی بکر وعبداللہ بن جعفر موجود تھے اور انصار کے حلقہ سے ابی بن کعب وزید بن ثابت وابوایوب انصاری وابوالہیثم ابن التیھان ومحمد بن مسلمہ وقیس بن سعد بن عبادہ وجابر بن عبداللہ وانس بن مالک وزید بن ارقم وعبداللہ بن ابی اوفی وابویعلیٰ اور اُن کے ساتھ اُن کے بیٹے عبدالرحمان موجود تھے جو اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھے تھے اور خوبصورت چہرے والے بے ریش لڑکے تھے تو ابوالحسن بصری تشریف لائے، اُن کے ساتھ اُن کا بیٹا حسن بھی تھا جو کہ نوجوان بے ریش لڑکا تھا جو خوبصورت چہرے والا اور درمیانے قد کا تھا۔

سلیم کہتے ہیں میں اس کی طرف دیکھنے لگ گیا اور عبدالرحمان بن ابویعلیٰ کو دیکھنے لگ گیا، مجھے معلوم نہیں ان دونوں میں سے زیادہ خوبصورت کون سا ہے سوائے اس کے کہ حسن زیادہ لمبے اور بڑے تھے۔ قوم کی تعداد کثیر ہوگئی اور یہ تذکرہ صبح سے زوال تک جاری رہا۔ حضرت عثمان گھر میں ہی تھے، اُنھیں اِس محفل کے بارے میں کوئی عِلم نہ تھا اور حضرت علی علیہ السلام خاموش بیٹھے رہے وہ کچھ نہ بولے اور نہ ہی اہل بیت علیہ السلام میں سے کوئی بولا۔

پس لوگ مولا علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے وار بولے: اے ابوالحسن علیہ السلام! آپ کو گفتگو کرنے سے کیا چیز روک رہی ہے؟

اُنھوں نے کہا: دونوں قبیلوں کے جتنے فضائل تھے وہ سب بیان ہوئے ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور حق بیان ہوئے ہیں، پس میں پوچھتا ہوں کہ اے قریش و انصار کے گروہ! یہ فضائل اللہ تعالیٰ نے تمھیں کس کے سبب عطا فرمائے ہیں؟ کیا تمھارے اپنے نفسوں کے سبب عطا فرمائے ہیں اور تمھارے اہلخانہ کے سبب یا تمھارے علاوہ کسی اور کے سبب؟

سب نے کہا: ہمیں یہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے اور ہم پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے سبب احسان فرمایا نہ کہ اپنے نفسوں کے سبب، نہ ہی ہمارے قبیلوں کے سبب اور نہ ہی ہمارے اہلِ خانہ کے سبب ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے گروہِ قریش و انصار! تم نے سچ کہا اور کیا تم جانتے ہو کہ بے شک دُنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جو بھی تمھیں ملا ہے وہ خاص طور پر ہم اہل بیت علیہ السلام کی وجہ سے مِلا ہے۔ بے شک میرے چچازاد بھائی جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اُنھوں نے فرمایا کہ بے شک میں اور میرے اہل بیت علیہ السلام ایک نور تھے جو آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود تھا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اُس نور کو ان کی پشت میں رکھ دیا اور اُنھیں زمین پر اُتارا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس نور کو نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھ کر کشتی میں اُٹھایا، پھر اُس نور کو ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں رکھ کر آگ میں پھینکا گیا، پھر اللہ تعالیٰ اس نور کو کریم اصلاب سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا اور پاک رحموں سے کریم اصلاب کی طرف منتقل کرتا رہا، باپ اور ماں کی طرف سے ان میں ایک بھی منتقلی زنا سے نہیں ہوئی۔

یہ سُن کر سبقت لے جانے والوں اور قدیم صحابہ نیز اہلِ بدر اور اہلِ اُحد نے مل کر کہا: ہاں یہ حدیث ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سابق کو مسبوق پر بغیر کسی نشانی کے فضیلت دی ہے اور بے شک مجھ سے اس اُمت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پہنچنے میں کوئی ایک بھی آگے نہیں بڑھ سکا۔

سب بولے: اللہ کی قسم! ہاں۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: تمھیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کیا تم نہیں جانتے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

"وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ"

(التوبہ: ۹)

اور دوسری آیت کہ

"وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُوْلٰئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

(الواقعہ: ۱۰)

ان دونوں آیات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا ذِکر انبیاء علیہ السلام اور اوصیاء میں نازل فرمایا، پس میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہ السلام اور رسولوں علیہ السلام میں سے افضل ہوں اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام میرے وصی تمام اوصیاء سے افضل ہیں۔

سب نے کہا: اللہ قسم! ہاں۔

پھر مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

جانتے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ"

(النساء: ۵۹)

اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ۔

(المائدہ: ۵۵)

اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

"اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَکُوْا وَ لَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا مِنْکُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً"

(التوبہ: ۱۶)

تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ آیات خاص مسلمانوں کے لیے ہیں یا عامۃ المسلمین کے لیے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ان کے امر کی ولایت کے بارے میں ان کو بتا دیں اور انھیں تفصیل ارشاد فرمائیں کہ ان کی نمازوں اور ان کی زکوٰۃ اور ان کی محبت کے حوالے سے کیا تفسیر بیان کی گئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کیا غدیر خم پر اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پیغام دیا ہے جو

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے سینے میں ایک بوجھ ہے میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے، پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ میں اسے ضرور پہنچاؤں یا پھر اللہ تعالیٰ میرا مواخذہ فرمائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا نماز کے لیے اذان دی گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور میں مومنین کی جانوں سے زیادہ ان پر تصرت رکھتا ہوں؟

سب نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! اُٹھو۔

پس میں اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مَن کُنتُ مَولَاہُ فعلیٌ مَولَاہُ"

کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی علیہ السلام مولا ہے۔ اے اللہ! اُس کو دوست رکھ جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے۔

جناب سلمانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ ولایت کیسی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ولایت میری ولایت کی طرح ہے۔ پس جس کی جان سے میں اولیٰ ہوں اُس کی جان سے علی علیہ السلام بھی اولیٰ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر نازل فرما کہ

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

(المائدہ:۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی اور فرمایا: اللہ اکبر! میری نبوت کی تکمیل اور اللہ کے دین کا اختتام ہے، میرے بعد ولایتِ علی علیہ السلام ہے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ آیت خاص طور پر علی علیہ السلام کے لیے ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ان کے بارے میں ہے اور قیامت تک میرے اوصیاء کے بارے میں ہے۔

دونوں حضرات نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کی ہمارے لیے وضاحت فرما دیجیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائی، میرے وزیر، میرے وارث اور میری اُمت میں میرے خلیفہ ہیں، میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں، پھر میرے دونوں بیٹے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ولی ہیں، پھر حسین علیہ السلام کی اولاد میں نو افراد ایک کے بعد ایک ولی ہیں۔ قرآن ان سب کے ساتھ ہے اور وہ سب قرآن کے ساتھ ہیں، قرآن سے وہ دُور نہیں ہوں گے اور نہ ہی قرآن ان سے الگ ہو گا یہاں تک کہ یہ مجھ پر حوض پر وارد ہوں گے۔ کیا تم نے یہ سُن لیا ہے؟

سب نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! ہم سب نے سُن لیا ہے اور جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درست ہے، ہم اس پر گواہ ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں سے اہم باتیں یاد کر لی تھیں، ہم سارا مضمون یاد نہیں کر سکے۔ یہ لوگ جنھوں نے سارا مضمون یاد کیا ہے ہمارے اخیار ہیں اور ہم میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے فاضل ہیں۔

تو مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے سچ کہا کہ سب لوگ یادداشت میں برابر نہیں ہوتے۔ میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کہ جس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ باتیں سُن کر یاد کر رکھی ہیں جب بھی کھڑا ہو تو اس کی خبر دے تو زید بن ارقم، براء بن عازب، سلمان، ابوذر اور عمار کھڑے ہوئے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے فرمانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد کیا ہے جبکہ وہ منبر پر کھڑے تھے اور اے علی علیہ السلام! آپ علیہ السلام اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارا امام کھڑا کر دوں اور اپنے بعد اپنا قائم مقام مقرر کر دوں اور اپنا وصی اور خلیفہ مقرر کر دوں، وہ جس کی اطاعت اپنی کتاب میں مومنین پر فرض کی ہے اور اس کی اطاعت کو اپنی اور میری اطاعت سے ملایا ہے اور تمھیں اس کی ولایت کا حکم دیا ہے۔ بے شک میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اہلِ نفاق کے طعن کے ڈر سے اور ان کی تکذیب کے ڈر سے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ لیا کہ مین ضرور یہ بات پہنچاؤں یا پھر وہ میرا مواخذہ فرمائے گا۔

اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنی کتاب مین نماز کا حکم دیا، میں نے وہ تمھارے لیے بیان کر دیا اور زکوۃ کا حکم دیا، روزہ اور حج کا حکم دیا، میں نے تمھیں بیان کر دیا اور تفسیر کر دی وار مین نے تمھیں ولایت کا حکم دیا، بے شک میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ یہ ولایت خاص اسی شخص کے لیے ہے اور اپنا ہاتھ علی علیہ السلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابن ابی طالب علیہ السلام پر رکھا، پھر اس کے بعد ان کے بیٹوں کے لیے ہے، پھر ان دونوں کے بعد ان کی اولاد میں سے اوصیاء کے لیے ہے۔ یہ لوگ قرآن سے جدا نہیں ہوں گے اور قرآن ان سے دُور نہیں ہوگا، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر وارد ہوں گے۔

اے لوگو! میں نے تمہارے لیے اور اپنے بعد تمہاری فریاد رسی کرنے والے کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے اور وہ میرے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ وہ تم میں میرے درجے میں ہیں۔ پس اپنے دین میں ان کی تقلید کرو اور تمام معاملات میں اُن کی پیروی کرے، بے شک ان کے پاس وہ سب کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و علم سے مجھے نوازا ہے۔ پس ان سے پوچھو ان سے سیکھو اور ان کے بعد کے اوصیاء سے سیکھو اور تم انھیں سکھاؤ نہیں اور نہ ہی ان سے مقدس ہو، وہ سب حق سے جُدا نہیں ہوں گے اور نہ ہی حق ان سے جدا ہوگا۔ روایت بیان کرنے کے بعد صحابہ بیٹھ گئے۔

سلیم کہتا ہے کہ پھر مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ

"اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَھِّرَ کُمۡ تَطۡھِیۡراً"

(الاحزاب: ۳۳)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے، فاطمہ علیہا السلام اور میرے دونوں بیٹوں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو جمع کیا پھر ہم پر چادر ڈالی اور یوں فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت علیہ السلام ہیں، یہ میرا گوشت ہیں، وہ شخص مجھے دُکھ دے گا جو انھیں دُکھ دے گا اور وہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

شخص مجھے تکلیف دے گا جو اِنھیں تکلیف دے گا، وہ شخص مجھے تنگی میں ڈالے گا جو شخص ان کو تنگ کرے گا۔ پس ان سے پلیدی کو دُور کر دے اور انھیں خوب پاک کر دے تو حضرت اُمِ سلمہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تُو خیر پر ہے (لیکن) یہ آیت صرف میرے اور میری بیٹی کے بارے میں، میرے دونوں بیٹوں اور میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اس میں ہمارے ساتھ اور کوئی شریک نہیں۔

تو سب صَحابہؓ بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اُمِ سلمہؓ نے یہ حدیث ہم سے بیان فرمائی ہے۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو اُنھوں نے ویسی ہی حدیث بیان فرمائی جیسا کہ ہمیں اُمِ سلمہؓ نے بیان فرمائی تھی۔

پھر مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ

"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

(التوبہ: ۱۱۹)

تو سلمانؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ حکم عام ہے یا خاص؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومنین کا لفظ تو عام مومنین کو شامل ہے لیکن رہے صادقین تو وہ خاص طور پر میرے بھائی علی علیہ السلام اور اس کے بعد قیامت تک اوصیاء کے لیے خاص ہے۔

سب صحابہؓ بولے کہ ہاں۔

پس مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم اس

Presented By: https://jafrilibrary.com

بات کو نہیں جانتے کہ میں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ بے شک مدینہ سوائے میرے یا تیرے درست نہیں ہوتا اور تم میرے لیے وہ درجہ رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تو سب بولے کہ ہاں۔

پس مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں نازل فرمایا تھا کہ

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ارْکَعُوْا وَاسْجَدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوْا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبَاکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ ھُوَ سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ فَاَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوْا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ھُوَ مَوْلَاکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ"

(الحج:۷۷۔۷۸)

تو سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور عرض کی تھی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں جن کو اللہ نے چُن لیا ہے اور اُن پر دین میں کوئی تنگی نہیں بنائی اور وہ ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لے کر تیرہ آدمی خاص طور پر مراد ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَیں، میرا بھائی علی علیہ السلام اور گیارہ آدمی اُن کی اولاد سے ہیں تو سب بولے ہاں (فرمایا تھا ہم جانتے ہیں)۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے کہ جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک مَیں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک اللہ کی کتاب دوسری میرے اہل بیت علیہ السلام، پس ان دونوں کو تھام لو تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ بے شک لطیف و خبیر اللہ نے مجھے خبر دی ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ دونوں کبھی جُدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں مجھ پر میرے حوض پر وارد ہوں گے۔

حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے جیسے غصے میں ہوں اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اہل بیت علیہ السلام؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں مگر ان میں سے میرے اوصیاء جن میں پہلا میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث، میری اُمت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے، اس کے بعد اس کا بیٹا حسن علیہ السلام، پھر اس کا بیٹا حسین علیہ السلام اور پھر حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو افراد ہیں، ایک کے بعد دوسرا (یعنی پے در پے) حتیٰ کہ یہ حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے، یہ اللہ کی زمین پر اس کے گواہ ہیں اور اس ک یمخلوق پر حجت ہیں اور اس کے علم کا خزانہ ہیں اور اس کی حکمت کی کان ہیں، جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

توسب صحابہؓ بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

پھر مولا علی علیہ السلام کے لیے سوالات کا سلسلہ طویل ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے سوال کیے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام اپنے آخری مناقب تک پہنچے اور وہ فرامین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمائے تھے کثیر تعداد میں تھے اور حاضر صحابہؓ سب سوالات کی تصدیق کرتے رہے اور گواہی دیتے رہے کہ وہ فرمان حق ہیں۔ (1)

{70} المناقب میں عیسیٰ بن سری کی سند سے روایت کی گئی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جو یہ ثابت کر دے کہ اسلام کے ستون کون ہیں کہ اگر میں ان پر کاربند ہوں تو میرا عمل پاکیزہ ہو جائے اور جس بات سے میں ناواقف ہوں اس کی ناواقفیت مجھے کوئی نقصان نہ دے سکے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اس بات کا اقرار کرنا کہ جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور مال میں زکوٰۃ کا ہونا حق ہے اور اس بات کا اقرار کرنا کہ جس ولایت کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ ولایت آلِ محمد علیہ السلام کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو

---

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۱۷۴ حدیث ۲۴۹، ینابیع المودۃ جلد اول صفحہ ۳۴۱ باب ۳۸ حدیث ۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں۔" (النساء:۵۹) پس (میرے بعد تمہارے اولی الامر) علی علیہ السلام ہیں پھر ان کے بعد حسن علیہ السلام ہیں پھر حسین علیہ السلام ہیں پھر ان کے بعد علی بن حسین علیہ السلام ہیں پھر ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام ہیں اور اسی طرح یہ امر چلتا رہے گا زمین صرف امام کے ذریعے ہی اصلاح پذیر ہوتی ہے اور جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے امام کی معرفت رکھنا بے حد ضروری ہے، جب روح یہاں تک پہنچ جائے گی اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا سینے کی طرف تو تب انسان کہے گا (کاش!) وہ اچھے امر پر قائم ہوتا۔ (۱)

{71} نعمام بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی (یعنی اولی الامر منکم) اور فرمایا: میں ان (اولی الامر حضرات) میں سے ہوں۔ (۲)

{72} عبد الغفار بن قاسم سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اولی الامر کے متعلق پوچھا جو خدا کے قول میں ہے کہ اطیعو اللہ واطیعوا الرسول والی الامر منکم۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: خُدا کی قسم! علی علیہ السلام انہی میں سے تھے۔ (۳)

{73} حسن بن صالح نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ امام علیہ السلام

---

(۱) ینابیع المودۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۰ باب ۳۸ حدیث ۵

(۲) ما نزل من القرآن فی علی امام ابن مردویہ صفحہ ۲۳۰ حدیث ۳۲۷

(۳) ما نزل من القرآن فی علی صفحہ ۲۳۰ حدیث ۳۲۸؛ ارجح المطالب علامہ عبید اللہ بسمل امرتسری صفحہ ۱۵۳، سفینۂ نوح مولانا محمد شفیع اوکاڑوی حصہ اوّل صفحہ ۵۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اولی الامر اہل بیت علیہ السلام کے امام ہیں۔ (۱)

{74} المناقب میں تفسیر مجاہد کے حوالے سے درج ہے کہ یہ آیت (اولی الامر) امیرالمومنین علیہ السلام کے حق میں اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عورتوں اور بچّوں میں خلیفہ بناتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا جب موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے کہا: "میری قوم میں خلیفہ بنو اور ان کی اصلاح کرو۔"

(الاعراف: ۱۴۲) (۲)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ برادرانِ اہلِ سُنّت نے اس آیت کی عجیب وغریب تاویلات یہاں کی ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ اولی الامر سے مراد صحابہؓ ہیں، کبھی امراء (حاکم) مراد لیتے ہیں تو کبھی خلفائے راشدین مراد لے لیتے ہیں۔ حالانکہ احادیث میں واضح ہے کہ اولی الامر آئمہ اہل بیت علیہ السلام ہیں، خدا معلوم یہ لوگ ان احادیث سے کیوں نظر چُراتے ہیں اور شیعوں کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں جبکہ یہ سب ان

---

(۱) ینابیع المودۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۱ باب ۳۸ حدیث ۲

(۲) ینابیع المودۃ جلد اول صفحہ ۳۴۱ باب ۳۸ حدیث ۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

لوگوں کی اپنی کتب میں موجود ہیں۔ نیز یہ بات واضح ہے کہ اس آیت میں اولی الامر کی تفسیر آیت کے حساب سے بھی وہی دُرست ہے جو احادیث میں بیان ہوئی ہے اور یہی باقی احادیث کے مطابق ہے۔

مثلاً اگر آپ اس آیت میں اولی الامر سے مراد خلفائے راشدین کو لے لیں اور پھر ثابت کر کے دکھائیں کہ آپ کس قدر اطاعت کر پائے ہیں، کیونکہ آیت میں تین ہستیوں کی اطاعت ایک جیسی بیان ہوئی ہے، جبکہ برادرانِ اہل سنّت خود ان کی اطاعت نہیں کر پاتے، کیونکہ ان سے دین کچھ زیادہ مل ہی نہیں سکا ہے۔ حال یہ ہے کہ ہمیں ان میں سے کسی کی مکمل نماز بھی معلوم نہیں ہو سکی ہے تو ایسی حالت میں صرف یہ ممکن ہے کہ آدمی تسبیح لے کر بیٹھ جائے اور اطاعت اطاعت پڑھتا رہے تو شاید اطاعت ہو جائے۔

علاوہ ازیں ان خلفاء میں سے تین حضرات تو خود بار بار کہتے نظر آتے ہیں کہ ہماری اطاعت نہ کی جائے بلکہ ہم غلط ہوں تو ہمیں سیدھا کیا جائے اور یہ بھی واضح ہے کہ حضرات بہت سارے مسائل سے ناواقف تھے تو ایسے شخص کی اطاعت کا حکم چہ معنی دارد؟

اس آیت پر اس حوالے سے یہ بھی توجہ کی ضرورت ہے کہ یہ آیت نزول سے لے کر قیامت تک موجود ہے اور اولی الامر کے ساتھ ''منکم'' واضح کر رہا ہے کہ ہر زمانے میں اولی الامر کا ہونا لازم ہے یعنی میں نے اب اپنے زمانے میں آیت پڑھی ہے اور آیت پڑھتے ہی اولی الامر کی اطاعت مجھ پر واجب ہوئی تو اب میں اولی الامر کی جگہ کس کی اطاعت کروں؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

چنانچہ اگر حاکم مراد ہے تو پھر ٹرمپ (امریکی صدر) ہوگا یا پاکستان تک محدود رکھوں تو عمران خان صاحب ہیں، لیکن میں تو ان کی اطاعت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح کرنے سے معذرت خواہ ہوں، آپ بصد شوق کیجیے۔ پس معلوم ہوا کہ آیت کا مدعا کچھ اور ہے۔

اس آیت کے بیان کی ایک اور بھی خوبصورتی ہے اور وہ یہ کہ آیت میں تین ہستیوں کی اطاعت کا حکم ہے جبکہ اطاعت کا حکم یعنی لفظ ''اطیعوا'' دو دفعہ استعمال کیا گیا ہے، حالانکہ اصولاً تین دفعہ ہونا چاہیے تھا یا پھر ایک دفعہ کافی تھا جیسا کہ قرآن میں اسلوب بیان ہوا ہے۔ چنانچہ ایک آیت دیکھیے:

''انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین اٰمنوا۔۔۔

(المائدۃ) -

اس آیت میں تین ہستیوں کی ولایت کا ذکر ہوا ہے لیکن لفظ ولی صرف ایک دفعہ بیان کر دیا گیا تو معلوم ہوا کہ ولایت کے مسئلے میں تینوں ہستیوں میں فرق نہ ہے۔ یعنی جیسی ولایت اللہ کی ہے ویسی ہی اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی ہے۔ لیکن جب تین ہستیوں کی اطاعت کی بات ہوئی تو آیت میں اللہ نے اپنے لیے الگ حکم دیا یعنی ''اطیعوا'' کہا اور پھر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر منکم کے لیے الگ ''اطیعوا'' کہا تو معلوم ہوا کہ اللہ کی اطاعت اور باقی دو ہستیوں کی اطاعت کچھ فرق ہے۔ مثلاً اللہ کو سجدہ ہے باقی کسی کو نہیں لیکن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت کے لیے صرف ایک دفعہ ''اطیعوا'' کہا تو معلوم ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولی الامر کی اطاعت میں فرق نہیں ہے جیسی اطاعت

Presented By: https://jafrilibrary.com

رسول ﷺ کی ہوگی ویسی ہی اطاعت اولی الامر کی ہوگی۔

اب چاہیے یہ کہ جس طرح خدا و رسول ﷺ کی اطاعت عام ہے چاہیے اولی الامر کی اطاعت بھی عام ہو اور یہ معلوم ہے کہ خداوند عالم ہر صاحب امر و صاحب حکم کی ہر معاملہ میں اطاعت کا حکم نہیں کرتا۔ لہٰذا چاہیے کہ اولی الامر بھی مثلِ رسول ﷺ ہو جس سے غلطی و خطا، جھوٹ و گناہ صادر نہ ہو، ورنہ لازم آئے گا کہ حق تعالیٰ لوگوں کو ان باتوں کا حکم دیتا ہے کہ جس سے منع کیا ہے اور ایسا شخص امام ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے نصب کیا ہو اور وہ معلوم ہو اور باتفاق سوائے آئمہ اثنا عشر کے اس شان کا کوئی نہیں ہے۔

لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ ان دلائل کو شیعوں کے کھاتے میں لکھ کر آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں تو سوال یہ ہے کہ اگر کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے تو کیا بچ جائے گا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ حق کو تسلیم کیا جائے اور اولی الامر کی اطاعت ہر حال میں اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کی طرح کی جائے اور اولی الامر احادیث سے بارہ امام ثابت ہیں اور شیعوں میں تو اس حوالے سے اختلاف ہی نہیں ہے۔ پس جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہل مرا اور جس نے اولی الامر کی اطاعت نہ کی گمراہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی، اپنے رسول ﷺ اور آئمہ اثنا عشر کی اطاعت کرنے کی توفیق دے اور اس پر ثابت رکھے اور گمراہوں کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:12

بارہ آئمہ علیہم السلام کی اقتداء کا حکم

{75} امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ علیہا السلام میرے دِل کی تراوت ہے اور اس کے دونوں بیٹے میرے دل کا ثمر ہیں، اس کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے اور اس کی اولاد کے آئمہ علیہ السلام میرے رب کے امین ہیں اور وہ خدا اور بندوں کے درمیان خدا کی لٹکتی ہوئی رسی ہیں جس نے ان سے وابستگی اختیار کی اس نے نجات پائی اور جو ان سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ (1)

{76} علامہ ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو عثمان جاحظ نے ابو عبیدہ سے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب لوگوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی مدینہ میں بیعت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''آگاہ رہو کہ میری عترت کے نیک افراد اور میرے خاندان کے پاکیزہ افراد جب بچّے تھے تو اُس وقت وہ سب سے بڑے حلیم تھے اور جوانی میں وہ سب سے بڑے عالم ہیں۔ آگاہ رہو کہ ہم اہل بیت علیہ السلام کو اللہ کے علم کی تعلیم دی گئی ہے اور اللہ ہمارے فیصلے کا اجراء کرتا ہے اور ہم نے صادق (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی باتیں سُنی ہیں۔ اگر تم نے ہمارے آثار کی پیروی کی تو

---

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۲۹۶ حدیث ۴۸۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہماری بصیرتوں کی وجہ سے ہدایت پالو گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ ہمارے ہاتھوں تمہیں ہلاک کریگا، ہمارے ساتھ حق کا پرچم ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہم سے مل جائے گا اور جو اس سے پیچھے رہے گا وہ غرق ہو جائے گا اور ہماری وجہ سے ہر مومن منزلِ مقصود کو پاتا ہے اور ہماری وجہ سے تمہاری گردنوں سے ذِلت کا قلاوہ ہٹا دیا جاتا ہے۔ اللہ نے آغازِ کائنات ہم سے کیا ہے تم سے نہیں کیا اور کائنات کا اختتام ہم سے ہو گا تم سے نہیں ہو گا۔" (۱)

{77} امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو چاہتا ہو کہ میری طرح سے جیئے اور میری طرح سے مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی ذریت طاہرین علیہ السلام سے محبت رکھے، وہ آئمہ ہدایت ہیں اور علی علیہ السلام کے بعد تاریکیوں میں چراغ ہیں وہ تمہیں ہدایت کے دروازے سے نکال کر گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے۔ (۲)

{78} علقمہ اور اسود دونوں سے روایت ہے کہ ہم دونوں ابو ایوب انصاریؓ کے گھر گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ اللہ نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے تمہیں عزّت عطا کی ہے آپ یہ بتائیں کہ آپ علی علیہ السلام کے ساتھ مل کر

(۱) شرح نہج البلاغہ جلد اوّل صفحہ ۲۷۴

(۲) مناقب الخوارزمی صفحہ ۷۵، حدیث ۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

لا إلہ الا اللہ پڑھنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے کیوں چلے گئے تھے؟

ابوایوب انصاریؓ نے کہا: میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ اسی گھر میں بیٹھے تھے جہاں تم بیٹھے ہو اس وقت اس گھر میں آنحضرت ﷺ کے دائیں طرف علی علیہ السلام بیٹھے تھے اور بائیں طرف میں بیٹھا تھا اور انس بن مالک آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا تھا اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے انس سے فرمایا کہ طیب و پاکیزہ شخصیت کے مالک عمارؓ کے لیے دروازہ کھولو۔

پس انس نے دروازہ کھولا اور عمارؓ داخل ہوا، اُس نے سلام کیا، آپ ﷺ نے خوش آمدید کہا۔ پھر آپ ﷺ نے عمارؓ سے فرمایا: میرے بعد میری اُمت میں بہت سی ناگفتہ بہ باتیں ہوں گی یہاں تک کہ ان کے درمیان تلوار چلنے لگے گی اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اعلان کریں گے تو جب یہ حالات پیدا ہو جائیں تو تم میری دائیں جانب بیٹھے ہوئے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرو۔ اگر تمام لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور علی علیہ السلام اکیلا ایک وادی میں چل رہا ہو تو تم اسی وادی میں چلو جس میں علی علیہ السلام چل رہے ہوں، باقی لوگوں کو چھوڑ دو۔ اے عمارؓ! علی علیہ السلام تمہیں ہدایت سے نہیں ہٹائے گا اور ہلاکت کا راستہ نہیں دکھائے گا۔ اے عمارؓ! علی علیہ السلام کی اطاعت

Presented By: https://jafrilibrary.com

میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ (۱)

{79} حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علی علیہ السلام کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ (۲)

{80} سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ اُس نے ابن عباسؓ سے اور اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام! میں حکمت کا شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے شہر میں داخل ہونے کے لیے دروازے سے گزرنا ضروری ہے، وہ شخص جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھ کر مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے۔

تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ ہوں، تیرا گوشت میرے گوشت کا حصّہ ہے اور تیرا خون میرے خون کا حصّہ ہے اور تیری روح میری روح کا حصّہ ہے، تیرا باطن میرے باطن کا حصّہ ہے اور تیرا ظاہر میرے ظاہر کا حصّہ ہے، تو میری اُمت کا امام ہے اور میرے بعد ان پر خلیفہ ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے تیری اطاعت کی اور بد بخت ہے وہ جس نے تیری نافرمانی کی، وہ شخص فائدہ میں رہا جس نے تجھ سے محبت کی وار وہ نقصان میں رہا جس نے تجھ سے عداوت کی۔ وہ کامیاب ہوا جو تجھ سے وابستہ رہا اور وہ ہلاک ہوا جس نے تجھ سے علیٰحد گی اختیار کی، تیری اور تیری نسل کے آئمہ علیہ السلام کی مثال میرے بعد کشتیٔ نوح علیہ السلام کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہا وہ غرق ہوا۔ تمہاری مثال ستاروں کے مانند ہے جب

(۱) فرائد السمطین (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۱۱۹ حدیث ۱۴۱

(۲) فرائد السمطین (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۱۲۰ حدیث ۱۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

بھی ایک ستارہ ڈوبے گا تو اس کی جگہ دوسرا ستارہ طلوع ہوگا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ (1)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ بارہ اماموں کی اطاعت و پیروی و اقتداء کے حوالے سے احادیث کثیر تعداد میں ذکر ہوئی ہیں جن میں سے کچھ پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ بعد میں ذکر ہوں گی لیکن یہاں پر ہم اس موضوع کی دیگر احادیث ذکر کر رہے ہیں کہ جن میں سے آئمہ اہل بیت علیہ السلام سے تمسک کا حکم وارد ہوا ہے۔

البتہ ان احادیث میں بارہ آئمہ علیہ السلام کے بجائے ''اہل بیت یا آل'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس بات پر ہم زیادہ تفصیل بیان نہیں کر رہے کیونکہ لفظ اہل بیت یا آل میں بارہ امام شامل ہیں جیسا کہ امام مہدی علیہ السلام سے متعلق احادیث واضح ہیں کہ آپ علیہ السلام اہل بیت علیہ السلام میں سے ہیں۔

حدیث ثقلین:

{81} یزید بن حیان سے روایت ہے کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم حضرت زید بن ارقمؓ کے پاس گئے، جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا: اے یزید! تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی، تم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سُنی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (مِل کر) جہاد کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تم نے تو بہت

---

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۰۸ حدیث ۵۱۴؛ ینابیع المودۃ جلد اوّل صفحہ ۹۵ باب ۴ حدیث ۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

ثواب کمایا۔ ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سُنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! میری عمر بہت ہو گئی ہے اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو۔

پھر زید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے، ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکّہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد کی وار اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا بعد اس کے:

''اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا آئے اور قبول کروں۔ میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت علیہ السلام ہیں میں خدا کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں۔''

حصین نے کہا: اہل بیت علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون ہیں؟ اے زید رضی اللہ عنہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں اہل بیت علیہ السلام نہیں ہیں؟

زید رضی اللہ عنہ نے کہا: بیبیاں اہل بیت (گھر والوں) میں شامل ہیں لیکن اہل بیت علیہ السلام وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

حصین نے کہا: وہ لوگ کون ہیں؟

زید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ علی علیہ السلام اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

حصین نے کہا: ان سب پر صدقہ حرام ہے؟

زیدؓ نے کہا: ہاں۔ (۱)

{82} یزید بن حیان سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا ہم زید بن ارقمؓ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ تم نے بہت ثواب کمایا تم نے صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو۔ اسی طرح جیسے اوپر گزری، اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہوگا اور جو اس کو چھوڑے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا: اہل بیت علیہ السلام کون لوگ ہیں؟ بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی؟

زیدؓ نے کہا: نہیں، قسم اللہ کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے۔ پس اہل بیت علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔ (۲)

{83} ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاؤں گا اور میں اجابت کہوں گا اور میں تم

---

(۱) صحیح مسلم مع شرح نووی مختصر (مترجم) جلد ششم صفحہ ۹۳ حدیث ۶۲۲۵ طبع اسلامی کتب خانہ لاہور؛ کنز العمال (مترجم) جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۳ حدیث ۳۷۶۲۰

(۲) صحیح مسلم مع شرح نووی مختصر (مترجم) جلد ششم صفحہ ۹۳ حدیث ۶۲۲۸، ارجح المطالب صفحہ ۵۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں دو بڑی چیزیں چھوڑنے والا ہوں اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رستی اُتری ہے اور دوسری چیز میرے خویش اہل بیت علیہ السلام ہیں مجھے مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے جب تک حوض پر وارد نہ ہوں۔ ①

{84} جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناقہ قصویٰ پر سوار دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور میں نے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم نے ان کو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیت علیہ السلام ہیں۔ ②

{85} زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت علیہ السلام ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنین کی جانوں سے

---

① معجم الاوسط امام طبرانی جلد سوم صفحہ ۳۷۴، مسند ابو یعلی جلد دوم صفحہ ۲۹۷، ارجح المطالب صفحہ ۵۳۱

② معجزم الاوسط طبرانی جلد پنجم صفحہ ۸۹ حدیث ۴۷۵۷؛ معجم الکبیر طبرانی جلد سوم صفحہ ۶۶ حدیث ۲۶۸۰، جامع ترمذی (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۳۴ حدیث ۳۷۸۶؛ مشکوٰۃ المصابیح جلد سوم صفحہ ۲۵۸ حدیث ۵۸۹۰؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۳۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

بڑھ کر ان کو عزیز ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا تین بار فرمایا؟

صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی علیہ السلام بھی اس کا مولیٰ ہے۔ ①

{86} زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انھیں مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت میرے اہل بیت علیہ السلام اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟ ②

{87} عبداللہ بن حنطبؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جحفہ

---

① مستدرک حاکم جلد سوم صفحہ ۱۱۸ حدیث ۴۵۷۷ (امام حاکم کہتے ہیں کہ حدیث صحیح (الاسناد) ہے؛ الاجابہ فی مناقب القرابہ طاہر القادری صفحہ ۲۷ حدیث ۴

② جامع ترمذی جلد پنجم صفحہ ۶۶۳ حدیث ۳۷۸۶ اور ۳۷۸۸؛ سنن الکبریٰ نسائی جلد پنجم صفحہ ۴۵ حدیث ۸۱۴۸؛ مسند احمد حنبل جلد سو صفحہ ۱۴ حدیث ۱۱۱۱۹؛ مستدرک امام حاکم جلد سوم صفحہ ۱۱۸ حدیث ۴۵۷۶؛ معجم الاوسط طبرانی جلد سوم صفحہ ۳۷۴ حدیث ۳۴۳۹ (بروایت ابو سعیدؓ)؛ معجم الصغیر طبرانی جلد اوّل صفحہ ۲۲۶ حدیث ۳۲۳؛ معجم الکبیر طبرانی جلد سوم صفحہ ۶۵ حدیث ۲۶۷۸؛ المصنف ابن ابی شیبہ جلد ششم صفحہ ۱۳۳ حدیث ۳۰۰۸۱؛ المسند ابو یعلیٰ جلد دوم صفحہ ۳۰۳ حدیث ۱۰۲۷؛ السنہ ابن ابی عاصم جلد دو صفحہ ۶۴۴ حدیث ۱۵۵۳؛ مسند الفردوس دیلمی جلد اوّل صفحہ ۶۶ حدیث ۱۹۴؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۶۳؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۶۵ حدیث ۵۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟

صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے اور اپنی عترت اہل بیت علیہ السلام کے بارے میں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انھیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور ان کو اللہ کے ہاں ان کے مقام کے بارے میں بتاتا، قریش میں بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔ [1]

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ حدیثِ ثقلین کثیر طرف سے مروی ہے، ہم نے اسے تقریباً اہلسنت کی دوسو کے لگ بھگ کتب میں دیکھا ہے اور بقول ابن حجر مکّی یہ حدیث بیس سے زائد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے، اس کے الفاظ مختلف وارد ہوئے ہیں لیکن مفہوم ایک ہی ہے، ہم نے نمونے کے طور پر چند احادیث یہاں پیش کی ہیں۔

حدیثِ خلیفتین:

{88} زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے

---

[1] حلیۃ الاولیاء ابونعیم اصفہانی جلد نہم صفحہ ۶۴؛ اسد الغابہ ابن اثیر جلد سوم صفحہ ۱۴۷؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد پنجم صفحہ ۱۹۵؛ الاجابہ فی مناقب القرابہ طاہر القادری صفحہ ۶۹ حدیث ۵۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

شک میں تم میں دو خلیفے (دو نائب یا جانشین) چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہے اور میری عترت میرے اہل بیت علیہ السلام اور یہ کہ دونوں اس وقت تک ہر گز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوضِ کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔" (۱)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ حدیث بھی کافی کتب میں مروی ہے اور ان الفاظ کو بھی کئی صحابہؓ نے روایت کیا ہے لیکن ہم اسی ایک روایت پر اکتفاء کر رہے ہیں۔ لیکن ہم اس نظریے کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کروانا چاہتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمت کو خلیفہ بنائے بغیر چھوڑ گئے اور اُمت کو اختیار دے دیا کہ وہ خود جسے چاہیں خلیفہ بنائیں۔ یہ نظریہ مذکورہ حدیث اور دیگر احادیث کی روشنی میں باطل ہو جاتا ہے۔

(۱) مسند احمد حنبل جلد پنجم ۱۸۱ حدیث ۲۱۶۱۸؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۶۲؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۱۳؛ جامع الصغیر سیوطی جلد اوّل صفحہ ۵۷؛ کنز العمال (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۱۵۷ حدیث ۹۴۷؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۲۵ حدیث ۲؛ کنز العمال (مترجم) جلد اوّل صفحہ ۲۶۱ حدیث ۱۶۶۷؛ فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل صفحہ ۲۳۰ حدیث ۱۰۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب 12:

اہل بیت علیہ السلام کے متعلق چند اہم احادیث تذکرہ

اہل بیت علیہ السلام اُمت کے لیے امان ہیں

{89} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت علیہ السلام زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت علیہ السلام جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے۔ (۱)

{90} سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت علیہ السلام میری اُمت کے لیے امان ہیں۔ (۲)

{91} عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے والے ہیں اور میرے اہل

---

(۱) مسند الفردوس دیلمی جلد چہارم صفحہ ۳۱۱ حدیث ۶۹۱۳؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۱؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۳ حدیث ۳۸

(۲) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۰۷ حدیث ۵۱۲؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۰ (علامہ عبداللہ فرماتے ہیں کہ اسے ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ، ابوعمرو الغفاری اور طبرانی نے روایت کیا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیت علیہ السلام میری اُمت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان سے مخالفت کرتا ہے تو ان میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔ (۱)

{92} انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت علیہ السلام اہل زمین کے لیے امان ہیں۔ جب میرے اہل بیت علیہ السلام ہلاک ہو جائیں گے تو اہل زمین کو وہ نشانیاں پیش آئیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (اخرجہ ابن المظفر) (۲)

اہل بیت علیہ السلام کشتی نوح علیہ السلام کے مانند ہیں:

{93} ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت علیہ السلام کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (یعنی اہل بیت علیہ السلام کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے۔ (۳)

---

(۱) مستدرک حاکم جلد سوم صفحہ ۱۶۲ حدیث ۴۷۱۵؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۱؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۰ حدیث ۳۲

(۲) ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری صفحہ ۵۲۰

(۳) معجم الکبیر طبرانی جلد سوم صفحہ ۴۵ حدیث ۲۶۳۷؛ مسند الشہاب قضاعی جلد دوم صفحہ ۲۷۳ حدیث ۱۳۴۳؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۶۸؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۲ حدیث ۳۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

{94} عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت علیہ السلام کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا (وہ سلامتی پا گیا) اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (جس نے اسے چھوڑ دیا) وہ غرق ہو گیا۔ ①

{95} حنش بن معتمر کنانی سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے دروازے کو پکڑ کر فرما رہے تھے: ''اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے پس وہ جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ تم میں میری اہل بیت علیہ السلام کی مثال اس طرح ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی۔ پس جو اس میں داخل ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے مُنھ موڑا وہ ہلاک ہو گیا۔'' ②

{96} رافعؓ مولیٰ ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوذرؓ کعبہ کے

---

① معجم الکبیر طبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۳۴ حدیث ۲۳۸۸، ۲۶۳۸، ۲۶۳۶؛ معجم الاوسط طبرانی جلد چہارم صفحہ ۱۰ حدیث ۳۴۷۸ اور جلد پنجم صفحہ ۳۵۵ حدیث ۵۵۳۶ اور جلد ششم صفحہ ۸۵ حدیث ۵۸۷۰، معجم الصغیر طبرانی جلد اوّل صفحہ ۲۴۰ حدیث ۳۹۱؛ مستدرک حاکم جلد سوم صفحہ ۱۶۳ حدیث ۴۷۲۰؛ مسند البزار جلد نہم صفحہ ۳۴۳ حدیث ۳۹۰۰، مسند الفردوس دیلمی جلد اوّل صفحہ ۲۳۸ حدیث ۹۱۶؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۶۸؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۲؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۱ حدیث ۳۴، ۳۵

② مستدرک حاکم (مترجم) جلد سوم صفحہ ۲۵۳ حدیث ۳۳۱۲؛ معجم الصغیر طبرانی جلد اوّل صفحہ ۱۳۹ حدیث ۱۳۹؛ معجم الکبیر طبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۳۴ حدیث ۲۶۳۶؛ مسند القضاعی جلد دوم صفحہ ۲۷۳ حدیث ۲۷۳ حدیث ۱۳۴۳؛ فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۲۰۹ حدیث ۵۱۶؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

دروازے کی چوکھٹ پر چڑھے اور درِ کعبہ کی زنجیر پکڑی، کعبہ کی طرف پُشت کی وار لوگوں کی رُخ کر کے فرمایا:

''اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے وار جو نہیں جانتا سو سُن لے کہ میں ابوذر ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ میرے اہل بیت علیہ السلام سفینۂ نوح کے مانند ہیں جو اس (سفینہ) پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہے گا وہ دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی سُنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے:

تم میرے اہل بیت علیہ السلام کو وہی مقام دو جو جسم میں سر کا ہوتا ہے اور جو سر میں آنکھوں کا ہوتا ہے جسم سر کے بغیر نہیں رہتا اور سر کو آنکھوں کے بغیر رہنمائی نہیں ملتی۔'' (۱)

اہل بیت علیہ السلام بابِ حطہ کی طرح ہیں:

ابن عباسؓ اور ابوذر غفاریؓ دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت علیہ السلام تم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل باب حطہ (توبہ کا دروازہ) جو اس میں داخل ہو گیا بخشا گیا۔ (۲)

---

(۱) کنز العمال جلد ششم صفحہ ۱۵۵ حدیث ۲۵۷۶؛ الفصول المہمہ ابن صباغ مالکی صفحہ ۸

(۲) معجم الکبیر طبرانی جلد سوم صفحہ ۴۶ حدیث ۲۶۳۷؛ معجم الصغیر طبرانی جلد اوّل صفحہ ۱۳۹ اور جلد دوم صفحہ ۲۲ حدیث..........؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۶۸؛ مناقب آل محمدؑ (المسمی بہ: التعیم المقیم العترۃ النبأ العظیم) شرف الدین موصلی صفحہ ۲۲۸ حدیث ۱۴۴؛ ارجح المطالب ۵۲۱؛ فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۰۸ حدیث

Presented By: https://jafrilibrary.com

{98} ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سوا اس کے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت علیہم السلام سفینۂ نوح علیہ السلام کے مانند ہیں جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا اور سوا اس کے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت علیہم السلام بابِ حطہ کی طرح ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا جو اس میں داخل ہوا بخشا گیا۔ (اِسے طبرانی نے معجم الصغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔) {۱}

اہل بیت علیہم السلام مخزنِ حکمت ہیں:

{99} حمید بن عبداللہ یزید المدنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت علی علیہ السلام کے ایک فیصلے کا ذِکر کیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے تعجب فرمایا کر کہا: ''خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم اہل بیت علیہم السلام کو حکمت عطا کی۔'' {۲}

اہل بیت علیہم السلام مفاتیح رحمت اور موضع رسالت ہیں:

{100} ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہم السلام رحمت کی کنجیاں، رسالت کا موضع (مقام) اور حِلم کی کان ہیں

{۱} ارجح المطالب صفحہ ۵۲۳

{۲} فضائل الصحابہ احمد حنبل صفحہ ۲۵۰ حدیث ۱۱۱۵؛ ذخائر العقبیٰ محب طبری جلد اوّل صفحہ ۸۹؛ الریاض النظرہ جلد سوم صفحہ ۲۱۶؛ الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۴۹؛ المناقب ابن مغازلی صفحہ ۸۷ حدیث ۱۲۹؛ جواہر العقدین جلد دوم صفحہ ۱۸۶؛ فرائد السمطین جلد اوّل صفحہ ۹۹ حدیث ۶۸؛ ینابیع المودۃ جلد دوم صفحہ ۱۷۶؛ الاشراف علیٰ فضل الاشراف سمہودی صفحہ ۱۱۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

(اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔)﴿۱﴾

اہل بیت علیہ السلام کے ساتھ دوسروں کا قیاس نہیں ہوسکتا:

{101} انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہ السلام میں ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔﴿۲﴾

{102} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے منبر پر فرمایا: ہم اہل بیت علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہیں ہوسکتا۔﴿۳﴾

اہل بیت علیہ السلام جنابت اور حیض میں بھی پاک ہوتے ہیں:

{103} ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار! بے شک میری یہ مسجد عورتوں میں سے ہر حائضہ اور مردوں میں سے ہر جنبی پر حرام ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے اہل بیت (یعنی) علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام پر (نہیں)۔﴿۴﴾

﴿۱﴾ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۰

﴿۲﴾ ذخائر العقبیٰ محب طبری جلد اوّل صفحہ ۷۸؛ فردوس الاخبار دیلمی جلد چہارم صفحہ ۲۸۳ حدیث ۶۸۳۸ و ۶۹۱۳؛ الصواعق المحرقہ صفحہ ۲۳۳، الشرف المؤبد لآل محمد للنبہانی صفحہ ۱۹؛ تاریخ مدینۃ دمشق جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۱؛ ینابیع المودۃ جلد اوّل ۴۵۹؛ کنوز الحقائق مناوی صفحہ ۱۵۳؛ کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۴ حدیث ۳۴۲۰۱؛ تہذیب الکمال جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵؛ سبل الہدیٰ ابن یوسف صالحی جلد ۱۱ صفحہ ۷؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۳؛ مناقب ابن مردویہ صفحہ ۲۱۳ حدیث ۲۹۴؛ حلیۃ الاولیاء جلد ہفتم صفحہ ۲۰۱؛ فرائد السمطین جلد دوم صفحہ ۲۳۴ حدیث ۵۱۷؛ معجم الکبیر جلد ہفتم صفحہ ۲۵؛ تذکرۃ الخواص سبط ابن جوزی صفحہ ۱۸۲

﴿۳﴾ مناقب امیر المومنین امام ابن مردویہ صفحہ ۲۱۳ حدیث ۲۹۴؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۳

﴿۴﴾ کنز العمال (مترجم) جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۴ حدیث ۳۴۱۸۲؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

{104} ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد جنبی مرد اور حائضہ عورت کے لیے حلال نہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہا السلام اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے۔ خبردار! میں نے تمہارے لیے چیزیں بیان کردیں تا کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ ①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے اہل بیت علیہ السلام کے شفیع ہوں گے:

{105} ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے اوّل جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت علیہ السلام ہیں پھر قریش میں قریبی رشتہ داروں، پھر انصار، پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں، پھر تمام عرب، پھر تمام عجم کے باشندے، اور جس کی پہلے شفاعت کروں گا وہی افضل ہو گا۔ ②

اہل بیت علیہ السلام سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے:

{106} حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ

---

① کنز العمال (مترجم) جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۳ حدیث ۳۴۱۸۳

② معجم الکبیر طبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۱؛ مسند للفردوس دیلمی جلد اوّل صفحہ ۲۳ حدیث ۲۹؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۰؛ ذخائر العقبیٰ محب طبری جلد اوّل صفحہ ۸۸؛ کنز العمال (مترجم) جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۹ حدیث ۳۴۱۴۵؛ موضع اوھام الجمع وتفریق خطیب بغدادی جلد دوم صفحہ ۲۷۱؛ الاشراف سمہودی صفحہ ۱۶۹؛ الکامل ابن عوامی جلد دوم صفحہ ۱۰۰؛ الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۶۰؛ مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۴۱؛ جامع الصغیر سیوطی جلد اوّل صفحہ ۴۳۳ حدیث ۲۸۳۰؛ جواہر العقدین جلد دوم صفحہ ۲۱۶؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۴؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۱۷ حدیث ۶۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں، تم، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہوں گے اور ہماری ذریت ہمارے پیچھے ہوگی اور ہماری ازواج ہماری ذریت کے پیچھے ہوں گی اور ہمارے شیعہ ہماری دائیں اور بائیں جانب ہوں گے۔ (۱)

اہل بیت علیہ السلام کا دشمن شفاعت سے محروم ہوگا:

{107} ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شفاعت کرنے والے پانچ ہیں۔ قرآن، رحم، امانت، تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمہارے نبی کے اہل بیت علیہ السلام۔ (۲)

{108} انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلبیت علیہ السلام کو اور علی علیہ السلام کو پیار کرو، جس نے میرے اہل بیت علیہ السلام میں سے کسی سے ایک سے بغض رکھا بہ تحقیق اس پر میری شفاعت حرام ہوگی۔ (۳)

اہل بیت علیہ السلام کی اطاعت خلقت پر فرض ہے

{109} ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اور میرے اہل بیت علیہ السلام کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصاً اور خلقت پر عام طور پر فرض کیا ہے۔

---

(۱) معجم الکبیر طبرانی جلد اوّل صفحہ ۳۱۹ حدیث ۹۵۰ اور جلد سوم صفحہ ۴۱ حدیث ۲۶۲۴؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۳۱؛ کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۵ حدیث ۳۴۲۰۵؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۷۴ حدیث ۲۷؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۵؛ فضائل الصحابہ احمد بن حنبل صفحہ ۲۳۹ حدیث ۱۰۷۰

(۲) ارجح المطالب صفحہ ۵۲۷

(۳) ارجح المطالب صفحہ ۵۲۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! لوگ کون ہیں؟ اور خلقت کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اہلِ مکّہ میں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہیں (اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے)۔ (۱)

اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے چاہے عبادت گزار ہو۔

{110} عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے بنی عبدالمطلب! میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں کہ تمہیں ثابت قدم رکھے، تمہارے گمراہوں کو ہدایت دے دے، اور تمہارے جاہلوں کو عالم بنادے اور میں نے یہ بھی دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخی، بہادر اور رحم دِل بنادے۔ چنانچہ اگر کوئی آدمی رکن اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اور روزہ دار ہو پھر وہ فوت ہو جائے، لیکن وہ محمد ﷺ کے اہلبیت علیہ السلام سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنمی ہے۔

نوٹ: امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث امام مسلم کے معیار پر حسن صحیح ہے لیکن اُنھوں نے نقل نہیں کیا۔ (۲)

{111} جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے، پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: اے لوگو! جو بھی ہم اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت

---

(۱) ارجح المطالب صفحہ ۵۲۸

(۲) مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۲۹۳ حدیث ۴۷۱۲؛ معجم الکبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۶ حدیث ۱۱۴۱۲؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۷۱؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۵ حدیث ۴۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو؟ اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو۔ اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دے درآں حالیکہ وہ گھٹیا اور کمینہ ہو۔ پس میری اُمت مجھے میری ماں کے پیٹ میں بھی دکھائی گئی۔ پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی علیہ السلام اور اُن کے شیعوں کے لیے مغفرت طلب کی۔ ①

{112} ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جو شخص میرے اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں ڈالے گا۔ ②

{113} حضرت حسن بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُنھوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے بغض سے بچو کیونکہ بے شک رسول

---

① معجم الاوسط جلد چہارم صفحہ ۲۱۲ حدیث ۴۰۰۲؛ میزان الاعتدال ذہبی جلد سوم صفحہ ۱۷۱؛ مجمع الزوائد جلد نہم صفحہ ۱۷۲؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۷ حدیث ۴۳

② مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۲۹۵ حدیث ۴۷۱۷؛ صحیح ابن حبان جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۵ حدیث ۶۹۷۸؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی جلد دوم صفحہ ۱۲۳؛ موارد الظمآن ہیثمی جلد اوّل صفحہ ۵۵۵ حدیث ۲۲۴۶؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۵ حدیث ۴۰؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم (اہل بیت علیہ السلام) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دِن اُسے آگ کے چابکوں سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔

اہل بیت علیہ السلام کے دشمن پر جنت حرام ہے:

{114} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے اُس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت علیہ السلام پر ظلم کرے یا اُن سے لڑے یا اُن کو لُوٹے یا اُن کو بُرا کہے۔ (1)

اہل بیت علیہ السلام کے جامع مناقب کا تذکرہ:

{115} ابو برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم (روزِ قیامت) اُس وقت تک استقامت نہیں پاتے جب تک اُس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے۔ اُس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں اُس نے اُس کو امتحان میں ڈالا اور اُس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اُس نے اُس کو فنا کیا اور اُس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے اُس نے اسے کمایا اور کس چیز میں اُس نے اس کو خرچ کیا اور اہل بیت علیہ السلام کی محبت کے بارے میں۔

پس عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی علامت کیا ہے؟

---

(1) ارجح المطالب صفحہ ۵۲۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک حضرت علی علیہ السلام کے کندھے پر مارا۔ ﴿۱﴾

{116} عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آخری چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت علیہ السلام میں تلاش کرو۔ ﴿۲﴾

{117} حسن بن علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہ السلام کی محبت کو لازم پکڑو، بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ وہ ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے میں جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب۔ ﴿۳﴾

{118} عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اُس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت علیہ السلام سے میری

﴿۱﴾ معجم الاوسط طبرانی جلد دوم صفحہ ۳۴۸ حدیث ۲۱۹۱، مجمع الزوائد ہیثمی جلد دہم صفحہ ۳۴۶؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۲۷ حدیث ۶۱؛ احیاء المیت سیوطی صفحہ ۳۳ حدیث ۴۴

﴿۲﴾ معجم الاوسط طبرانی جلد چہارم صفحہ ۱۵۷ حدیث ۳۸۶۰؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۶۳؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۱۷ حدیث ۵۹

﴿۳﴾ معجم الاوسط جلد دوم صفحہ ۳۶۰ حدیث ۲۲۳۰؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۷۲؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۳۶ حدیث ۱۴؛ احیاء المیت سیوطی صفحہ ۲۱ حدیث ۱۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

محبت کی خاطر محبت کرو۔ (۱)

اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھنے والا منافق اور حرامی اور یہودی ہے

{119} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے اہلبیت علیہ السلام اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی۔ (۲)

{120} ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہم اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔ (۳)

{121} جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو میں نے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جو ہم اہل بیت علیہ السلام سے بغض رکھے تو اللہ اُسے قیامت کے دن یہودی محشور کرے گا۔ (۴)

---

(۱) جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۶۳۵ حدیث ۳۷۸۹؛ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۲۹۵ حدیث ۴۷۱۶؛ شعب الایمان بیہقی جلد اوّل صفحہ ۳۶۶ حدیث ۴۰۸؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۱۳۱ حدیث ۸، معجم الکبیر جلد سوم صفحہ ۴۶ حدیث ۲۶۳۹؛ شعب الایمان بیہقی جلد دوم صفحہ ۱۳۰ حدیث ۱۳۷۸

(۲) شعب الایمان بیہقی جلد دوم صفحہ ۲۳۲ حدیث ۱۶۱۴؛ مسند الفردوس دیلمی جلد سوم صفحہ ۶۲۶ حدیث ۵۹۵۵؛ میزان الاعتدال ذہبی جلد سوم صفحہ ۱۴۸؛ احیاء المیت سیوطی صفحہ ۲۰ حدیث ۱۶؛ الکامل ابن عدی جلد سوم صفحہ ۱۰۶۰؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۵۸ حدیث ۴۵؛ جواہر العقدین جلد دوم صفحہ ۲۴۰

(۳) جواہر العقدین سمہودی جلد دوم صفحہ ۲۵۰؛ احیاء المیت سیوطی صفحہ ۱۹ حدیث ۱۳

(۴) معجم الاوسط طبرانی جلد پنجم صفحہ ۱۴ حدیث ۴۰۱۱؛ احیاء المیت بفضائل اہل بیتؑ امام سیوطی صفحہ ۲۲ حدیث ۱۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:13

آلِ محمد علیہ السلام کے متعلق چند احادیث کا بیان

{122} جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جان لو جو شخص آلِ محمد علیہ السلام کی محبت میں مرا وہ شہید مرا، جان لو جو آلِ محمد علیہ السلام کی محبت میں مرا وہ بخشا ہوا مرا، جان لو جو آلِ محمد علیہ السلام کی محبت میں مرا وہ توبہ کر کے مرا، جان لو جو آلِ محمد علیہ السلام کی محبت میں مرا اُس کو ملک الموت جنت کی بشارت دیتا ہے اس کے بعد منکر نکیر آتے ہیں، جان لو جو آلِ محمد علیہ السلام کی محبت میں مرا اللہ اُس کی قبر کو ملائکہ کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے، جان لو جو آلِ محمد علیہ السلام کی محبت میں مرا وہ سنّت اور جماعت پر مرا۔

اور جان لو جو شخص بغضِ آلِ محمد علیہ السلام پر مرا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہے، جان لو کہ جو شخص بغضِ آلِ محمد علیہ السلام میں مرا وہ کافر مرا، جان لو جو شخص بغضِ آلِ محمد علیہ السلام میں مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔ (1)

{123} ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام

---

(1) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۱۳ حدیث ۵۲۱؛ مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۳۹ مودت ۱۳ حدیث ۹؛ تفسیر الکشاف زمخشری جزء ۲۵ صفحہ ۹۷۸ مطبوعہ معرفہ درضمن آیت سورہ شوریٰ ۲۴؛ تفسیر الکشف والبیان ثعلبی جلد ہشتم صفحہ ۳۱۴؛ تفسیر الجامع لِاحکام القرآن قرطبی جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۸؛ ینابیع المودۃ جلد سوم صفحہ ۱۳۸ باب ۶۵؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے محبت کی تو اللہ اُس کی وجہ سے اُس کی نماز، روزے، قیام اور اُس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ اور جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے بدن کی ہر رگ کے عوض جنت میں ایک شہر عطا فرمائے گا۔ جان لو جس نے آلِ محمد علیہ السلام سے محبت کی وہ حساب میزان اور صراط کی ہولناکی سے امن میں ہوگا، جان لو جو شخص آلِ محمد علیہ السلام کی محبت پر مرا تو وہ خود جنت میں انبیاء علیہ السلام کے ساتھ اس کا کفیل ہوگا، جان لو جو آلِ محمد علیہ السلام کے بغض میں مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (۱)

{124} مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آلِ محمد علیہ السلام کی معرفت جہنم سے چھٹکارا ہے اور آلِ محمد علیہ السلام کی محبت پُلِ صراط کا ٹکٹ ہے اور آلِ محمد علیہ السلام کی ولایت عذاب سے امان ہے۔ (۲)

{125} حضرت اعمش نے حضرت ابی وائل سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کے مصحف (قرآن) میں اِس آیت کو اِس طرح پڑھا ہے:

اِنَّ اللّٰہِ اصۡطَفٰی اٰدَمَ وَ نُوۡحاً وَ اٰلَ اِبۡرٰھِیۡمَ وَاٰلَ عِمۡرَانَ وَلِ

---

(۱) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۱۴۴ حدیث ۵۲۳؛ مناقب الخوارزمی صفحہ ۷۲ فصل ششم حدیث ۵۱

(۲) فرائد السمطین جلد دوم صفحہ ۱۴۴ حدیث ۵۲۲؛ مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۳۹ مودت ۱۳ حدیث ۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ۔ ﴿۱﴾ ﴿۲﴾

{126} مسلم بن حیان نے ابو بریدہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ" (الفاتحہ)

سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہ السلام کا راستہ ہے۔ ﴿۳﴾

{127} سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: جان لو آلِ محمد علیہ السلام بمنزلہ سر کے ہیں بدن سے اور جناب علی علیہ السلام بمنزلہ آنکھ کے سر سے۔ پس تحقیق بدن نہیں راستہ پاتا مگر ساتھ سر کے اور سر نہیں راستہ دیکھتا مگر ساتھ آنکھ کے۔ ﴿۴﴾

{128} عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آلِ محمد علیہ السلام کی ایک دِن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ﴿۵﴾

﴿۱﴾ آلِ عمران ۳۳۔ یہ آیت موجودہ مصحف میں اس طرح موجود ہے۔
"اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِينَ"

﴿۲﴾ تفسیر الکشف والبیان ثعلبی جلد سوم صفحہ ۵۳؛ ما نزل من القرآن فی علی بن ابیطالب ابی الفضائل احمد بن محمد بن المظفر بن المختار الحنفی الرازی ۶۳۱ھ صفحہ ۱۹۰؛ شواہد التنزیل حاکم حسکانی جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ حدیث ۱۶۷؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۰۹

﴿۳﴾ تفسیر الکشف والبیان جلد اوّل صفحہ ۱۲۰؛ شواہد التنزیل جلد اوّل صفحہ ۸۹ حدیث ۸۷؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۰۹

﴿۴﴾ معجم الکبیر طبرانی جلد سوم صفحہ ۳۹ حدیث ۲۶۴۰؛ ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری صفحہ ۵۰۹

﴿۵﴾ مسند الفردوس جلد دوم صفحہ ۱۴۲ حدیث ۲۷۲۱؛ الاجابہ طاہر القادری صفحہ ۳۹ حدیث ۱۸؛ ارجح المطالب صفحہ ۵۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

{129} امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد علیہ السلام پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے (اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے)۔ (۱)

{130} ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی رکن و مقام کے درمیان اپنے قدموں پر کھڑا ہو کر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جا ملے درآنحالیکہ وہ آلِ محمد علیہ السلام سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (اسے امام دیلمی نے روایت کیا) (۲)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ آئمہ اثنا عشر کے متعلق عام طور پر چار طرح کے الفاظ بھی ذِکر ہوئے ہیں اہل بیت علیہ السلام، عترت، آل اور ذریت۔ یہ سارے الفاظ کثیر احادیث میں مذکور ہیں جن میں سے چند کا تذکرہ ہم نے کیا ہے اور اکثر کو طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ جب یہ ساری احادیث اہلسنت کی اپنی کتب میں موجود ہیں اور ان کے علماء ان کو نقل کرتے آئے ہیں تو پھر اہل بیت علیہ السلام سے دُوری ہونا گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی ہے۔ اہل بیت علیہ السلام کی محبت اور اطاعت کے بغیر ایمان بھی ناقص ہے تو اعمال ممکن کیسے ہو سکتے ہیں؟ لہٰذا ضروری ہے اہل بیت علیہ السلام کی محبت اور اطاعت کو لازمی پکڑا جائے اور ان کے بغض سے ہر حال میں بچا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل بیت علیہ السلام کی محبت اور اطاعت پر ثابت قدم رکھے۔ (آمین)

---

(۱) ارجح المطالب صفحہ ۵۱۰

(۲) ایضاً

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:14

بارہ آئمہ علیہ السلام کی اُمہات کے اسماء مبارکہ کا تذکرہ

{131} ابی نصرہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا: جب حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو اُنھوں نے اپنے بیٹے حضرت صادق علیہ السلام کو بلایا تا کہ ان سے عہد لیں تو اُن کے بھائی زید بن علی نے کہا: آپ ابن کو حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام کی مثال بیان کر دیں تو میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ کسی منکر شئے کی طرف نہیں آئیں گے۔

امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوالحسین! امانتوں کی مثالیں اور عہدوں میں علامتیں کام نہیں کرتیں۔ بے شک اللہ کے بارے میں سابقہ ادوار میں جن کے بارے میں وعدہ لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد حضرت جابرؓ کو بلا کر فرمایا: اے جابرؓ! آپ نے جو صحیفہ میں دیکھا اُس کو مجھ سے بیان فرمائیں۔

حضرت جابرؓ نے ان سے کہا: اے ابوجعفر علیہ السلام! ہاں میں حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ ولادتِ امام حسین علیہ السلام کی مبارک باد پیش کروں، میں نے آپ علیہا السلام کے ہاتھ میں صحیفہ دیکھا جو سفید موتی کی طرح تھا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے عرض کیا: اے خواتینِ عالم کی سردار! یہ صحیفہ جو میں آپ علیہا السلام کے پاس دیکھ رہا ہوں کیا ہے؟

سیّدہ فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: اس میں میری اولاد سے ہونے والے آئمہ کے اسماء ہیں۔

میں نے عرض کیا: یہ صحیفہ مجھے دیں تاکہ میں اس کو دیکھوں۔

آپ علیہا السلام نے فرمایا: اے جابرؓ! اگر منع نہ ہوتا تو میں ایسا کرتی لیکن آپ کو اس کی اجازت دی گئی ہے کہ آپ اس کے ظاہر اور باطن کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت جابرؓ نے کہا: میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا: ابوالقاسم محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ مصطفی ہیں اور اُن کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ علیہا السلام ہیں۔

ابوالحسن علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو کہ مرتضیٰ ہیں، اُن کی والدہ فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

ابومحمد حسن بن علی علیہ السلام اور ابوعبداللہ حسین بن علی علیہ السلام جو کہ تقی ہیں اُن کی والدہ معظّمہ کا اِسم مبارک فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

ابومحمد علی بن حسین علیہ السلام جو کہ العدل ہیں، اُن کی والدہ معظّمہ کا نام شہربانو بنتِ یزدجرد بن شاہنشاہ ہے۔

ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام جو کہ باقر ہیں، اُن کی والدہ معظّمہ اُمِ فروہ بنتِ قاسم بن محمد بن ابوبکر ہیں۔

ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہ السلام ثقہ ہیں، اُن کی والدہ معظّمہ جاریہ ہیں جن کا نام نجمہ ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام جو ذکی ہیں، اُن کی والدہ معظمہ جاریہ ہیں جن کا نام سوسن ہے۔

ابو محمد حسن بن علی علیہ السلام جو رفیق ہیں اور اُن کی والدہ معظمہ جاریہ ہیں جن کا نام سمانہ ہے۔

اور ابو القاسم محمد بن حسین علیہ السلام جو حجت اور قائم ہیں اُن کی والدہ معظمہ جاریہ ہیں، جن کا نام نرجس ہے۔ (۱)

قول مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے بارہ آئمہ علیہ السلام کے متعلق اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے ورنہ احادیث کثیر ہیں اور ان کے لیے کئی جلدوں کی ضرورت ہے، البتہ جتنا ہم نے درج کیا ہے انصاف پسند آدمی کی ہدایت کے لیے کافی ہے اور جس نے نہ ماننے کی ضد کر رکھی ہے اس کے لیے جتنی جلدیں مرضی لکھ دی جائیں وہ نہیں مانے گا۔

اب ہم اس سے آگے چاہتے کہ کہ آپ کے سامنے بارہ آئمہ علیہ السلام کے معجزات مختصراً پیش کیے جائیں تا کہ ان کے فضائل میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی معرفت حاصل کرنے میں مدد مل سکے اور یہی ہمارا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ہے۔

(۱) فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۳۲ حدیث ۴۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:15

بارہ آئمہ علیہ السلام کے معجزات کا مختصر تذکرہ

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے معجزات

گھوڑے پر سوار ہوتے وقت قرآن ختم کرنا

{132} روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ جب آپ علیہ السلام سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوتِ قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو ختمِ کلام مجید کر لیتے۔ دوسری روایت کے مطابق آپ علیہ السلام گھوڑے پر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے قرآن کریم ختم کر لیتے۔ (۱)

جنگِ صفین میں چشمۂ آب جاری کرنا:

{133} جس وقت آپ علیہ السلام جنگِ صفین میں مشغول تھے آپ علیہ السلام کے ساتھیوں کو پانی کی سخت ضرورت پڑی، لوگ دائیں بائیں دوڑے لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی توجہ ایک کنویں سے ہٹائی تو لق و دق صحرا میں ایک کلیسا نظر آیا۔ آپ علیہ السلام نے اس کلیسا میں رہنے والے سے پانی کے متعلق پوچھا، اُس نے کہا یہاں دو فرسنگ کے فاصلے پر پانی

---

(۱) شواہد النبوۃ ملا عبد الرحمن جامی صفحہ ۲۸۰؛ بارہ امام ملا جامی صفحہ ۱۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

موجود تھا۔

آپ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا: اے امیر المومنین علیہ السلام! ہمیں اجازت دیجیے شاید ہم اپنی قوت ختم ہونے سے پہلے پانی تک رسائی حاصل کرلیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اس کی حاجت کیا ہے؟ پھر آپ علیہ السلام نے اپنے خنجر کو مقرب کی طرح مہمیز لگائی اور ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے زمین کھودو! ابھی تھوڑی ہی زمین کھودی گئی تو نیچے سے ایک بڑا پتھر نکلا جسے ہٹانے کے لیے کوئی ہتھیار بھی کارگر نہ ہو سکا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: پتھر پانی پر واقع ہے ذراہمت کر کے اسے کھاڑ پھینکو۔

آپ علیہ السلام کے ساتھیوں نے ہر چند کوشش کی لیکن اسے جگہ سے نہ ہلا سکے۔ اس پر جناب امیر علیہ السلام نے اپنے خچر سے نیچے اُترے اور اپنی آستین چڑھا کر اپنی اُنگلی اس پتھر کے نیچے رکھ کر زور لگایا، اس پتھر کو پانی سے ہٹایا تو نیچے سے نہایت ٹھنڈا، میٹھا اور صاف پانی نکل آیا، ایسا صاف کہ تمام سفر میں اُنھوں نے ایسا پانی نہ پیا تھا۔ سب نے پانی پیا اور جتنا چاہا بھرلیا۔ پھر حضرت امیر علیہ السلام نے اس پتھر کر اُٹھا کر چشمہ پر رکھ دیا اور فرمایا: اس پر خاک ڈال دو۔

جب راہب دِیر نے اُن کا احوال مشاہدہ کیا تو کلیسا سے نیچے اُتر کر حضرت امیر علیہ السلام کے حضور میں آیا اور سامنے کھڑا ہو کر پوچھا: کیا آپ علیہ السلام پیغمبر مرسل ہیں؟

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

اُس نے پوچھا: کیا آپ کوئی ملک مقرب ہیں؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

اُس نے پوچھا: پھر آپ علیہ السلام کون ہیں؟

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: میں وصیٔ پیغمبر مرسل جناب محمد بن عبداللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔

راہب کہنے لگا: ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔

حضرت امیر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو راہب نے کہا:

اَشْهَدُ ان لاَ اِلٰهَ اِلاَّ الله و اشهد ان محمداً رسول الله و اشهد انک وصی رسول الله

بعدازاں حضرت امیر علیہ السلام نے اُس سے پوچھا: اِس کی کیا وجہ ہے کہ تم مدت سے اپنے دین پر کاربند تھے اور اب تم ایمان لے آئے ہو؟

اُس نے کہا: اے امیرالمومنین علیہ السلام! اس کلیسا کی بنیاد اس پتھر ہٹانے والے کے لیے تھی مجھ سے پہلے کئی راہب یہاں رہتے رہے ہیں کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے اور اپنے علماء سے سُنا ہے کہ اِس جگہ پر چشمہ ہے اور اس پر نادیدہ پتھر ہے جسے کسی پیغمبر یا وصیٔ پیغمبر کے سوا کوئی اُکھاڑ نہ سکے گا۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے اس پتھر کو اُکھاڑ پھینکا ہے تو میری مراد پوری ہوگئی اور مجھے جس چیز کا انتظار تھا وہ مل گئی۔

حضرت امیر علیہ السلام نے یہ بات سُنی تو اتنا روئے کہ آپ علیہ السلام کی داڑھی کے بال تر ہو گئے، پھر فرمایا: سب تعریف اللہ رب العزّت کے لیے ہے کہ میں اس کے

ہاں بھولا بسرا نہیں ہوں بلکہ اس کی کتابوں میں میرا ذکر ہے۔

اس کے بعد راہب حضرت امیر علیہ السلام کا ملازم بن گیا اور آپ علیہ السلام کے ساتھ اہلِ شام سے مقاتلہ کرتا رہا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اسے دفن کیا، اس کے لیے دعاء مغفرت کی۔ جس وقت بھی اُس کا ذکر ہوتا آپ علیہ السلام اسے اپنا غلام کہہ کر پکارتے۔ (۱)

قول مؤلف:

واضح ہونا چاہیے کہ برادران اہل سنت نے اپنے طریقہ واردات کے تحت شواہد النبوۃ کی اس روایت میں تحریف کر دی ہے لٰہذا بعد کے ایڈیشن میں روایت میں موجود کلمہ کے الفاظ: ''اشھد انّکَ وصی رسول اللہ۔'' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

اہلِ قبور سے مکالمہ:

{134} سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ ہم لوگ امیر المومنین کے ساتھ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں گئے تو آپ علیہ السلام نے قبروں کے سامنے کھڑے ہو کر بآوازِ بلند بلند فرمایا: اے قبر والو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کیا تم لوگ اپنی خبریں ہمیں سناؤ گے یا ہم تم لوگوں کو تمہاری خبریں سنائیں؟

اس کے جواب میں قبروں سے آواز آئی: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اے امیر المومنین! آپ علیہ السلام ہی سنائیے کہ ہماری موت کے بعد ہمارے گھروں کے

(۱) شواہد النبوۃ صفحہ ۲۸۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا کیا معاملات ہوئے؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قبر والو! تمہارے بعد تمہارے گھر والوں کی خبر یہ ہے کہ تمہاری بیویوں نے دوسرے لوگوں سے نکاح کر لیا، تمہارے مال و دولت کو تمہارے وارثوں نے آپس میں تقسیم کر لیا، تمہارے چھوٹے چھوٹے بچّے یتیم ہو کر در بدر پھر رہے ہیں اور تمہارے مضبوط اور اونچے محلوں میں تمہارے دشمن آرام اور چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس کے جواب میں قبر والوں میں سے ایک مردہ کی یہ دردناک آواز آئی: اے امیر المومنین علیہ السلام! ہماری خبر یہ ہے کہ ہمارے کفن پُرانے ہو کر پھٹ چکے ہیں، جو کچھ ہم نے دُنیا میں خرچ کیا تھا اس کو ہم نے یہاں پا لیا ہے اور جو کچھ ہم دُنیا میں چھوڑ آئے تھے اس میں ہمیں گھاٹا اُٹھانا پڑا ہے۔ [1]

---

[1] حجۃ اللہ علی العالمین جلد دوم صفحہ ۸۲۳؛ فضائل و سیرت آئمہ اہل بیت صفحہ ۲۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام کے معجزات

کھجوروں کا درخت برآمد کر کے تازہ کھجوریں مہیا کرنا:

{135} ایک دن امام حسن علیہ السلام زبیر کے کسی بچے کے ساتھ کہیں سفر پر تھے کہ ایک خشک باغ میں ڈیرا ڈال دیا۔ حضرت حسن علیہ السلام کے لیے باغ کے ایک دامن میں اور ابن زبیر کے لیے باغ کے دوسرے دامن میں فرش بچھایا گیا۔

ابن زبیر بولے: کاش کہ اس نخلستان میں تازہ کھجوریں ہوتیں جنھیں ہم کھاتے۔

حضرت حسن علیہ السلام نے فرمایا: کیا تازہ کھجوریں چاہتے ہو؟

ابن زبیر بولے: جی ہاں۔

آپ علیہ السلام نے دستِ دُعا اُٹھایا اور زیرِلب کچھ پڑھا جو کسی کو معلوم نہ ہوا۔ فوراً کھجور کا ایک درخت تروتازہ اور بار آور ہو گیا اور اس میں تازہ کھجوریں لگ گئیں۔

اُن کا ساتھی شتربان بولا: بخدا یہ تو جادو ہے۔

حضرت حسن علیہ السلام نے فرمایا: یہ جادو نہیں، یہ اس دعائے مستجاب کا اثر ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے نے مانگی تھی۔ اس کے بعد لوگوں نے اس درخت خرما پر چڑھ کر تمام کھجوریں توڑلیں جن سے تمام سیر ہو گئے۔ (1)

(1) شواہد النبوۃ صفحہ ۳۰۲؛ بارہ امام جامی صفحہ ۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام حسن علیہ السلام کی قبر مبارک پر گندگی پھیلانے والے کا بُرا انجام

{136} ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام کی قبر شریف پر پاخانہ کر دیا تو وہ پاگل ہو گیا اور کتے کی طرح بھونکتا پھرتا رہا حتیٰ کہ مر گیا اور قبر میں بھی کتے کی طرح بھونکتا سنا جاتا تھا۔ (اسے ابونعیم نے اعمش سے روایت کیا)۔ (1)

---

(1) نورالابصار شبلنجی جلد اوّل صفحہ ۲۸۰؛ تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۵؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی جلد سوم صفحہ ۲۱۷؛ البدایہ والنہایہ ابن کثیر ہشتم صفحہ ۲۰۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام حسین بن علی علیہ السلام کے معجزات

نوکِ سناں پر بول رہا ہے حسین علیہ السلام:

{137} منہال بن عمرو سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک میں نے نیزہ پر دمشق میں خود دیکھا۔ آپ علیہ السلام کے سر مبارک کے آگے ایک شخص قرآن کی سورہ ''الکہف'' پڑھ رہا تھا جب وہ اللہ کے اس فرمان تک پہنچا کہ

''اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَ الرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ آیٰتِنَا عَجَباً''

تو آپ علیہ السلام کے سر مبارک سے آواز آئی:

''اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَ حَمْلِیْ''

یعنی میرا شہید ہونا اور نیزے پر چڑھنا اصحابِ کہف سے بھی عجیب تر ہے۔ [1]

{138} زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ جب ابن زیاد نے حکم دیا کہ امام حسین علیہ السلام کے سر انور کو نیزہ پر چڑھا کر کوفہ کی گلیوں میں پھیریں تو اُس وقت میں

---

[1] سر الشہادتین شاہ عبد العزیز دہلوی صفحہ ۶۷؛ تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۶۰ صفحہ ۳۷۰؛ شرح الصدور جلال الدین سیوطی صفحہ ۸۸؛ الخصائص الکبریٰ سیوطی جلد دوم صفحہ ۱۹۴؛ سبل الھدیٰ والرشاد یوسف صالحی جلد ۱۱ صفحہ ۷۶؛ شہادت امام حسینؑ (فلسفہ و تعلیمات) ڈاکٹر محمد طاہر القادری صفحہ ۱۹۵؛ بغیۃ الطالب ابن جرادہ جلد ششم صفحہ ۲۶۰۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنے مکان کی کھڑکی میں کھڑا تھا۔ جب آپ علیہ السلام کا سر انور میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں یہ آواز سُنی:

"اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَباً"

یعنی کیا تُو نے جانا کہ اصحابِ کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے عجوبہ تھے۔ (الکہف:۹)

پس اس کی ہیبت سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں پُکار اُٹھا: خُدا کی قسم یہ سر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کا ہے اور اس میں ایسی آواز کا صادر ہونا عجیب بات ہے۔ (۱)

امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پر گندگی پھیلانے والے کا انجام

{139} اعمشِ سے روایت ہے کہ بنو اسد میں سے کسی شخص نے حسین بن علی علیہ السلام کی قبر مبارک پر پاخانہ کر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے گھر کے تمام لوگ پاگل پن، جنون، کوڑھ، بیماری اور فقر کا شکار ہو گئے۔ (۲)

امام حسین علیہ السلام کی بددعا کا اثر:

{140} کلبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسین علیہ السلام کو جب کہ وہ پانی

---

(۱) شواہد النبوۃ ملا عبد الرحمن جامی صفحہ ۳۰۸؛ بارہ امام ملا عبد الرحمن جامی صفحہ ۷۸

(۲) معجم الکبیر جلد سوم صفحہ ۱۲۰ حدیث ۲۸۶۰؛ تاریخ مدینہ دمشق جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۴؛ تہذیب الکمال مزی جلد ششم صفحہ ۴۴۴؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی جلد سوم صفحہ ۳۱۱؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۹۷؛ ذکر شہادت امام حسینؑ ڈاکٹر طاہر القادری صفحہ ۱۹۷ حدیث ۹۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

پی رہے تھے کوئی چیز ماری جس سے آپ علیہ السلام کا جبڑا مبارک زخمی ہو گیا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے کبھی سیراب نہ کرے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ پھر اس نے اتنا پانی پیا کہ (پی پی کر اس کا معدہ) پھٹ گیا (جس سے وہ مر گیا مگر اس کی پیاس ختم نہ ہوئی)۔

قول مؤلف:

امام ہیثمی کہتے ہیں: اس روایت کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (۱)

امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر خون کی بارش کا برسنا:

{141} جعفر بن سلیمان سے مروی ہے کہ مجھے خالہ ام سالم نے بتایا کہ جب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو گھروں اور دیواروں پر خون جیسی بارش ہوئی۔ (۲)

---

(۱) معجم الکبیر جلد سوم صفحہ ۱۱۴ حدیث ۲۸۴۱؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد نہم صفحہ ۱۹۳؛ ذخائر العقبیٰ محب طبری جلد اوّل صفحہ ۱۴۴؛ ذکر شہادت امام حسینؓ طاہر القادری صفحہ ۱۹۱ حدیث ۸۶

(۲) تاریخ اسلام ذہبی جلد پنجم صفحہ ۱۶؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی جلد سوم صفحہ ۳۱۲؛ سمط النجوم العوالی عاصمی جلد سوم صفحہ ۱۸۷؛ ذخائر العقبیٰ جلد اوّل صفحہ ۱۴۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام علی بن حسین علیہ السلام کے معجزات

اپنے بیٹے کو ان کے قتل کی خبر دینا:

{142} آپ علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت زید نے آپ علیہ السلام سے خروج کا مشورہ لیا تو آپ علیہ السلام نے اُن کو منع کر دیا اور فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ خروج سے تم قتل ہو جاؤ گے، سولی چڑھائے جاؤ گے، تم جانتے نہیں کہ سیّدہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد میں سے جو بھی سفیانی کے خروج سے پہلے خروج کرے گا وہ قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ [1]

{143} ایک ثقہ راوی کا بیان ہے کہ ایک دِن میں حضرت علی بن حسین علیہ السلام کے ہاں گیا میرا جی چاہا کہ میں انھیں آواز دوں میں باہر بیٹھا رہا یہاں تک کہ وہ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے السلام علیکم کہا اور دعا دی۔ آپ علیہ السلام نے بھی مجھے وعلیکم السلام کہا پھر ایک دیوار کے قریب آئے اور فرمایا: اے فلاں! اس دیوار کو دیکھتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں ! یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں ایک دِن اس دیوار کے ساتھ تکیہ لگا کر غمگین بیٹھا تھا کہ میں نے اچانک ایک خوبصورت وخوشحال ہستی جس کے کپڑے نہایت عمدہ اور نفیس تھے اپنے سامنے کھڑی دیکھی جو میری طرف دیکھ کر کہہ رہی تھی: اے علی بن

---

[1] النہایہ فی غریب الحدیث جلد چہارم صفحہ ۱۴۶؛ سر السلسلۃ العلویہ ابی نصر بخاری صفحہ ۵۹؛ تاریخ ابن معین للدوری جلد اوّل صفحہ ۲۲۹؛ مسند الامام زید بن علی صفحہ ۱۱ مطبوعہ منشورات دار مکتبہ بیروت؛ نور الابصار شبلنجی (مترجم) جلد دوم صفحہ ۴۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسین علیہ السلام! تم مجھے غمگین کیوں لگ رہے ہو؟ اگر دُنیا کے باعث غمناک و غمگین ہو تو دُنیا ایک روزی ہے جیسے ہر نیک و بد کھاتا ہے؟

میں نے کہا: میرا دُکھ درد دُنیا کے لیے نہیں ہے کیونکہ دُنیا کا معاملہ وہی ہے جو آپ نے بیان فرمایا ہے۔

پھر اس ہستی پاک نے فرمایا: اگر تمہارا غم واندوہ آخرت کے لیے ہے تو وہ ایک سچا وعدہ ہے جس میں ایک بادشاہ قاہر فیصلہ کرے گا۔

میں نے کہا: میرا غم اس وجہ سے بھی نہیں ہے، آخرت تو ویسی ہی ہو گی جیسا آپ فرماتے ہیں۔

پھر اُس ہستی نے کہا: اے علی علیہ السلام! پھر تمہارا غم واندوہ کس وجہ سے ہے؟

میں نے کہا: میں فتنہ ابن زبیر سے ترساں ہوں۔

وہ ہستی بولی: اے علی علیہ السلام! آیا تُو نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے کوئی چیز مانگی ہو اور خدا نے اُسے نہ دی ہو؟

میں نے کہا: نہیں۔

پھر اُس نے کہا: آیا تُو نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو خدا سے ڈرتا ہو اور خدا نے اس کے لیے کفایت کار نہ کی ہو؟

میں نے کہا: نہیں۔

پتہ چلا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے آپ علیہ السلام سے حرف ہائے راز کہہ رہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھے۔ ﴿۱﴾

امام علی بن حسین علیہ السلام کی امامت پر حجر الاسود کا فیصلہ:

{144} حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد محمد بن حنفیہ حضرت زین العابدین علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا: میں تمہارا چچا ہوں اور تم سے عمر میں بھی بڑا ہوں اس لیے امامت کا زیادہ حق دار ہوں، آپ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلاح مجھے دے دیں۔

حضرت زین العابدین علیہ السلام نے کہا: اے چچا! خدا سے ڈرو اور جس چیز کے آپ سزاوار نہیں ہیں اس کا دعویٰ نہ کریں۔ دوسری دفعہ محمد بن حنفیہ نے مبالغہ سے کام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے چچا! آؤ حاکم کے پاس چلیں جو ہمارے مابین فیصلہ صادر کرے۔

محمد بن حنفیہ نے کہا: وہ کون سا حاکم ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ حجر الاسود ہے۔

دونوں وہاں پہنچے تو حضرت زین العابدین علیہ السلام نے کہا: اے چچا بات کرو۔ اُنھوں نے کی تو کوئی جواب نہ ملا۔ بعد ازاں آپ علیہ السلام نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور اللہ تعالیٰ کو اس کے صفاتی ناموں سے پکارا جس سے حجر الاسود باتیں کرنے لگا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اپنا چہرہ حجر الاسود کی طرف کر کے کہا: تجھے اس پروردگار کی قسم ہے جس نے اپنے بندوں کے وعدے تجھ پر رکھے ہوئے ہیں، ہمیں اطلاع دو کہ حسین علیہ السلام

﴿۱﴾ شواہد النبوۃ صفحہ ۳۱۱؛ بارہ امام جامی صفحہ ۸۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے بعد امامت و صایت کا کسے حق ہے؟

حجر الاسود کانپ اُٹھا، قریب تھا کہ اپنی جگہ سے گر پڑے لیکن پھر فصیح و بلیغ زبان میں کہا: اے محمد حنفیہ! یہ چیز مسلّم ہے کہ حسین علیہ السلام کے بعد امامت و وصایت کا حق علی بن حسین علیہ السلام کو ہے۔ (۱)

امام علی بن حسین علیہ السلام کا دو افراد کو نجات دلوانا:

{145} ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دورانِ طواف ایک عورت ایک مرد کا ہاتھ حجرِ اسود سے چمٹ گیا ہر طرح سے چھڑانے کی سعی کی گئی لیکن وہ چمٹے رہے۔ لوگوں نے یہ حال دیکھ کر مشورہ دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے آپ علیہ السلام وہاں آ نکلے اور انھیں دیکھ کر آگے آ گئے۔ آپ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر پھیرا تو ان کے ہاتھوں کو رہائی مل گئی اور پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔ (۲)

---

(۱) شواہد النبوۃ صفحہ ۳۱۴؛ بارہ امام عبد الرحمن جامی صفحہ ۹۳

(۲) بارہ امام ملا عبد الرحمن جامی صفحہ ۹۴؛ شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۱۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام محمد بن علی علیہ السلام کے معجزات

امام محمد باقر علیہ السلام کا غیب کی خبر دینا:

{146} ایک ثقہ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن علی علیہ السلام کے ہمراہ ہشام بن عبدالملک کے گھر کے پاس سے اس وقت گزرے جب وہ اس کی بنیاد رکھ رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کیقسم یہ گھر خراب وخستہ ہو جائے گا اور لوگ اس کی مٹی تک کو اُکھاڑ کر لے جائیں گے، یہ پتھر جن سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے کھنڈرات میں تبدیل ہو جائیں گے۔

راوی کہتا ہے کہ مجھے اس بات سے تعجب ہوا کہ ہشام کے گھر کو کون خراب اور تباہ کر سکتا ہے؟ جب ہشام نے وفات پائی تو ولید بن ہشام کے کہنے پر اس کو مسمار کر دیا گیا اور مٹی کو اس حد تک کھودا گیا کہ مکان کی بنیاد کے پتھر نظر آنے لگے۔ میں نے خود اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (۱)

امام محمد باقر علیہ السلام کا دِلوں کے راز سے آگاہ ہونا:

{147} فیض بن مطر کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں حاضر ہوا تو میں نے چاہا کہ میں نمازِ عشاء گزارنے کے لیے جگہ کے بارے میں سوال کروں۔ میں نے ابھی سوال بھی نہ کیا تھا کہ آپ علیہ السلام نے حدیث بیان کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی کشادہ زمین پر جہاں گھاس کثرت سے

(۱) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۱۸؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

نمودار ہو نماز ادا کرتے تھے۔ (۱)

امام محمد باقر علیہ السلام کے اشارے سے کھجوروں کے جھنڈ کا چل پڑنا

{148} ایک راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ پر بندے کا کیا حق ہے؟ آپ علیہ السلام نے اپنا چہرہ مجھ سے پھیر لیا۔ میں نے تین بار اپنا سوال دہرایا، تیسری دفعہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا پر میرا حق یہ ہے کہ وہ اس کھجوروں کے جھنڈ کو کہے کہ اِدھر آؤ تو وہ آ جائے۔

آپ علیہ السلام نے جونہی اس جھنڈ کو اشارہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ حرکت میں آ گیا تاکہ آپ علیہ السلام کی طرف آ جائے لیکن آپ علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ وہ اپنی جگہ پر قائم رہے کیونکہ آپ علیہ السلام نے اس اس طرح آنے کے لیے نہیں کہا تھا۔ (۲)

عام لوگوں کی طرح اہلبیت علیہ السلام کی آنکھوں کے آگے حجابات نہیں ہوتے۔

{149} ایک اور بزرگ روایت کرتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک کنیز باہر آئی، وہ جوانی میں قدم رکھ رہی تھی، مجھے بہت اچھی لگی۔ میں نے اس کے پستانوں کو چھوتے ہوئے کہا: اپنے آقا سے کہو فلاں شخص دروازے پر حاضر ہے۔

اندر سے آواز آئی: اندر آ جاؤ ہم تمہارے انتظار میں ہیں۔

میں اندر گیا تو عرض کی: حضور میرا بدی کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

(۱) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۱۹، بارہ امام جامی صفحہ ۱۰۳

(۲) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۲۱؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو لیکن یہ کبھی تصور نہ کرنا کہ یہ درو دیوار ہماری آنکھوں کے سامنے ویسے ہی بحیثیت حجاب ہوتے ہیں جیسے تمہاری آنکھوں کے سامنے۔ اگر ایسا ہو تو تمہارے ہمارے درمیان فرق کیا رہا؟ اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا۔ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۲۱؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۰۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام جعفر صادق علیہ السلام کے معجزات

امام جعفر صادق علیہ السلام کا دربان کی نظروں سے اوجھل ہو جانا:

{150} ایک دِن منصور نے اپنے دربان کو ہدایت کی کہ حضرت جعفر علیہ السلام کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے شہید کر دینا۔ اسی دِن حضرت جعفر علیہ السلام تشریف لائے اور منصور کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ منصور نے دربان کو بلایا، اُس نے دیکھا کہ حضرت جعفر علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔

جب آپ علیہ السلام واپس تشریف لے گئے تو منصور نے دربان کو بلا کر کہا: میں نے تجھے کس بات کا حکم دیا تھا؟

دربان بولا: خدا کی قسم! میں نے حضرت جعفر علیہ السلام کو آپ کے پاس نہ آتے دیکھا ہے نہ جاتے۔ بس اتنا نظر آیا کہ وہ آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ ①

امام جعفر صادق علیہ السلام کا چار پرندوں کو زندہ کرنا:

{151} ایک راوی کہتا ہے کہ ایک دن میں بہت سے آدمیوں کے ساتھ حضرت امام جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند اقدس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ

"خُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ"

(سورۃ البقرۃ)

① شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۲۹؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۳۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

یعنی پرندوں میں سے چار پرندے پکڑیئے، پھر انھیں اپنی طرف بلائیے۔

تو کیا وہ پرندے ہم جنس تھے؟ یا ایک دوسرے سے مختلف؟

پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہیں ویسا ہی کر کے دکھاؤں؟

ہم نے کہا: جی ہاں!

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے مور! اِدھر آ جاؤ، اُسی وقت ایک مور حاضر ہو گیا۔

پھر کہا: اے کوے! اِدھر آ جاؤ، تو فوراً ایک کوا آ گیا۔

پھر کہا: اے باز! اِدھر آ جاؤ، تو اسی وقت ایک باز حاضر ہو گیا۔

پھر کہا: اے کبوتر! اِدھر آ جاؤ، تو فوراً ایک کبوتر آ گیا۔

چاروں پرندے آ گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور ایک ایک کا گوشت دوسرے سے ملا دو، لیکن ہر ایک کے سر کو بحفاظت رکھو۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے مور کے سر کو پکڑ کر کہا: اے مور! ہم نے دیکھا کہ اس کی ہڈیاں، پر اور گوشت اس کے سر کے ساتھ مِل گئے اور وہ ایک صحیح و سالم مور ہو گیا۔ اسی طرح دوسرے تین پرندوں سے معاملہ کیا، تو وہ بھی زندہ ہو گئے۔ (1)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی بددعا کا اثر:

{152} حضرت جعفر صادق علیہ السلام کو حکم بن عباس کلبی کا یہ کلام پہنچا کہ ہم نے

(1) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۳۴: بارہ امام جامی صفحہ ۱۴۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

تمہارے زید کو کھجور کے تنے پر پھانسی دی، میں نے کوئی مصری نہیں دیکھا جس کو تنے پر پھانسی دی جائے۔ تو حضرت علیہ السلام نے آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کہا: ''اے اللہ! کتوں سے کوئی کتا اس پر مسلط فرمادے۔'' پس بنوامیہ نے اس کو کوفہ بھیجا اور راستہ ہی میں شیر نے اسے چیر پھاڑا۔ حضرت علیہ السلام کو خبر پہنچی تو فوراً سجدہ میں گر گئے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے ہمارا وعدہ پورا کیا۔''①

امام صادق علیہ السلام کا مُردہ گائے کو زندہ کرنا

{153} ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک روز مَیں مکّہ معظّمہ میں حضرت امام جعفر علیہ السلام کے ہمراہ جارہا تھا کہ ہم ایک جگہ سے گزرے جہاں پر ایک عورت مُردہ گائے پر آہ وزاری کررہی تھی۔ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: آیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مُردہ گائے کو زندہ کردے گا؟ عورت بولی: آپ ہم سے اس طرح مذاق کیوں کرتے ہیں میں تو پہلے ہی مصیبت میں ہوں۔

امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا: میں تم سے مذاق نہیں کرتا۔ اسکے بعد امام جعفر علیہ السلام نے گائے کے لیے دعا فرمائی۔ گائے کے سر اور پاؤں کو پکڑ کر اُسے ہلا یا وہ گائے جلدی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر امام صاحب علیہ السلام لوگوں میں چلے گئے اور وہ عورت آپ علیہ السلام

① تاریخ دمشق ابن عساکر جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴؛ معجم الادباء صفحہ ۱۳۲؛ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۸؛ نور الابصار (مترجم) جلد دوم صفحہ ۶۸؛ شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۳۵؛ بارہ امام صفحہ ۱۴۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی پہچان نہ کر سکی۔ ﴿۱﴾

امام صادق علیہ السلام کی غیبی کیفیت سے آگاہی:

{154} ایک دفعہ ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو میرے ہمراہ ایک کنیز بھی تھی۔ میں نے اس کنیز سے مباشرت کی اور پھر غسل کے لیے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ حضرت امام صادق علیہ السلام کی ملاقات کے لیے ان کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام کی نظر مجھ پر پڑی۔

آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو بصیر! شاید کہ تمہیں اس بات کا علم نہیں کہ انبیاء کرام علیہ السلام اور ان کی آل و اولاد کی قیام گاہوں پر جنابت کی حالت میں نہیں آتے۔

میں نے کہا: اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے احباب کو آپ علیہ السلام کی طرف آتے دیکھا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید آپ علیہ السلام کی زیارت کی دولت پھر ہاتھ نہ آئے، اس لیے میں آ گیا۔ یہ کہہ کر میں نے توبہ کی کہ میں آئندہ ایسا نہ کروں گا اور پھر باہر آ گیا۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۳۳؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۴۱

﴿۲﴾ شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۳۲؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۳۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے معجزات

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا غیب کی خبر دینا:

{155} اسحاق بن عمار نے روایت کی کہ ہے جب ہارون رشید نے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قید کر دیا تو امام ابو حنیفہ کے دونوں شاگرد ابو یوسف اور امام محمد جیل میں آپ علیہ السلام کے پاس گئے اور آپ علیہ السلام سے سلام عرض کر کے بیٹھ گئے۔ اُنھوں نے ارادہ کیا کہ فقہی سوال کریں اور آپ علیہ السلام کی نقاہت کا اندازہ کریں۔ اسی اثنا میں سپاہی آیا اور عرض کیا کہ میری ڈیوٹی ختم ہو چکی ہے میں انشاء اللہ کل آوں گا۔ اگر کسی شئے کی ضرورت ہو تو فرما دیں مَیں کل لیتا آوں گا۔

(امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے) فرمایا: جاؤ! مجھے ضرورت نہیں۔ پھر قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن سے فرمایا: تعجب ہے کہ یہ شخص مجھے کہتا ہے کہ میں اسے کسی شئے کی تکلیف دوں اور وہ اسے کل لیتا آئے گا حالانکہ وہ اسی رات مر جائے گا۔

دونوں امامِ فقہ سوال کرنے سے رُک گئے اور اُٹھ کر واپس آ گئے اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کوئی سوال نہ کیا اور کہنے لگے ہم فرض و سنّت سے متعلق سوال کا ارادہ رکھتے تھے اور وہ ہمارے ساتھ علم غیبت کی باتیں کرنے لگے۔ خدا کی قسم! ہم اس شخص کے پیچھے کسی کو بھیجتے ہیں جو اس کے دروازہ پر رات بسر کرے اور وہ دیکھے کہ اس کا حال کیا ہوتا؟

چنانچہ اُنھوں نے ایک شخص کو بھیجا جو اس شخص کے دروازے پر بیٹھا رہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب آدھی رات ہوئی تو اس شخص کے گھر والوں نے رونے کی آواز بلند کی۔ کہا گیا کیا بات ہے؟ گھر والوں نے کہا صاحب خانہ اچانک مر گیا ہے۔ وہ شخص امامانِ فقہ کی طرف واپس لوٹا اور ان کو سپاہی کے مرنے کی خبر دی اس سے وہ دونوں سخت حیران ہوئے۔ (1)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دریا سے گمشدہ کنگن برآمد کرنا:

{156} راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السلام کو بصرہ لے گئے تو میں مدائن کے نزدیک آپ علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا ہمارے عقب میں بھی ایک کشتی تھی جس میں ایک عورت تھی جس نے اپنے خاوند سے سہاگ رات منائی تھی کہ اچانک اس کشتی سے شور وغوغا سنائی دیا۔

آپ علیہ السلام نے پوچھا: یہ کیسا شور ہے؟

میں نے عرض کی کہ کشتی میں دلہن جا رہی ہے۔ ایک گھنٹہ گزرا تو پھر شور وشین سنائی دیا۔

آپ علیہ السلام نے پوچھا: یہ آہ وفغاں کیسی ہے؟

لوگوں نے عرض کی کہ کشتی میں بیٹھی ہوئی دلہن نے دریا سے تھوڑا سا پانی لینا چاہا تو اس کا طلائی کنگن پانی میں گر گیا ہے اور وہ رو رہی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کشتی کا خیال رکھنا۔

لوگوں نے آپ علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کی۔ نیز آپ علیہ السلام نے کہا کہ اس کشتی

---

(1) نور الابصار شبلنجی (مترجم) جلد دوم صفحہ ۸۰؛ فصول المہمہ فی معرفۃ الائمۃ ابن صباغ مالکی جلد دوم صفحہ ۲۸۴؛ الاتحاف بحب الاشراف صفحہ ۲۲۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے ملاح سے بھی کہہ دو کہ کشتی کو بحفاظت رکھے۔

کشتی کنارے پر لگی تو آپ علیہ السلام نے زیرِ لب کچھ پڑھنا شروع کیا۔ پھر ملاح سے فرمایا کہ وہ لنگوٹا باندھ کر پانی میں کود دے اور کنگن کو پکڑ ے۔ ہم نے دیکھا کہ کنگن سطحِ آب پر آ گیا اور ملاح نے پانی میں کود کر کنگن کو پکڑ لیا۔ (1)

(1) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۴۰؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۵۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

امام علی رضا علیہ السلام کا ایک شخص کو موت کی خبر دینا:

{157} سعید بن سعید سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا اور فرمایا: اللہ کے بندے جو وصیت کرنا چاہتے ہو کر لو اور اس کے لیے تیاری کرو جس سے خلاصی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ شخص تین روز مر گیا۔ (۱)

امام علی رضا علیہ السلام کا ایک شخص کے خواب سے واقف ہونا:

{158} اہل نباح میں سے ایک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ نباح میں تشریف لائے ہیں اور جس مسجد میں حاجی ٹھہرتے ہیں وہاں قیام فرما ہیں۔ میں نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اسلام علیک عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک طباق تھا جس میں صیحانی کھجوریں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے مٹھی بھر مجھے عنایت فرمائیں۔ میں نے گنیں تو سترہ تھیں۔ میں نے ان سے یہ تعبیر لی کہ میری عمر سترہ سال باقی ہے۔ اس واقعہ کے بیس روز بعد میں نے سنا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام اس مسجد میں تشریف لائے ہیں تو میں نے فوراً آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ علیہ السلام کو اسی جگہ تشریف فرما دیکھا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فرما تھے۔ آپ علیہ السلام کے پاس بھی اسی

---

(۱) الصواعق المحرقہ ابن حجر مکی (مترجم) صفحہ ۷۰۴؛ فرائد السمطین (مترجم) جلد دوم صفحہ ۳۸۳ حدیث ۴۸۶؛ نور الابصار (مترجم) جلد دوم صفحہ ۱۰۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

طرح ایک طبق تھا جس میں کھجوریں بھری تھیں۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا۔ آپ علیہ السلام نے جواب دیا اور مجھے اپنے نزدیک بلا کر مٹھی بھر کھجوریں دیں، میں نے گنیں تو سترہ تھیں۔ میں نے کہا: اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے تو اس سے زیادہ کھجوریں چاہییں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اس سے زیادہ دیتے تو میں بھی دے دیتا۔ (۱)

امام علی رضا علیہ السلام کا ایک شخص کو عربی زبان کا عالم بنانا

{159} ابو اسماعیل سندی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رضا علیہ السلام کی زیارت کے لیے گیا تو مجھے عربی کی 'الف با' بھی نہیں آتی تھی، میں نے انھیں سندی میں سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے اسی زبان مین جواب دیا۔ بعد ازاں میں نے اپنی زبان میں کئی سوال کیے۔ آپ علیہ السلام نے تمام کا اسی زبان میں جواب دیا۔

پھر میں نے آتے وقت عرض کی: مجھے عربی نہیں آتی آپ علیہ السلام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ملہم فرما دے۔ آپ علیہ السلام نے دستِ اقدس میرے ہونٹوں پر پھیرا تو اسی وقت میں نے عربی بولنا شروع کر دی۔ (۲)

امام علی رضا علیہ السلام کی دِلوں کے راز سے واقفیت:

{160} ایک راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حج کا ارادہ کیا تو میری لونڈی نے

---

(۱) الصواعق محرقہ (مترجم) صفحہ ۴۷۰؛ فرائد السمطین جلد دوم صفحہ ۳۸۲ حدیث ۴۸۵؛ شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۴۸؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۷۹

(۲) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۴۹؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۸۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہایت عمدہ ریشمی کپڑے سے جامہ احرام تیار کیا۔ جب وقت احرام آیا تو میرے دِل میں ریشمی کپڑے کے احرام کی حلت وحرمت کا اندیشہ پیدا ہوا تو میں نے ریشمی احرام ترک کر دیا اور کوئی اور کپڑا پہن لیا۔

جب میں مکّہ پہنچا تو حضرت علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط کے ساتھ وہ کپڑا بھی بھیج دیا لیکن اس میں لکھنا بھول گیا کہ ریشمی کپڑے سے احرام باندھنا جائز ہے یا ناجائز؟ حالانکہ میں نے خط اسی نسبت سے ارسال کیا تھا۔ یہاں تک کہ قاصد خط کا جواب لے کر آ گیا۔ خط کے آخر میں لکھا تھا ''اگر محرم ریشمی احرام باندھ لے تو کوئی حرج نہیں۔''[1]

[1] شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۵۰؛ بارہ امام جامی صفحہ ۱۸۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام محمد بن علی علیہ السلام کے معجزات

امام محمد تقی علیہ السلام کی برکت سے خشک درخت پر پھل لگنا:

{161} جب مامون الرشید نے اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کر کے مدینہ منورہ روانہ کیا تو آپ علیہ السلام راستہ میں چند روز کے لیے کوفہ میں ٹھہرے۔ آخری دِن آپ علیہ السلام ایک مسجد میں تشریف لے گئے جس میں بیری کا درخت تھا جو کبھی بھی بار آور نہیں ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام نے پانی کا کوزہ طلب فرمایا اس درخت کی جڑ کے پاس بیٹھ کر وضو فرمایا، بعدازاں نمازِ مغرب ادا کرنے چلے گئے۔ نماز ادا کرے درخت کی جڑ کے پاس پہنچے، دیکھا تو اس پر بغیر گٹھلی کے میٹھا پھل لگا ہوا تھا، جسے لوگ بطور تبرک لیتے اور کھاتے۔ [1]

امام محمد تقی علیہ السلام کی علمِ غیب سے آگاہی:

{162} ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جواد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہاں کہ فلاں صالح نے آپ علیہ السلام کو سلام بھیجا ہے اور وہ آپ علیہ السلام سے کفن کے لیے کپڑے کا ملتجی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ان باتوں سے مستغنی ہو چکا ہے۔

یہ سُن کر میں باہر آ گیا لیکن مجھے آپ علیہ السلام کے ارشاد کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ آخر

---

[1] شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۵۶؛ نور الابصار (مترجم) جلد دوم صفحہ ۱۱۷؛ فصول المہمہ ابن صباغ مالکی جلد دوم صفحہ ۳۷۶؛ بارہ امام جامی صفحہ ۲۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

پتہ چلا کہ وہ اس سے تیرہ چودہ روز پہلے ہی مر چکا تھا۔

امام محمد تقی علیہ السلام کے لیے بھوکے درندوں کا عاجز بن جانا:

{163} بعض حفاظ نے نقل کیا کہ ایک عورت نے متوکل کے پاس آ کر کہا کہ وہ سیّدہ ہے، اُس نے لوگوں سے دریافت کیا تو اُنھوں نے امام جواد علیہ السلام کی طرف اُس کی رہنمائی کی۔ متوکل نے آپ علیہ السلام کو پیغام بھیجا، آپ علیہ السلام تشریف لائے۔

متوکل نے آپ علیہ السلام کو اپنے ساتھ شاہی تخت پر بٹھایا اور کہا یہ عورت خود کو سیّدہ بتلاتی ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے امام حسین علیہ السلام کی اولاد کا گوشت درندوں پر حرام کیا ہے اس عورت کو درندوں کے سامنے چھوڑا جائے۔

متوکل نے اس عورت سے کہا تو عورت نے اعتراف کر لیا کہ وہ جھوٹی ہے۔ پھر متوکل سے کہا گیا کہ محمد تقی علیہ السلام پر یہ تجربہ کریں۔ اُس نے تین درندے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ درندے اس کے محل کے صحن میں حاضر کیے گئے، پھر اُس نے امام جواد علیہ السلام کو بلایا۔ جب آپ علیہ السلام دروازہ سے داخل ہوئے تو فوراً دروازہ بند کر دیا گیا۔ حالانکہ درندوں نے اپنی آوازوں سے لوگوں کے کان بہرے کر دیئے تھے۔ جب آپ علیہ السلام صحن میں تشریف لائے اور سیڑھی چڑھنے کا ارادہ کیا تو وہ آپ علیہ السلام کی طرف آئے اور بالکل خاموش ہو گئے اور آپ علیہ السلام سے نیاز مندی کرتے ہوئے آپ علیہ السلام کے گرد پھرنے لگے اور امام جواد علیہ السلام اپنی آستین سے ان کو تھپکی دیتے

Presented By: https://jafrilibrary.com

رہے، پھر وہ تینوں بیٹھ گئے اور آپ علیہ السلام سیڑھی پر چڑھ کر متوکل کے پاس تشریف لے گئے۔اس سے کچھ دیر گفتگو کر کے نیچے اُترے تو درندوں نے آپ علیہ السلام کے ساتھ پہلے کی طرح سلوک کیا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام باہر آ گئے۔

متوکل نے آپ علیہ السلام کو بے بہا عطایا بھیجے۔ پھر متوکل سے کہا گیا کہ آپ علیہ السلام بھی اپنے چچا کے بیٹے کی طرح کریں مگر اُس نے جرأت نہ کی اور کہا کہ تم میری موت چاہتے ہو۔ پھر اُن سے کہا کہ اس کو صیغۂ راز میں رکھیں اور کسی کو نہ بتائیں۔ [1]

قول مؤلف:

اس واقعہ کو امام حسن عسکری علیہ السلام کے لیے بھی بیان کیا گیا ہے۔ [2] لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا واقعہ دونوں آئمہ کرام علیہ السلام کے ساتھ پیش آنا بھی ممکن ہے کہ شاید ایسا دوبار ہوا ہو۔

---

[1] نور الابصار (مترجم) جلد دوم صفحہ ۱۱۶؛ فصول المہمہ ابن صباغ جلد دوم صفحہ ۳۷۷

[2] نظم درر السمطین حافظ زرندی حنفی صفحہ ۲۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام علی بن محمد علیہ السلام کے معجزات

امام علی نقی علیہ السلام کی علمِ غیب سے آگاہی:

{164} اسباطی سے روایت ہے اُنھوں نے کہا میں امام ابوالحسن علی بن محمد علیہ السلام کے پاس مدینہ منورہ میں عراق سے حاضر ہوا تو مجھے فرمایا: واثق کا کیا حال ہے؟

میں نے کہا: میرے آنے تک خیر و عافیت تھی اور میں ابھی ابھی آیا ہوں اور سب لوگوں کے بعد آیا ہوں اور وہ صحیح سلامت تھے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں وہ مر گیا ہے۔ جب آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا تو میں نے سمجھا کہ لوگوں سے ان کی مراد اپنی ذات کریمہ ہے، میں خاموش ہو گیا۔

پھر فرمایا: ابن زیاد کا کیا حال ہے؟

میں نے کہا: لوگ اس کے ساتھ ہیں اور حکم اس کا جاری اور نافذ ہے۔

فرمایا: اس پر نحوست آگئی ہے۔

پھر فرمایا: اللہ کی تقادیر اور احکام کا نفوذ ضروری اور لازمی ہے۔ اے حیران! واثق مر گیا اور جعفر متوکل نے اس کی جگہ سنبھال لی ہے اور ابن زیاد قتل ہو گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: کب سے یہ ہوا ہے؟

فرمایا: تمہارے جانے کے چھ روز بعد۔

چنانچہ تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ متوکل کا قاصد مدینہ آیا، اُس نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

وہی خبر دی جو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ (۱)

امام علی نقی علیہ السلام کے حکم سے تصویر کا شیر بن جانا:

{165} ایک ہندوستانی شعبدہ باز متوکل کے ہاں آیا ہوا تھا جو عجیب وغریب شعبدے دکھاتا تھا۔ ایک دِن متوکل نے اسے کہا کہ اگر تم محمد بن علی علیہ السلام کو خجل وشرمندہ کر دو تو تمہیں ایک ہزار دینار دوں گا۔ شعبدہ باز نے کہا: اچھا چند پتلی پتلی روٹیاں دستر خوان پر رکھ دو اور مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ خلیفہ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت ہادی علیہ السلام نے روٹی پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا، شعبدہ باز نے ایک ایسا عمل کیا جس کے اثر سے روٹی اُٹھ کر حضرت ہادی علیہ السلام سے دُور چلی جاتی۔ اُس نے اس طرح تین بار کیا، جس سے اہلِ مجلس ہنسنے لگے۔

اِسی مسجد میں ایک قالین تھا جس پر شیر کی شکل کھنچی ہوئی تھی۔ حضرت ہادی علیہ السلام نے اس شیر کو اشارہ کیا کہ اسے پکڑ لو۔ وہ شکل سچ مچ کا شیر بن گئی۔ پھر اس نے شعبدہ باز پر جست لگائی اور اسے زمین میں گاڑ دیا اور پھر اسی قالین پر واپس چلا گیا۔

متوکل نے ہر چند عرض کی کہ آپ علیہ السلام شعبدہ باز کو زمین سے نکال لیں مگر آپ علیہ السلام نے عرض قبول نہ کی اور فرمایا: خدا کی قسم! تم اب اس شعبدہ باز کو پھر نہ دیکھو گے۔ لہٰذا وہ مجلس سے باہر آ گیا اور اس کے بعد اسے کسی نے نہ دیکھا۔ (۲)

---

(۱) نور الابصار شبلنجی (مترجم) جلد دوم صفحہ ۱۲۴؛ فصول المہمہ ابن صباغ مالکی جلد دوم صفحہ ۲۹۵

(۲) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۶۲؛ بارہ امام جامی صفحہ ۲۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام علی نقی علیہ السلام کا ایک لڑکے کو تین دن پہلے موت کی خبر دینا:

{166} ایک دن دعوت ولیمہ تھی جس میں شرکت کے لیے حلیفوں کی اولاد آئی ہوئی تھی۔ بہت سے لوگ ان کی تعظیم کے لیے جمع تھے۔ اس مجلس میں ایک ایسا نوجوان بھی موجود تھا جو طریقۂ ادب و آداب سے بالکل عاری تھا۔ ٹیں ٹیں باتیں کرتا اور ہنستا۔

حضرت ہادی علیہ السلام نے اپنا چہرۂ انور اس کی طرف کر کے فرمایا: تم ہنسی کے گول گپے کیوں بنے جاتے ہو؟ تمھیں اللہ کا ذِکر بھول گیا ہے۔ یاد رکھو! تم تین دن کے بعد اہلِ قبور میں سے ہو گے۔

یہ سُن کر وہ نوجوان اس بے ادبی سے باز آ گیا لیکن جب کھانا کھایا تو بیمار ہو گیا اور تیسرے دن فوت ہو گیا۔ (1)

(1) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۶۲؛ بارہ امام جامی صفحہ ۲۱۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام حسن بن علیؑ کے معجزات

امام حسن عسکریؑ کا دِل کے راز سے واقف ہونا:

{167} ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھنے کے لیے ایک عریضہ لکھا اور میں چاہتا تھا کہ چوتھے روز کے بخار کے متعلق بھی آپ علیہ السلام سے پوچھ لوں۔ لیکن مجھے یہ بات لکھنا یاد نہ رہی۔ آپ علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ تمہارے مسئلے کا جواب یہ ہے: تم یہ بھی چاہتے تھے کہ چوتھے روز کے بخار کے متعلق بھی پوچھو لیکن تم بھول گئے۔ دیکھو آیت شریف:

"یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ"

کاغذ پر لکھ کر محموم (جسے حماء چڑھا ہوا ہو) کے گلے میں آویزاں کر دو۔

میں نے ایسا ہی کیا اور محموم کو آرام آ گیا۔ [1]

امام حسن عسکری علیہ السلام کا غائب کی خبر دینا:

{168} اسماعیل بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے دروازے پر بیٹھا تھا۔ آپ علیہ السلام باہر تشریف لائے تو میں نے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنی حاجت پیش کی اور میں نے قسم کھائی کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم کھاتے ہو اور دو سو دینار تُو نے زمین میں دفن کر

---

[1] شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۶۵؛ بارہ امام جامی صفحہ ۲۲۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

رکھے ہیں۔ میں یہ اس لیے نہیں کہہ رہا ہوں کہ تجھے عطیہ روکنا چاہتا ہوں۔ اے غلام جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے دو دو۔

غلام نے مجھے دوسو دینار دے دیئے، میں نے آپ علیہ السلام کا شکریہ ادا کیا اور واپس ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تو دوسو دینا گم پائے گا جن کا تو محتاج ہے۔ میں وہاں گیا وار دینار تلاش کیے تو وہ اپنی جگہ تھے، میں نے وہ نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیئے جس کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر لمبی مدت میں نے ان کا خیال نہ کیا۔ اچانک مجھے ضرورت پڑی تو اس جگہ تلاش کرنے لگا مگر وہ نہ ملے۔ میں غمناک ہوا اور اس کا مجھے سخت صدمہ ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے لڑکے نے وہ جگہ پہچانی اور دینار نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ حاصل نہ ہوا، جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا وہی ہوا۔ ①

امام حسن عسکری علیہ السلام کا شکم کے حالات سے آگاہی

{169} ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کو خط لکھا تا کہ ''مشکوٰۃ'' کے معنیٰ پوچھوں، میری بیوی بھی حاملہ تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس کے لیے بھی دعائے خیر کراؤں اور بچّے کا نام بھی آپ علیہ السلام ہی رکھیں۔ آپ علیہ السلام نے جواب تحریر فرمایا: ''مشکوٰۃ'' قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن فرزند خاتون کے متعلق کچھ تحریر نہ کیا۔ ہاں خط کے آخر میں یہ تحریر فرمایا: ''عظم اللہ اجرکَ واخلف علیکَ'' چنانچہ میری بیوی کے ہاں اس حمل میں مردہ بچّی پیدا ہوئی لیکن دوسرے حمل میں بچّہ نے جنم لیا۔ ②

---

① نور الابصار شبلنجی (عربی) جلد دوم صفحہ ۱۷۸؛ فصول المہمہ جلد دوم صفحہ ۲۱۴

② شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۶۶؛ بارہ امام جامی صفحہ ۲۲۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام محمد بن حسن المہدی علیہ السلام کے معجزات

امام مہدی علیہ السلام کا ایک شخص کو شفا دینا:

{170} ایک دفعہ اہل حلہ میں سے ایک شخص جس کا نام اسماعیل تھا کو زخم آ گیا جس کے علاج و معالجہ سے حلہ اور بغداد کے حکماء عاجز آ گئے اور کہنے لگے کہ اس کا علاج سوائے قطع و برید کے کوئی نہیں لیکن یہ حصہ کاٹنے میں بہت زیادہ خطرہ ہے کیونکہ وہ نس جس پر زندگی کا دارومدار ہے وہ اس کے پاس ہی ہے۔

اسماعیل کہتا ہے جب تمام اطباء مایوس ہو گئے تو میں (سر من رائے) مشہد شریف چلا گیا۔ اماموں کی زیارت کے بعد میں ایک حوض میں کود گیا اور خدا سے استمداد و استعانت کرنے لگا۔ بعض راتوں میں قیام بھی کرتا رہا اور زیادہ وقت وہیں گزارا۔ ایک روز میں نے دجلہ کے کنارے جا کر غسل کیا، پاک و صاف کپڑے پہنے اور مشہد شریف کی طرف متوجہ ہو گیا۔

میں نے دیکھا کہ اس طرف چار سوار آ رہے ہیں دو تلوار بستہ تھے، ایک کے ہاتھ میں نیزہ تھا اور چوتھے کے کندھے پر اُتری ہوئی کمان تھی۔ یہ سب شرفائے مشہد میں سے معلوم ہوتے تھے۔ جب میرے پاس آئے تو اُنھوں نے السلام علیکم کہا، میں نے وعلیکم السلام کہا۔ نیزہ بردار کمان والے کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرے دو اس سے ذرا دور کھڑے ہو گئے۔

جس شخص کے پاس کمان تھی مجھ سے کہنے لگا: کیا تو اپنے اعزاء و اقارب کے ہاں اکیلا ہی جائے گا؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے کہا: ہاں جناب!

آپ نے فرمایا: میرے پاس آؤ! تا کہ میں تمہارے زخم کا معائنہ کروں۔

میں اُن کے پاس گیا، آپ نے میرے زخم کو اچھی طرح نچوڑا جس سے مجھے سخت درد محسوس ہوا۔ نیزہ بردار کہنے لگا: اے اسماعیل! کیا تجھے فلاح حاصل ہوئی؟

میں حیران تھا کہ وہ میرے نام سے کیسے آگاہ ہو گئے۔ میں نے کہا: ہم فلاح پا گئے آپ بھی انشاء اللہ فلاح پائیں گے۔

نیزہ بردار کہنے لگا: یہ امام علیہ السلام ہیں۔ میں دوڑ کر آپ علیہ السلام کے پاس گیا، آپ علیہ السلام سے بغل گیر ہوا، پھر آپ علیہ السلام کے زانو کو بوسہ دیا۔ آپ علیہ السلام چل دیئے، میں بھی پیچھے پیچھے ہولیا۔ آپ علیہ السلام نے مجھ سے واپس چلے جانے کو کہا۔ میں نے عرض کی میں آپ علیہ السلام سے ہرگز جدا نہیں ہوں گا۔ آپ علیہ السلام نے بارِ دیگر فرمایا: مصلحت اسی میں ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ میں نے وہی جواب دیا۔

نیزہ بردار نے کہا: تجھے شرم نہیں آتی تجھے امام نے دوبارہ واپس جانے کو کہا اور تُو خلافِ امر کر رہا ہے۔ یہ سُن کر میں کھڑا ہو گیا۔ آپ علیہ السلام چند قدم چلے پھر مجھ سے کہا: دیکھو! تم جب بغداد جاؤ گے تو مستنصر تمہیں دربار میں طلب کرے گا، اُس کی کوئی بات نہ ماننا۔ میں اسی حالت میں تھا کہ آپ علیہ السلام نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

اس کے بعد میں مشہد شریف آ گیا اور ان سواروں کے حالات معلوم کیے۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ اس شہر کے آس پاس کے گاؤں کے شریف لوگ تھے۔

میں نے کہا: وہ امام علیہ السلام تھے۔

اُنھوں نے پوچھا امام علیہ السلام صاحبِ نیزہ تھے یا صاحبِ کمان؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے کہا: صاحبِ کمان تھے۔ پھر کہا: کیا تم نے اُنھیں اپنا زخم دکھایا؟

میں نے کہا: ہاں دکھایا تھا لیکن آپ علیہ السلام نے اسے نچوڑ دیا تھا۔

یہ زخم میری دائیں ران پر تھا۔ میں نے اسے برہنہ کیا تو دائیں رات پر زخم کا کوئی نشان نہ تھا۔ مجھ پر دہشت کے مارے شک گزرنے لگا۔ میں کہتا تھا ہوسکتا ہے زخم بائیں طرف ہو، میں نے اسے بھی برہنہ کر کے دیکھا تو کوئی نشان نہ تھا۔

اس پر لوگ میرے گرد جمع ہو گئے، میرے کپڑے پھاڑنے لگے تو خادمانِ مشہد مجھے گھر لے گئے اور اس طرح لوگوں سے خلاصی دلائی۔ میرے پہنچنے سے پہلے خبر بغداد شریف پہنچ چکی تھی یہاں بھی لوگ مجھ پر اُمڈ آئے، قریب تھا کہ میں اِس جمِ غفیر میں مارا جاتا لیکن مجھے خلیفہ کے پاس لے گئے۔ مستنصر نے مجھ سے رام کہانی پوچھی۔ میں نے کہانی دہرائی۔

مستنصر کہنے لگا: اسے ہزار دینار دے دو۔

میں نے لینے سے انکار کر دیا، کیونکہ حضرت امام علیہ السلام نیاس بارے میں مجھے پہلے ہی وصیت فرمائی ہوئی تھی کہ اس سے کوئی چیز نہ لینا۔ یہ حال دیکھ کر مستنصر رونے لگا لیکن میں اس کے ہاں سے باہر چلا آیا۔ (1)

امام مہدی علیہ السلام کا ایک شخص کی نظروں سے چھپ جانا:

{171} ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ میں ابو محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ علیہ السلام کی دائیں جانب ایک گھر دیکھا جس پر پردہ

(1) شواہد النبوۃ جامی صفحہ ۳۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

پڑا ہوا تھا۔

میں نے کہا: اے آقا علیہ السلام! آپ علیہ السلام کے بعد صاحبِ امر کون ہوگا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ذرا پردہ اُٹھاؤ۔

میں نے پردہ اُٹھایا تو ایک چھوٹا سا بچّہ نہایت پاکیزہ ومطہر جس کے دائیں رُخسار پر تِل تھا، گیسو کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے باہر آیا اور حضرت ابو محمد علیہ السلام کی گود میں بیٹھ گیا۔

حضرت ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا: یہ تمہارا صاحبِ امر ہے۔ اس کے بعد وہ بچّہ آپ علیہ السلام کے زانو سے اُٹھا۔ حضرت ابو محمد علیہ السلام نے اُس بچّے سے کہا: "یابنیّ ادخلو الی الوقت المعلوم"

وہ بچّہ گھر چلا گیا۔ میں اُسے دیکھتا رہا۔

کچھ دیر بعد حضرت ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا: اُٹھو اور دیکھو کہ گھر میں کون ہے؟

میں نے دیکھا تو گھر میں کوئی بھی نہ تھا۔ (۱)

قولِ مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی غیبتِ صغریٰ کے بہت سارے معجزات کتب میں نقل ہوئے۔ ملا عبدالرحمن جامی لکھتے ہیں کہ "آپ علیہ السلام کی غیبتِ صغریٰ کے دوران طائفہ سفارت سے متعلقہ لوگوں نے آپ علیہ السلام سے بہت سی

(۱) شواہد النبوۃ عبدالرحمن جامی صفحہ ۳۶۸؛ بارہ امام جامی صفحہ ۳۳۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

حکایات بیان کی ہیں۔ [1]

البتہ غیبتِ کبریٰ میں اس معاملے میں اختلاف ہے کہ آیا آپ علیہ السلام کی زیارت کرنا ممکن ہے یا نہیں، کیونکہ آپ علیہ السلام کی توقیع شریف میں ایسا دعویٰ کرنے والے کو کذاب کہا گیا ہے لیکن اس وقت یہ گفتگو ہمارے موضوع سے خارج ہے۔

البتہ ہم یہاں چند احادیث امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق درج کر رہے ہیں۔

[1] شواہد النبوۃ عبدالرحمن جامی صفحہ ۳۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

باب:16

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق چند احادیث کا تذکرہ

امام مہدی سیّدہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہیں:

{172} اُم المومنین اُمِ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام مہدی علیہ السلام کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: مہدی علیہ السلام حق ہے اور وہ سیّدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام کی اولاد سے ہوں گے۔ (۱)

{173} سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ہم اُم سلمہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ہمارے درمیان امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ شروع ہو گیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (امام مہدی علیہ السلام) فاطمہ علیہا السلام کی اولاد میں سے ہوں گے۔ (۲)

---

(۱) مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۶۰۰ حدیث ۸۶۷۱؛ القول المعتبر فی الامام المنتظرؑ طاہر القادری صفحہ ۱۹

(۲) سنن ابن ماجہ جلد دوم صفحہ ۱۳۶۸ حدیث ۴۰۸۶؛ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۶۰۱ حدیث ۸۶۷۲؛ معجم الکبیر جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۷ حدیث ۵۶۶؛ السنن الوردہ فی الفتن جلد پنجم صفحہ ۱۰۴۹ حدیث ۵۶۵؛ تاریخ الکبیر بخاری جلد دوم صفحہ ۴۰۷ حدیث ۱۱۷۱؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی جلد دوم صفحہ ۶۶۳؛ میزان الاعتدال ذہبی جلد سوم صفحہ ۱۲۶ رقم ۲۹۳؛ الکامل فی الضعفاء جلد سوم صفحہ ۱۹۶ رقم ۶۹۷؛ المنار المنیف جلد اوّل صفحہ ۱۴۶ حدیث ۳۳۴؛ فضائل وسیرت آئمہ اہل بیتؑ روشن ستارے شیخ محمد ابراہیم الفاروقی (مترجم) صفحہ ۵۰۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے ہیں:

{173} ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(امام) مہدی علیہ السلام میری عترت سے ہوں گے جو میری سنّت کے لیے جنگ کریں گے جس طرح میں نے وحی الٰہی میں جنگ کی۔ (۱)

امام مہدی علیہ السلام کا حلیہ مبارک:

{174} ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی، چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت لوگوں کا امام کون ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی، اس کا چہرہ ستارے کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رُخسار پر سیاہ تِل ہوگا، وہ دو قطوانی عبائیں پہنے گا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص ہے، وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔ (۲)

{175} ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

(۱) الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۳۷۱ حدیث ۱۰۹۲؛ الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۷۴؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۲۰

(۲) معجم الکبیر جلد ہشتم صفحہ ۱۰۱ حدیث ۷۴۹۵؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد ہفتم صفحہ ۳۱۹؛ المسند الشامیین طبرانی جلد دوم صفحہ ۴۱۰ حدیث ۱۶۰۰؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۲۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

مہدی علیہ السلام میری نسل سے ہوں گے، کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے، زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی اور سات سال تک حکومت کریں گے۔ ⟨۱⟩

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آسکتی:

{176} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دُنیا کا صرف ایک دِن باقی رہ جائے گا تو بھی میرے اہل بیت علیہ السلام میں سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) کو اللہ مبعوث فرمائے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ ⟨۲⟩

{177} عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دُنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت علیہ السلام میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (محمد) ہے۔ ⟨۳⟩

{178} ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت

⟨۱⟩ سنن ابوداؤد جلد چہارم صفحہ ۱۰۷ حدیث ۴۲۸۵؛ معجم الاوسط جلد نہم صفحہ ۱۷۶ حدیث ۹۴۶۰؛ صحیح ابن حبان جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۸ حدیث ۶۸۲۶؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد ہفتم صفحہ ۳۱۴؛ مسند ابویعلیٰ جلد دوم جلد دوم صفحہ ۳۶۷ حدیث ۱۱۲۸؛ العلل المتناھیۃ جلد دوم صفحہ ۸۵۹ حدیث ۱۴۴۳؛ سیرت اہل بیت محمد ابراہیم الفاروقی صفحہ ۵۰۹

⟨۲⟩ سنن ابوداؤد جلد چہارم صفحہ ۱۰۷ حدیث ۴۲۸۳؛ المصنف ابن ابی شیبہ جلد ہفتم صفحہ ۵۱۳ حدیث ۳۷۶۴۷؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۲۵

⟨۳⟩ جامع ترمذی جلد چہارم صفحہ ۵۰۵ حدیث ۲۲۳۰؛ المسند البزار جلد پنجم صفحہ ۲۰۴ حدیث ۱۸۰۳؛ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۴۸۸ حدیث ۸۳۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی بعد ازاں میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) خروج کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (۱)

امام مہدی علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں:

{179} حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے، یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے، پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ علَم (جھنڈے) نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت سے جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی۔ (راوی کہتا ہے کہ) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اس کے بعد فرمایا: پھر اللہ کے خلیفہ مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ پس جب تم لوگ اُنھیں دیکھنا تو اُن کی بیعت کر لینا، اگر چہ اس بیعت کے لیے برف پر گھٹنوں کے بَل (گھسٹ کر) آنا پڑے کیونکہ بلا شبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ (۲)

---

(۱) مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۶۰۰ حدیث ۸۶۶۹؛ موارد الظمان ہیثمی جلد اوّل صفحہ ۴۶۴ حدیث ۱۸۸۰؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۴۴

(۲) سنن ابن ماجہ جلد دوم صفحہ ۱۳۶۷ حدیث ۴۰۸۴؛ مسند احمد بن حنبل جلد پنجم صفحہ ۲۷۷ حدیث ۲۲۴۴۱؛ مستدرک حاکم جلد چہارم صفحہ ۵۱۰ حدیث ۸۵۳۱؛ مسند الفردوس دیلمی جلد دوم صفحہ ۳۲۳ حدیث ۳۴۰۷؛ المسند رویانی جلد اوّل صفحہ ۴۱۷ حدیث ۶۳۷؛ الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۳۱۱ حدیث ۸۹۶؛ مصباح الزجاجہ جلد چہارم صفحہ ۲۰۳؛ السنن الواردہ فی الفتن جلد پنجم صفحہ ۱۰۳۲ حدیث ۵۴۸؛ سیرت اہل بیت ابراہیم الفاروقی صفحہ ۵۰۷؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۳۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب ہے:

{180} شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محرم (کے مہینے) میں ندا دینے والا آسمان سے ندا دے گا کہ آگاہ ہو جاؤ بے شک فلاں بندہ اللہ کا چُنا ہوا ہے، پس تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (۱)

{181} عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امام) مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا۔ پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی علیہ السلام ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔ (۲)

امام مہدی علیہ السلام کا انکار کفر ہے:

{182} جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دجال (کے آنے) کا اِنکار کیا یقیناً اُس نے کفر کیا اور جس شخص نے (امام) مہدی علیہ السلام (کے ظہور) کا اِنکار کیا یقیناً اُس نے کُفر کیا۔ (۳)

---

(۱) الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۲۲۶ حدیث ۶۳۰ اور صفحہ ۳۳۸ حدیث ۹۸۰؛ الحاوی للفتاویٰ جلال الدین سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۷؛ سیرت اہل بیتؑ ابراہیم الفاروقی صفحہ ۴۹۹؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۸۔

(۲) الحاوی للفتاویٰ سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۱؛ مسند الشامیین طبرانی جلد دوم صفحہ ۷۱ حدیث ۹۳۷؛ مسند الفردوس دیلمی جلد پنجم صفحہ ۵۱۰ حدیث ۸۹۲۰؛ میزان الاعتدال ذہبی جلد چہارم صفحہ ۴۳۳ رقم ۵۳۲۱؛ لسان المیزان جلد اوّل صفحہ ۱۰۵ رقم ۳۱۳؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۹؛ سیرت اہلبیتؑ فاروقی صفحہ ۵۱۱

(۳) الحاوی للفتاویٰ جلال الدین سیوطی جلد دوم صفحہ ۸۳؛ سیرت اہل بیتؑ ابراہیمی الفاروقی صفحہ ۵۱۵؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام مہدی علیہ السلام اللہ کے آخری خلیفہ ہوں گے:

{183} حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا۔ ①

{184} حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا (امام) مہدی علیہ السلام ہم آل محمد علیہ السلام میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے، اللہ اُن پر دین اس طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا تھا اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائے گا جس طرح انھیں شرک (اور کفر) سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ ان کے دِلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد الفت پیدا فرمائے گا جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد ان ے دِلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ ②

حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے مقتدی ہوں گے:

---

① الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۰؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۶۹

② الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۱؛ معجم الاوسط جلد اوّل صفحہ ۵۶ حدیث ۱۵۷؛ الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۳۷۰ حدیث ۱۰۸۹؛ مجمع الزوائد ہیثمی جلد ہفتم صفحہ ۳۱۷؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۶۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

{185} حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت امام مہدی علیہ السلام ملتفت ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، ان کو دیکھ کر یوں معلوم ہوگا گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے، اس وقت (امام) مہدی علیہ السلام ان کی طرف مخاطب ہو کر عرض کریں گے تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے۔ وہ کہیں گے اس نماز کی اقامت تو آپ علیہ السلام کے لیے ہو چکی ہے اس لیے نماز تو آپ علیہ السلام ہی پڑھائیں۔ چنانچہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد سے اس شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔ ①

{186} ابن سیرین سے روایت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اسی اُمت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔ ②

{187} عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے بعد نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔ ③

قولِ مؤلف:

مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے امامت کے موضوع پر مختصراً گزارشات

---

① الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۸۱؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۶

② المصنف ابن ابی شیبہ جلد ہفتم صفحہ ۵۱۳ حدیث ۳۷۶۴۹؛ الفتن ابن حماد جلد اول صفحہ ۳۷۳ حدیث ۱۱۰۷؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۷

③ الفتن نعیم بن حماد جلد اوّل صفحہ ۳۷۳ حدیث ۱۱۰۳؛ الحاوی للفتاوی سیوطی جلد دوم صفحہ ۷۸؛ القول المعتبر طاہر القادری صفحہ ۵۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش کی ہیں اور آخر میں امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بھی انتہائی اختصار کے ساتھ گفتگو کی ہے تاکہ بنیادی معرفت حاصل ہو سکے۔ امامت کے موضوع پر بہت تفصیل لکھی گئی ہے اور مزید لکھی جاتی رہے بالخصوص امام زمانہ علیہ السلام کی سیرت وامامت کے متعلق کثیر کتب لکھی گئی ہیں جن میں سے برادران اہل سنّت کے علماء بھی کافی تعداد میں شامل ہیں۔ لہٰذا مزید تفصیل کے لیے ان کتب کی طرف رجوع کیا جائے، البتہ منصف مزاج آدمی کے لیے ابتدائی معلومات کے طور پر ہماری یہ کتاب کافی ووافی ہوگی۔ (انشاءاللہ)

الحمدللہ رب العالمین! یہ کتاب آج مورخہ ۲۷ اگست ۲۰۱۹ء کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلِ محمد علیہ السلام کی تائید سے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

از قلم

آصف علی رضا

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

مآخذ و مراجع

۱۔ القرآن الحکیم

۲۔ صحیح بخاری ترجمہ وحید الزمان مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور

۳۔ صحیح مسلم ترجمہ وحید الزمان مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور

۴۔ جامع ترمذی ترجمہ وحید الزمان مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور

۵۔ سنن نسائی ترجمہ وحید الزمان مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور

۶۔ سنن ابوداؤد ترجمہ وحید الزمان مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور

سنن ابوداؤد مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان

۷۔ المصنف ابن ابی شیبہ مطبوعہ مکتب الرشید الریاض

۸۔ الصحیح ابن حبان مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۱۴ھ

۹۔ المسند ابو یعلی موصلی مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق

۱۰۔ السنن الواردۃ فی الفتن ابو عمرو لدانی مطبوعہ دار العاصمہ الریاض

۱۱۔ المسند احمد بن حنبل مطبوعہ مؤسسہ قرطبہ مصر

۱۲۔ المسند ابزار مطبوعہ مکتبہ المدینہ بیروت

۱۳۔ سنن الکبریٰ بیہقی مطبوعہ مکتبہ دار الباز مکۃ المکرمہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۴۔ مستدرک علیٰ الصحیحین حاکم نیشاپوری ① مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

مستدرک علیٰ الصحیحین (مترجم) مطبوعہ شبیر برادرز لاہور

۱۵۔ الفردوس بماثوار الخطاب دیلمی ② مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۱۶۔ المسند رویانی مطبوعہ مؤسسہ قرطبہ قاہرہ

۱۷۔ الحاوی للفتاویٰ جلال الدین سیوطی مطبوعہ فیصل آباد

۱۸۔ المعجم الکبیر طبرانی مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل

---

① علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں: ابوعبداللہ محمد الحکام امام علماء حدیث زمانہ تھے۔ حدیث میں انہوں نے ایسی ایسی اعلیٰ صحیح کتابیں لکھی ہیں کہ مثل ان کے اس سے پہلے نہ تھیں۔ علامہ حاکم عالم عارف تھے۔ اور بہت علم واسع رکھنے والے تھے۔ ابوسہیل الصعلوکی سے علم فقہ سیکھا پھر عراق کا سفر کیا اور وہاں ابوعلی بن ابی ہریرہ سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا۔ اس کے بعد طلب حدیث کا شوق پیدا ہوا اور حدیث پر انہوں نے یہ حاصل کرلیا علم حدیث میں بہت مشہور ہوگئے۔ اتنے جید علماء سے انہوں نے علم حدیث حاصل کیا۔ کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔ وہ تقریباً دو ہزار کے قریب تھے۔ اس کثرت شیوخ کی وجہ سے حاکم کے بعد جو بھی عالم حدیث ہوا اس نے حاکم سے روایت اخذ کی اور مختلف علوم میں 1500 کتابیں لکھیں۔ کچھ ان میں سے یہ ہیں صحیحان، العلل، امالی، فوائد الشیوخ امالی العیشات، تراجم الشیوخ جس میں وہ جو بہت زیادہ مشہور ہیں وہ ان کی معرفت علم حدیث۔ تاریخ علماء النیساپور، مدخل الی علم الصحیحا ور مستدرک علی الصحیحین ہیں۔ عراق وحجاز کی طرف انہوں نے دو دفعہ سفر کیا۔ اور وہاں حفاظ شیوخ سے مباحثہ ومناظرے ہوئے اور وہ انہوں نے تحریر کر لئے۔ دار قطنی سے بھی مباحثے ہوئے۔ علامہ دار قطنی نے اُن کی ملازمت صحبت اختیار کرلی۔ اور یا بوکر قفال نے ان سے علم حدیث سیکھا۔

(دیکھئے: دفیات الاعیان: تاریخ ابوالفداء: ۲/ ۱۴۴؛ مراۃ الجنان: ۳/ ۱۴ وغیرہ)

② شیرویہ دیلمی مصنف تاریخ ہمدان و کتاب الفردوس یحییٰ بن مندہ کہتے ہیں کہ وہ جوان خوش رُو وخوش خُو صاحب فہم وذکا تھا۔ احادیثِ نبوی میں سرشار رہتا ہے۔ کم گو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کم گوئی زیادتی معرفت کی وجہ سے تھی۔

(دیکھئے: تذکرۃ الحفاظ ذہبی: ۴/ ۵۳؛ مراۃ الجنان: ۳/ ۱۹۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۹۔ مسند الشامیین طبرانی مطبوعہ مؤسسہ الرسالہ بیروت
۲۰۔ المعجم الاوسط طبرانی مطبوعہ دار الحرمین قاہرہ
۲۱۔ المنار المنیف ابو عبداللہ الدمشقی مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیہ حلب
۲۲۔ الفتن نعیم بن حماد مطبوعہ مکتبۃ التوحید قاہرہ
۲۳۔ مجمع الزوائد ہیثمی مطبوعہ دار الریان للتراث / دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ بیروت
۲۴۔ موارد الظمآن ہیثمی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
۲۵۔ فرائد السمطین ابراہیم الجوینی ① (مترجم) مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد
۲۶۔ ینابیع المودۃ حافظ سلیمان قندوزی ② مطبوعہ دار الاسوہ للطباعۃ والنشر طہران
۲۷۔ مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی شافعی ③ مطبوعہ معصوم پبلی کیشنز سکردو بلتستان
۲۸۔ فضائل وسیرت آئمہ اہل بیت علیہ السلام روشن ستارے الشیخ محمد ابراہیم الطائفی الفاروقی (مترجم) مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور

---

① یہ زبردست شافعی علماء میں سے تھے ان کا تذکرہ امام ذہبی نے کیا ہے (دیکھئے: تذکرۃ الحفاظ: ۴/ ۱۵۰۵، الدرر الکامنہ: ۱/ ۶۹

② زرکلی نے ان کی بہت تعریف کی ہے۔

(دیکھئے: الاعلام: ۳/ ۱۸۶)

③ علامہ جامی نے ان کے بہت تعریف کی ہے وہ لکھتے ہیں: انہوں نے اپنے شیخ کے حکم سے علوم واسرار کی نشر کے غرض سے اقتضائے عالم کا نہوں نے سفر کیا اور تین دفعہ ربع مسکوں کا دورہ فرمایا۔ ایک ہزار چار صد اولیاء کی صحبت ان کو نصیب ہوئی ایک ہی مجلس میں چار صد اولیاء کا شرف صحبت حاصل کیا۔ جب کتاب اور اد تالیف کی تو حیران تھے کہ کیا نام رکھیں۔ مدینہ مبارک میں جناب رسول خداؐ کو دیکھا کہ آپ فرماتے تھے کہ اس کا نام اوفتحیہ رکھو چنانچہ یہ نام رکھا گیا۔ (دیکھئے: نفحات الانس)
اسی طرح نور الدین بدخشانی نے کتاب خلاصۃ المناقب میں اور شیخ احمد قشاشی نے کتاب سمط مجید میں اور شاہ ولی اللہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء میں ان کی بہت مدح کی ہے۔ شاہ ولی اللہ نے ان کو کامل المحقق اور علی الثانی کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ اور محمود بن سلیمان کفوی نے ان کے بارے میں لکھا ہے: لسان العصر، اپنے وقت کے سردار، واقف اسرار ناسوتیہ ولاہوتیہ شیخ عارف ربانی وعالم صمدانی سید علی ہمدانی علوم ظاہرہ وباطنہ کے حامل تھے۔ (دیکھئے: کتائب الاعلام الاخیار من فقہاء مذہب نعمان المختار میں لکھتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۹۔ شواہد التنزیل الحافظ الحاکم الحسکانی مطبوعہ مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیہ ۱۴۲۷ھ قم

۳۰۔ تاریخ بغداد خطیب بغدادی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۳۱۔ تفسیر در منشور جلال الدین سیوطی (مترجم) مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

۳۲۔ تاریخ دمشق الکبیر امام ابن عساکر دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

۳۳۔ الصواعق المحرقہ ابن حجر المکی مطبوعہ شبیر برادرز لاہور

۳۴۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ابونعیم اصفہانی مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان

۳۵۔ مقتل الحسین علیہ السلام ابی المؤید الموفق خوارزمی مطبوعہ انوار الھدیٰ قم المقدسہ ایران

۳۶۔ المناقب ابی المؤید الموفق خوارزمی (مناقب الخوارزمی) مطبوعہ مؤسسۃ النشر الاسلامی قم ایران

۳۷۔ ذکر اخبار اصبہان (تاریخ اصبہان) الحافظ ابونعیم اصبہانی مطبوعہ دار الکتاب اسلامی قاہرہ

۳۸۔ شرح المقاصد سعد الدین تفتازانی مطبوعہ عالم الکتب بیروت

۳۹۔ کنز العمال ملا متقی ہندی (مترجم) مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۴۰۔ السنۃ ابن ابی عاصم مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت

۴۱۔ منصب امامت شاہ اسماعیل شہید (مترجم) مطبوعہ حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور

۴۲۔ شرح السنۃ الامام البغوی مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۳۔ البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان

۴۴۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور

۴۵۔ المسند ابوعوانہ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان

۴۶۔ التاریخ الکبیر الامام البخاری مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۴۷۔ تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی مطبوعہ مکتبۃ الشرق الجدید بغداد

۴۸۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبلی نعمانی مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۴۹۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری (مترجم) مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۵۰۔ تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح بخاری وحید الزماں مطبوعہ لاہور

۵۱۔ لغات الحدیث وحید الزمان مطبوعہ کراچی

۵۲۔ مناقب امیر المومنین علیہ السلام ابن مغازلی مطبوعہ دار الآثار یمن

۵۳۔ کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب علیہ السلام الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی مطبوعہ دار احیاء التراث اھل البیت علیہ السلام ایران

۵۴۔ فضائل الصحابہ احمد بن حنبل مطبوعہ موسسہ الرسالہ بیروت

۵۵۔ تفسیر الکشف والبیان (تفسیر الثعلبی) ابواسحاق الثعلبی مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان

۵۶۔ مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام وما نزل من القرآن فی علیٍ الامام ابی بکر ابن مردویۃ الاصفہانی مطبوعہ دار الحدیث قم ایران

۵۷۔ الجامع لِاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) ابوعبداللہ قرطبی مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

۵۸۔ تفسیر ابن کثیر (مترجم) مطبوعہ مکتبہ جویریہ لاہور

۵۹۔ تفسیر الکشاف جار اللہ زمخشری مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

۶۰۔ شرح معانی الآثار طحاوی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۶۱۔ تفسیر القرآن العظیم ابن ابی حاتم رازی مطبوعہ مکتبہ تراز مصطفی الباز مکہ المکرمہ سعودی عرب

۶۲۔ دلائل النبوۃ بیہقی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۶۳۔ السیرۃ النبویۃ لابن اسحاق مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۶۴۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ محب الدین طبری مطبوعہ دارالکتب العصریہ

۶۵۔ تاریخ الامم والملوک (تاریخ طبری) ابوجعفر طبری مطبوعہ یورپ

۶۶۔ الکامل فی التاریخ ابن اثیر مطبوعہ یورپ

۶۷۔ ارجح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام علامہ عبیداللہ امرتسری مطبوعہ ثاقب پبلی کیشنز لاہور

۶۸۔ سفینۂ نوح مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

۶۹۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت لبنان

۷۰۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول حکیم ترمذی مطبوعہ دارالجلیل بیروت لبنان

۷۱۔ التدوین فی اخبار قزوین عبدالکریم قزوینی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۷۲۔ مشکوٰۃ المصابیح (مشکوٰۃ شریف) ولی الدین العمری (مترجم) مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۷۳۔ السنن الکبریٰ احمد بن شعیب نسائی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

۷۴۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ابن اثیر مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

۷۵۔ الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر جلال الدین سیوطی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۷۶۔ مسند الشھاب ابوعبداللہ قضاعی مطبوعہ مؤسسہ الرسالہ بیروت

۷۷۔ المعجم الصغیر طبرانی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۷۸۔ الفصول المہمۃ فی معرفۃ الآئمۃ ابن صباغ مالکی المکی مطبوعہ دار الحدیث قم ایران

۷۹۔ مناقب آل محمد علیہ السلام (المسمّٰی بہ: النعیم المقیم لعترۃ النباء العظیم) شرف الدین الموصلی مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت

۸۰۔ الاشراف علی فضل الاشراف ابراھیم السمہودی المدنی مطبوعہ انتشارات کلمۃ الحق قم ایران

۸۱۔ الشرف المؤبد لآل محمد علیہ السلام قاضی یوسف النبھانی مطبوعہ المرکز الوطن للبحوث والدراسات آل البیت علیہ السلام فلسطین

۸۲۔ تہذیب الکمال مزی مطبوعہ مؤسسہ الرسالہ بیروت

۸۳۔ سبل الھدیٰ الرشاد یوسف الصالحی مطبوعہ احیاء التراث الاسلامی قاہرہ مصر

۸۴۔ تذکرۃ الخواص ابن جوزی مطبوعہ مؤسسۃ اھل البیت علیہ السلام بیروت

۸۵۔ موضع اوھام الجمع والتفریق خطیب بغدادی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

۸۶۔ الکامل فی معرفۃ ضعفاء المحدثین ابن عدلی مطبوعہ مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ مصر

۸۷۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال شمس الدین ذہبی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

۸۸۔ سیر اعلام النبلاء شمس الدین ذہبی مطبوعہ دار الفکر بیروت

۸۹۔ احیاء المیت بفضائل اھل البیت علیہ السلام جلال الدین سیوطی مطبوعہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

۹۰۔ شعب الایمان شمس الدین ذہبی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
۹۱۔ ما نزل من القرآن فی علی ابن ابی طالب علیہ السلام ابو الفضائل احمد بن محمد بن المظفر بن المختار الحنفی الرازی مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات کربلا عراق / بیروت لبنان
۹۲۔ شواہد النبوۃ ملا عبد الرحمن جامی مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور
۹۳۔ بارہ امام ملا عبد الرحمن جامی مطبوعہ شبیر برادرز لاہور
۹۴۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار شیخ مومن بن حسن مومن شبلنجی (مترجم) مطبوعہ تفہیم البخاری پبلی کیشنز فیصل آباد
۹۵۔ سر الشہادتین شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
۹۶۔ شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور جلال الدین سیوطی مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان
۹۷۔ الخصائص الکبریٰ جلال الدین سیوطی مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
۹۸۔ سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی عبد الملک عاصمی المکی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
۹۹۔ تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام شمس الدین ذہبی مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان
۱۰۰۔ بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب ابن جرادہ مطبوعہ دار الفکر بیروت
۱۰۱۔ النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر ابن اثیر مطبوعہ مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان ایران
۱۰۲۔ سر سلسلۃ العلویۃ (نسخہ مخطوطہ) ابو نصر بخاری
۱۰۳۔ تاریخ یحییٰ بن معین (۲۳۳ھ) روایۃ عباس الدوری مطبوعہ مکۃ المکرمہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۹۷۹ء
۱۰۴۔ مسند الامام زید بن علی زین العابدین علیہ السلام مطبوعہ دارالکتب الاسلامیہ طہران
۱۰۵۔ معجم الادباء ابی عبداللہ الحمودی البغدادی المغازی مطبوعہ دارالمامون بغداد
۱۰۶۔ الاتحاف بحب الاشراف شبراوی الشافعی مطبوعہ دارالکتب الاسلامیہ طہران
۱۰۷۔ نظم درالسمطین جمال الدین الرزندی الحنفی المدنی مطبوعہ المجمع العالمی لاھل البیت علیہ السلام بیروت
۱۰۸۔ مصباح الزجاجۃ علیٰ شرح سنن ابن ماجۃ جلال الدین سیوطی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
۱۰۹۔ لسان المیزان ابن حجر عسقلانی مطبوعہ موسسۃ الاعلمی المطبوعات بیروت
۱۱۰۔ ذِکر مشھد الحسین علیہ السلام من احادیث جد الحسین علیہ السلام (ذِکر شہادت، امام حسین علیہ السلام) ڈاکٹر محمد طاہر القادری مطبوعہ منہاج القرآن پرنٹرز لاہور
۱۱۱۔ شہادت امام حسین علیہ السلام (فلسفہ وتعلیمات) ڈاکٹر محمد طاہر القادری مطبوعہ منہاج القرآن پرنٹرز لاہور
۱۱۲۔ ذبح عظیم ڈاکٹر محمد طاہر القادری مطبوعہ منہاج القرآن پرنٹرز لاہور
۱۱۳۔ القول المعتبر فی الامام المنتظر علیہ السلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مطبوعہ منہاج القرآن پرنٹرز لاہور
۱۱۴۔ السیف الجلی علیٰ منکر ولایت علی علیہ السلام (اعلانِ غدیر) ڈاکٹر محمد طاہر القادری مطبوعہ منہاج القرآن پرنٹرز لاہور
۱۱۵۔ الاجابہ فی مناقب القرابۃ ڈاکٹر محمد طاہر القادری مطبوعہ منہاج القرآن پرنٹرز لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

مولف کی دیگر اہم تالیفات

(۱) احکام دین بزبان چہاردہ معصومینؑ مطبوعہ تراب پبلیکیشنز لاہور
(۲) مقتل سید الصابرینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ مطبوعہ ایضا
(۳) اردو ترجمہ کتاب الغیبۃ طوسیؒ مطبوعہ ایضا
(۴) تیسری گواہی سے انکار کیوں؟ مطبوعہ القائمؑ پبلیکیشنز لاہور
(۵) توضیح مسائل المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ (دو جلدیں)
(۶) ولایت امور تکوین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۷) فضائل علماء و محدثین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۸) سیرت سید المرسلینؐ بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۹) فضائل سید المرسلینؐ بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۰) سیرت سیدۃ النساء العالمینؑ بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۱) صلاۃ المومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۲) عزاداری عاشقین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۳) احکام خواتین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۴) عقائدِ مومنین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۵) اصلاحِ غلاۃ و مقصرین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۶) اردو ترجمہ کتاب الوافی محسن فیض کاشانی (۲۶ جلدیں)
(۱۷) تلخیص اصول کافی مع مقدمہ تاریخ احادیث الامامیہ
(۱۸) التشہد فی الدین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۱۹) رجعت فی الدین بزبان چہاردہ معصومینؑ
(۲۰) یہ اختلاف عجب ہے
(۲۱) اُردو ترجمہ The journey to the fact
(۲۲) شیعہ سوال کرتے ہیں
(۲۳) اُردو ترجمہ: کفایۃ الاثر خزاز قمی
(۲۴) اُردو ترجمہ: بحار الانوار علامہ مجلسی (۱۱۰ جلدیں)

IRFAN ASHRAF
0321-4700355

Presented By: https://jafrilibrary.com